صحت نامۂ دفتر سوم تاریخ بھوپال زبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۶	ولپی	ولبی
۱۲	۴	بخششی	+
۱۹	۱۵	روسن کنیتولاک	رومن کیتھولک
۲۷	۱۲	ولپی	ولبی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ولبی
[illegible]	[illegible]	پی	ولبی
۴۸	۹	ولپی	ولبی
ایضاً	۱۰	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
ایضاً	۱۶	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
۵۲	۹	اسپرن ہوس	آس برن ہوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	[illegible]	رانی نول کنور	رانی نول کنور
ایضاً	ایضاً	زوجہ مردان شاہ گونڈ	زوجہ مردان شاہ گونڈ
ایضاً	ایضاً	سمہ جاھ ۱۳	سمہ جاھ ۱۳
۸۰	۸	سمت ۳۶	سمت ۱۳۶
ایضاً	۱۰	راجہ سری سنبت پاج	راجہ سری سنپ
ایضاً	ایضاً	ووم جہنا لی	قوم منتھا لی
۸۱	۱۴	یہان لے لوہار	یہان کے لوہار
۹۰	۱	ولپی	ولبی
۹۸	۸	سات ہزار	ساٹھ ہزار

تمت

نمبر	نام	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۹	نواب جہانگیر محمد خان	جمادی الاولی ۱۲۳۵ ہجری	غرۂ رمضان ۱۲۵۳ ہجری	بست و ہشتم ذی قعدہ ۱۲۶۰ ہجری	سخی بہادر شہسوار خوشرو با اخلاق اور نوشت و خواند [illegible] ماہر تھے نور باغ مین اونکا مرقد ہے
۱۰	نواب سکندر بیگم صاحبہ	بست و ہشتم شوال ۱۲۳۲ ہجری	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری مختار ریاست [illegible] نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری والیہ بھوپال گشت	سیزدہم رجب ۱۲۸۵ ہجری	منتظم و عاقل تحسین بجلدوی خیرخواہی ایام غدر سرکار انگریزی سے سوم رجب ۱۲۷۶ ہجری کو جبلپور جاکر دربار گورنمنٹ مین پرگنہ بیرسیہ پایا اور چوبیسوین ربیع الآخر ۱۲۷۸ ہجری کو الہ آباد جاکر دربار گورنری مین تمغا اور خطاب ستارۂ ہند حاصل کیا اور ۱۲۸۰ ہجری مین مکہ معظمہ کو گئین اور اوائل ۱۲۸۱ ہجری مین واپس آئین باغ فرحت افزا مین مدفون اور اونکی قبر پر محجر سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
۱۱	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ	ہشتم جمادی الاولی ۱۲۵۴ ہجری در قلعۂ اسلام نگر	غرۂ شعبان ۱۲۸۵ ہجری	عمر و اقبال در ترقی باد	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری کو سرکار انگریزی سے خلعت ریاست بھوپال پایا پانزدہم ذی قعدہ [illegible] نواب باقی محمد خان بہادر کے ساتھ عقد ہوا اور نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری کو اپنی خوشی سے منصب ولیعہدی کو قبول کیا بست و یکم صفر ۱۲۸۴ ہجری کو بیوہ ہوئی اور روز صدر نشینی سے انتظام ریاست مین ہمہ تن کوشش کی اور مورد ستایش سرکار انگریزی ہوئی اور ۱۲۸۸ ہجری مین نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر سے باستحسان گورمنٹ نکاح ثانی کیا اور چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ ہجری کو بمقام بندر ممبئی دربار گورنری مین خطاب درجۂ اول ستارۂ ہند اور تمغای اشتار اور نشان شاہی پایا فقط

		[illegible]	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
	ندما...	+	چہارم شوال ۱۲۲۳ ہجری	بست سوم محرم ۱۲۴۲ ہجری	بعد وفات حیات محمد خان والد اپنے کے برائے نام ستّرہ برس تک مسند پر بیٹھکر راہی ملک بقا ہوئے انکے عہد میں وزیر محمد خان بہادر جو ۱۲۳۲ ہجری میں مختار ریاست ہوئے تھے تمام کاروبار ملکی ومالی کو اپنی رائے سے سرانجام کرتے تھے
۶	وزیر محمد خان بہادر	+	+	شانزدہم ربیع الآخر ۱۲۳۱ ہجری	بہادر وبیدل تھے ۱۲۲۹ ہجری اور ۱۲۱۹ فصلی میں راجہ گوالیار وناگپور کے اسی ہزار فوج سے جسنے بھوپال کا محاصرہ کیا تھا رستا نابکر ہزیمت دی اور اونیس برس تک باختیار حکمرانی کی شہر کے باہر وزیر باغ میں اونکا مقبرہ واقع ہے
۷	نواب نظر محمد خان	+	۱۲۳۱ ہجری	محرم ۱۲۳۴ ہجری	بعد وفات وزیر محمد خان اپنے والد کے رئیس بھوپال اور بائیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۲ ہجری کو نواب بیگم صاحبہ دختر نواب غوث محمد خان کے ساتھ کتخدا ہوئے اونیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۳ ہجری کو عہدنامہ سرکار کمپنی سے حاصل کیا اور تین برس نو مہینے چھ روز حکومت کرکے اٹھائیس برس کی عمر مین انتقال کیا انکا مقبرہ بھی وزیر باغ مین ہے
۸	نواب بیگم صاحبہ قدسیہ	نہم جمادی ۱۲ ...	۱۲۳۵ ہجری	موجود	بعد وفات نظر محمد خان کے مختار ریاست ہوئین انکے عہد مین نواب منیر محمد خان پسر امیر محمد خان نبیرۂ وزیر محمد خان تین چار دن بطور خانہ جنگی کے شہر بھوپال مین لڑے حکیم شہزاد مسیح نائب ریاست کہ آدم مدبر ونیکنام تھے چوبیسوین جمادی الآخر ۱۲۶۴ ہجری کو ان کے عہد مین مر گئے اور ۱۲۵۰ مین بمقام آشٹہ نواب جہانگیر محمد خان بہادر پر فوج کشی کرکے لڑین اور غرۂ رمضان ۱۲۵۳ ہجری کو بواسطۂ سرکار انگریزی جاگیر تاحیات مقدار مصارف اپنی ریاست سے لیکر گوشۂ عافیت اختیار کیا

خداوند قادر محمد عبد الرحمن [illegible] رائس نفائس ہر سہ دفتر کو گلگونۂ طبع سے آراستہ و غازۂ ارتسام سے پیراستہ کرکے اپنے مطبع نظامی واقع کانپور بلند نامی سے مشہور بنزدیک و دور کی رونق دوبالا بڑھائی، شائقین کو زیب و زینت کی صورت آئینۂ ظہور میں دکھائی

قطعۂ تاریخ اختتام طبع از منشی گوبند پرشاد فضا

نواب والا مرتبت شاہجہان بیگم لقب — چمکا یا اختر حق نے [illegible] اقبال آپ کا
فضل و ہنر شان ریاست انتظام ملک مین — ہی دوسرا سر وار کب اس حشمت و اجلال کا
ہین شاعر شیرین زبان اور ناثر نادر بیان — شاگرد ہی سحبان یہان انداز قیل و قال کا
جتنی کہ اونکے عہد مین ہی قدر علم و فضل کی — پرسان کبھی آتا کہان اہل سخن کے حال کا
ہی سایہ گستر ذات پاک اونکی جو فرق دہر پر — بیشک یہ سایہ ہی خدا کی رحمت و افضال کا
خلق اونکے حق مین یہ دعا کرتی ہی ہر شام و سحر — ایزد اونھین جاہ و حشم بخشے ہزاران سال کا
جو فارسی اردو زبان مین یہ چھ دفتر ہین لکھے — ہر اک ہی دستور العمل تنظیم ملک و مال کا
دونی جلا پائی جو اس نسخے نے سنگ طبع سے — ہی صاف آئینہ یہ گویا ملک کے احوال کا

تاریخ سال طبع تو بھی اے فضا مصرع یہ لکھ
اردو زبان مین کیا ہی دفتر ہی سیم بھوپال کا

۱۲۸۹ھ

وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر
واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی مین چھپی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے فقط

آفاق کو حاصل ہی + دیدہ بینون کو آئینہ جام جہان نما نے چہرہ دکھایا + چشمہ حیوان کو خضر نقد مدعا
ہاتھ آیا یعنی خسرو ملک شیرین کلامی + شاہ جہان فصاحت + [illegible] عشہ خورشید کشور کشائی +
پیرایہ عرائس فرمانروائی + مہر سپہر دولت و اجلال + پردہ کشای چہرہ شاہد اقبال + والیہ کامگار
اقلیم سخنوری + وارثہ تاجدار دیہیم سکندری + مورخہ بے بدیل + وقائع نگار عدیم المثیل + شاعرہ
نازک خیال + ناثرہ شیرین مقال + مریم مثال بلقیس شیم + نوشابہ خصال و روشنک حشم + جناب عالیہ
نواب شاہجہان بیگم + صدر آرای ریاست بلدہ بھوپال + لا زالت بدور اقبالہا ما طلع الشمس
ولمع الہلال + [illegible] اپنی سلطنت کے وقائع ماضی و سوانح پیشین کو زمانہ حال تک بتحقیق سراپا
و تدقیق علی بالیق تین دفترون مین بقلم شیرین رقم تالیف فرمایا + اور جو اہم حالات اندرونی سلطنت
اور واقعات داخلین قلمرو حکومت کو صیقل بیان سے آئینے کیطرح چمکایا چنانچہ بعد طبع دفتر اول
و دوم کے یہ اوسکا تیسرا دفتر ہی + حلاوت مضامین شیرین + و عذوبت معانی نوشین بے غیرت افزای
ذائقہ قند مکرر ہی + گلدستہ ہی نازک خیالی کا مجموعہ ہی شیرین مقالی کا + ہر سخن مصری کی ڈلی ہی +
ہر بات مین نبات مصری گھلی ہی + ناظرین فرہاد منش سخن شیرین پر جان شیرین دیتے ہین + کلمات
شکر آمیز سے شہد نوشین کے مزے لیتے ہین + ہر حرف کوزہ ہی قند و نبات کا + ہر لفظ چشمہ ہی
آب حیات کا + شیرینی کلام سے زبان دل حلاوت پاتی ہی + ملاحت بیان سے روح ناتوان مین
تقویت آتی ہی + کیون نہو کہ مصنفہ خود طوطی عذب البیان شکرستان شیرین مقالی ہین + اور عندلیب
شیرین زبان شاخسار نازک خیالی ہین + جو مضمون ہی عالی ہی + مبالغہ اور تکلف سے خالی ہی + ہر ورق
غیرت نگارخانہ چین نقش ارژنگ ہی + اور ہر صفحہ دستور العمل نوشیروان و کارنامہ فرہنگ ہی + اس
چھوٹی سی کتاب مین اسقدر بڑے بڑے مطالب کی گنجایش گویا دریا کوزے مین بند ہی +
حسرت نمونہ ذہن وقاد خداداد اور نتیجہ فکر بلند ہی حسب فرمان واجب الاذعان مربع نشین چار بالش
علم و کمال صدر آرای محفل عز و اقبال + عالم باعمل + فاضل بے بدل جناب نواب والا جاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر + زید اقباله بالتوالی والتواتر کے عاجز راجی رحمت

جسنے کثرت مساجد و مدارس قدر دانی اہل اسلام کو اس خطۂ بھوپال مین دیکھا ہی اور ترویج
علوم دینیا ور آبادی مساجد [illegible] کلام و ہئیت اسلامیۂ اہل بھوپال کو مشاہدہ فرمایا ہی اوسکو
معلوم ہی کہ یہ بلدہ بقاے اللہ [illegible] دین اور امن و امان متبعین مین آج فائق بلاد ہند و روکش ولایت
افغانستان و سند ہی جو صفات حسنہ حق تعالی نے والیۂ عالیۂ اس ریاست مین جمع فرمائے
ہین قبل اسکے کسی رئیس بھوپال مین فراہم نہوے ماشاء اللہ حامی دین مبین اور متقن آئین و قوانین
ہین تحمل و متانت و ہنرمندی مین طاق عفو تقصیر جو و فتوت و مروت و سخا مین شہرۂ
آفاق نہایت حلیم و سلیم بغایت رحیم و کریم قریب نواز غریب پرور مہر ورز [illegible] گستر انصاف دوست
دادگر مجھکو اس سے اور کہنے سے بیان واقع مقصود ہی مین شوہر ہون کچھ نوکر نہین کہ
ستائیشگری سے کچھ حاصل کرون خدا کے فضل سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی یہ کتاب
صاحبۂ موصوفہ نے میری گزارش مکرر سے تالیف فرمائی ہی رونق ملک و ملت بڑھائی ہی اسلیے
مینے سچا حال اوسکا بیان کیا ماجراے واقعی عیان کیا کہ اسمین شکر خدا اور شکر محسن ہی اب
تحریر دفتر چہارم بتدریج حسب توع وقائع زمان و ماجراے دوران منضم ضمیر انور ہی جب بھی
وہ لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالی اسکے آخر مین شامل ہوکر شہرت و قبول پاویگا سمجھدار کو
ایک حرف کافی ہی عقل حاصل کرنے کو اسقدر وافی ہی فقط

خاتمۃ الطبع

لاکھون منن و احسان اوس شاہ جہان و سلطان زمان کو سزاوار ہین کہ مملکت دائمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی
قدیم و بیزوال ہی اور نہایت عاجزی سے سر جھکانا اوسکی بارگاہ عظمت و جلال مین سر افتخار پادشاہان
سربلند کو تاج الاقبال ہی اور ہزارون جواہر صلوات و سلام اوس [illegible] خیر الانام و قافلہ سالار عامۂ امم
پر نثار ہوں کہ جسنے اپنے انتظام شریعت غرا سے رواج کفر و بت پرستی کو یکقلم دور کیا اور گرمیٔ
ملت بیضا سے شرک و جہالت کا سر بالکل کچلا چور کیا صلوات اللہ علیہ علی آلہ العظام و صحابہ الکرام
کا اندون توفیقات ازلی ناظرین وقائع روزگار کو شامل ہی اور تائیدات لم یزلی سامعین حوادث

تالیف فرمائی ہی وہ کون مضمون اسکا ہی جو ذہن ہر واقف کار [illegible] ہین خالی نہین اپنے خاندان کے
سچے حال ور ریاست کی واقعی کارروائی کو تحریر کیا ہی [illegible] کا تون تقریر کیا اس دور آخر
مین کہ کارخانہ دولت و حکومت آخر ہی تباہی ریاستہاے قدیمہ بیان سے باہر ہی جتنے رئیس مسلمان
و ہندو سرزمین کشور ہند مین موجود ہین اونسے اسباب ریاست داری و بیدار مغزی و ہوشیاری
ساے رئیسہ معظمہ بھوپال کے بیقلم مفقود ہین اگر کسیکو اس بابت مین تامل و نظر ہی تو یہ کتاب
تاریخ بھوپال حاضر ہی اسمین غور و فکر سے دیکھے اور دوسری ریاستون کے انتظامات حال کو ملاحظہ کرنے
خود ظاہر ہوجاویگا کہ اور رئیس باوجود مرد ہونے کے اپنی ریاستون مین کیا کام کرتے ہین مفت مین
بوجہ غفلت شعاری اور راحت طلبی اپنا نام بدنام کرتے ہین اور رئیسہ بھوپال باوجود عورت ہونے
کے کس لطف و خوبی سے انتظام دینی و دنیاوی اس ریاست کا کرتی ہین بڑے بڑے منتظمون کو
باب تنظیم امور ملکی و تنسیق مہمات مالی مین سبق دانشمندی دیتی ہین یہ تاریخ اس لائق ہی کہ زمانہ
حال اسکو اپنے لیے دستور العمل کارروائی سمجھین اور حکام زمانہ اسکو کارنامہ آگاہی جانین اور
رئیسہ عالیہ بھوپال کی خوبی بندوبست سے عبرت پکڑین اور اپنے بگڑے کام کی تدبیر اس کتاب سے
سیکھین دیکھو کیسی چھوٹی کتاب مین کیسے کیسے بڑے مطالب حکومت رانی ادا کیے ہین اور
کتنے وقائع ماضی و حال گنتی کی لفظون مین بھر دیے ہین قطع نظر کلیات کے جزئیات امور کو
ضبط کیا ہی سوانح ماضی کو زمانہ حال سے تین دفتر مختصر مین ربط دیا ہی لڑکے اگر اس کتاب کو
پڑھین اونکو عقل ملکداری آوے بوڑھے اگر اسکو سمجھین تو اونکو ہوشیاری بڑھاوے اگلے
قصے پچھلون کے لیے موجب نصیحت و عبرت ہین حال کے ماجرے استقبال والون کے واسطے
سرمایہ حجت و خبرت ہین خاص اولاد رئیسہ کے لیے یہ کتاب تعلیم نامہ و یادگار ہی جام جہان نما
آئینہ سکندر آئین جہانداری ہی الحمد للہ کہ جسطرح جناب رئیسہ بھوپال جرگہ رؤسا مین بمقدمہ
تنظیمات دنیاوی جوہر فرد ہین اسیطرح ترویج شریعت و پابندی احکام دین اور دور کرنے اسباب
فسق و بدع مین بکمال بلند حوصلگی اور علو ہمت سے باوجود عورت ہونے کے مرد ہین

طبیب مثل حکیم صغر حسین و حکیم فرزند علی اور حکیم محمد احسن اچھے اچھے ملازم ہین اور متصدی
و منشی اپنے اپنے فن کے وہین اہلکار اعلی خیرخواہ ذی علم مستعد ہین مثل مدار المہام
منشی جمال الدین خان بہادر نائب ریاست و سیف الدولہ علی حسین خان نائب مدار المہام
اور دیوان ٹھاکر پرشاد مہتمم دفتر حضوریہ فن سیاق و حساب مین بھی دستگاہ رکھتے ہین اور
زمرۂ اخوان ریاست مین نواب والاجاہ اپنے زمانے کے جوہر فرد ہین علما مین بے نظیر ہین
کارگزارون مین سرخیل اہل زمانہ ہین ناشر ناظم عالم دانشمند خصوصاً علم تفسیر و حدیث مین آج
انکا جوہر سرزمین عجم و عرب مین دیکھا سنا نہین گیا انکی کتب انکے علم و عمل پر شاہد عدل ہین یعنی
کامل محقق مجتہد عامل ہین اسیطرح اور اہلکار کہ نام اونکے بخیال طول کلام نہین لکھے بہت کارگزار و فہمیدہ جمع ہین

خاتمہ کلام اس تاریخ کے تین حصے ہین حصہ اول مین ہمنے اپنے والد تک حکام بھوپال
کاحال واقعی بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے اور حصہ دوم مین والدہ صاحبہ مرحومہ کا احوال
کیا گیا ہے اور حصہ سوم مین تین برس اپنے عہد حکومت کا حال غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری سے لغا
سلخ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری اور قدرے حالات تا اپریل سنہ ۱۲۸۹ ہجری کے لکھکر کتاب کو تمام کر
اور آیندہ کے واسطے ایک حصہ چوتھا ضمیمہ اس تاریخ کا سال بسال لکھنا ہمنے ذہن نشین کر
جسمین حالات ریاست قابل درج تاریخ جب تک خدا کو منظور ہے بقید سال ہجری تحریر کیا

خاتمہ کتاب از نتائج فکر عالیجناب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہا

تاج الاقبال تاریخ بھوپال ریختۂ خامۂ وقائع نگار سوانح گزار جناب نواب شاہجہا
گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا رئیسہ بھوپال بعونہ تعالی تمام ہوئی تمام سرگذشت ا
مع شرح انتظامات ملکی و مالی قدیم و جدید کے باحسن اسلوب سرانجام ہوئی سلاط
تواریخ احوال اونکے وقت کے منشیان باکمال نے ہر زمانے مین لکھی ہے وہ افراط
خالی نہین یہ تاریخ خود رئیسہ معظمہ نے اردو فارسی مین نہایت سلاست بیانی

سرکار انگریزی میں اردو کی نوشت عامتہً جاری ہو گئی خلد نشین نے بھی تحریر فارسی کو موقوف کر دیا اور اردو کی تحریر جاری کی پہلے نوابوں [illegible] عہد میں بھی یہ ریاست قابل آدمیوں سے خالی نہ تھی قاضی مفتی اور بعض علما و فقرا مثل مولوی ضیاء الدین نظام الدین حکیم واصل علی حکیم سیف الدین و شیخ قادر بخش اور چند کایتھ ذی علم تھے مگر بیشتر توجہ خاص عام کی سپاہگری کیطرف تھی نواب قدسیہ بیگم کی مختاری میں اہل قلم کی کچھ ترقی ہوئی حکیم شہزاد مسیح اور راجہ خوشوقت راے اور چند کایتھ متصدی فن حساب و نوشت و خواند و امور ملکی کے ماہر تھے اور مولوی عبد القادر مولوی شہاب الدین مولوی رؤف احمد مولوی امداد علی حکیم خادم حسین خان پسر منشی بقاء اللہ خان خیرآبادی حکیم گلزار علیخان حکیم بہار علی خان اہل علم کے شمار میں تھے بعد ازان ہمارے والد مغفور کے زمانے میں قدر و منزلت اس گروہ کی بہت زیادہ ہوئی کیونکہ وہ خود صاحب فہم اور استعداد تھے قاضی شریف حسین حکیم محمد اعظم خان مؤلف نیر اعظم و اکسیر اعظم و عبد الواحد مسکین و عبد اللہ شاہ صوفی و منشی کنج بہاری لال خلف و سید واصل علی و منشی محمد علی و بخشی بہادر محمد خان وغیرہ اچھے آدمی ذوی علم جمع ہو رہے تھے اور اسیطرح میری والدۂ خلد نشین کے زمانے میں اہل علم و ہنر و شہر ہای ہندوستان سے مردم کارگزار کی کثرت ہوئی منشی مولوی حکیم شاعر سب طرح کی لیاقت کے آدمی جمع ہوے اور بیشتر اونکی قدر ہوئی جو معاملہ فہم انتظام مالی و ملکی کو اچھا جانتے تھے خصوصاً مدار المہام صاحب بہادر کی جہت سے رسوم جاہلیت بہت رفع ہو کر احکام شریعت بکثرت جاری ہوے چرچا علم و اتباع دین کا ہوا شرک و بدعت دور ہوا اور میرے عہد میں اللہ کے فضل سے قدر و منزلت علما و مردم کارگزار سلیقہ شعار اہل امانت و دیانت و ذوی علم آدمیوں کی جیسی چاہیے ویسی ہے اللہم زد ریاست میں بہت علما نوکر ہیں اونمیں قاضی زین العابدین عرب انصاری قاضی بھوپال اور مفتی سید عبد اللہ و مجمع العلوم مولوی عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم علمائے نامی سے ہیں اور

سوم مشتمل بر ہشت فصل

منقش نہایت آبکش ہی اور بھی چند کنوئین سنگین جوالی باغ مین ہین اور اس شہر مین عمارات
عالی سے چند مکان مستثنیٰ توصیف ہین ازانجملہ ایک میراحل دوسرا موتی محل خلد نشین
کی عمارت تیسرے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا محل چوتھا نواب معز محمد خان کا محل پانچوین میان
فوجدار محمد خان کی کوٹھی چھٹے نواب امراؤ دولہ صاحب مرحوم کا محل ساتوین بادل محل
آٹھوین ہوا محل نوین نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کی کوٹھی دسوین سلیمانیہ
گیارھوین مدرسہ وکٹوریہ بارھوین مدرسہ پرنس آف ویلس مری تعمیر اور اس شہر مین ایک سو چند
مسجد پختہ ہین ازانجملہ جامع مسجد جو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بصرف پانچ لاکھ
سات ہزار پانسو اکیس روپیہ دو آنہ سہ پائی بالا تعمیر کی ہی اور اس مسجد کی بنیاد سنہ ۱۲۴۸ ہجری
مین اور سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین پوری ہوئی اور موتی مسجد جو خلد نشین نے سنگ مرمر و سنگ سرخ
سے بموجب نقشہ جامع مسجد دہلی تعمیر کی ہی اور اوسکی تعمیر ہنوز جاری ہی ابھی تمام نہین
ہوئی عمدہ و عالیشان ہین بڑے بڑے شہرون مین ان دونون مسجدون کی مثل مسجدین نہین ہین
اور چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف کرکر نواب بیگم صاحبہ نے نہر تمام شہر مین معہ فصلے صلحا
عالیشان بہادر بنوائی ہی سوائے اسکے اور بھی بہت مکانات ذی مقدور رعایا
پختہ اور چوبی منقش و سادہ کار خوش طرح وسیع اور بلند ہین کہ ذکر اونکا موجب طول کلام
ہی اور قلعہ فتح گڈھ مین مکان توپخانہ و میگزین و غلہ خانہ و محل بالا قلعہ کا اور قلعہ کہنہ
مقبرہ نواب فیض محمد خان کا اور مکان قیدخانہ و کہنہ محل راجہ کیسری سنگھ بہت
اور چند گھاٹ سنگین لب تالاب ہندؤن کے بنائے ہوے بھی مضبوط و نفیس سنگین

فصل آٹھوین کاربردازان خیرخواہ و ملازمان فضیلت دستگاہ کے ذکر مین

ہمارے جدامجد سردار دوست محمد خان مرحوم کے عہد سے تا اوائل زمانہ مختار
متصدی و منشی بھوپال کے فارسی لکھتے تھے اور سیاق و سباق کا دفتر کل فا

نواب صاحب مغفور کا حجرہ سنگ خام اور میاں میر محمد خاں صاحب مرحوم کا مقبرہ اور
سلیمان جہاں بیگم کا حجرہ سنگ مرمر کا اور مسجد عمارات [illegible] بہت ہیں اس باغ کی
جانب مغرب تالاب کی فضا بہت اچھی ہے اور جانب شمال جنگی فوج کی لینیں ہیں پختہ اور
طرف جنوب کو بھی نواب صاحب مغفور اور سمت مشرق میدان وسیع قواعد فوج کا جہاں
ہموار ہے اس سبب سے یہ باغ بہت دلچسپ ہے **راحت افزا** میاں فوجدار محمد خاں صاحب کا
باغ جو حقیقی چھوٹے ماموں نواب سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال شانزدہم ماہ
ذیحجہ ۱۲۸۱ ہجری میں ہوا یہ باغ بھی مثل باغات مذکورہ دلچسپ آراستہ ہے **نشاط افزا**
ہمارا باغ بہت وسیع فسیح اور آراستہ و پیراستہ ہے واسطے چار دیوار پختہ و ابواب عالی
و کثرت انواع و اقسام اشجار اسمیں چند مکان خوش طرز بنگلات ہیں **باغ نواب امراؤ دولہا**
صاحب اسکی فصیل پختہ اور دروازہ بلند اوپر ایک خوشنما مختصر بنگلہ ہے اور دو مکان پختہ
و حوض و چند چاہ آب شیریں موقع سے ہیں اور نواب صاحب کا مزار بھی اسی باغ میں ہے نواب
منیر محمد خاں کا **باغ** یہ باغ بیرون دروازہ گنوری متصل شہر لب تالاب ہے بہت خوشنما چار دیواری
کے اندر واقع ہے قبر نواب منیر محمد خاں مرحوم بھی اسی باغ میں ہے جانب مشرق اس باغ کے
ایک قطعہ مختصر زمین میں نواب [illegible] بابا صاحب نے طرح باغ کی مع چاہ و مسجد کے ڈالی ہے قطعہ بھی
بغایت خوشنما طرحدار طیار ہوا ہے راجہ خوشوقت رے کا **باغ** اسمیں راجہ مذکور کی چھتری سنگین
بنی ہوئی ہے اور باغ کی وضع بھی اچھی ہے نواب عمر محمد خاں صاحب کا **باغ** جو حقیقی بڑے ماموں نواب
سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال بست ونہم ماہ جمادی الاخرہ ۱۲۸۰ ہجری میں ہوا
اس باغ میں ایک باولی ہے اسکے گرد اسکے ایک پختہ مکان اونکا بنا ہوا ہے اور مقبرہ نواب
غوث محمد خاں مرحوم کا اور مزار نواب عمر محمد خاں و میاں فوجدار محمد خاں کا ہے **باغ وزیر**
میاں وزیر محمد خاں مرحوم کا باغ اسمیں ایک مسجد ہے اور مقبرہ میاں وزیر محمد خاں صاحب
و نواب نظر محمد خاں صاحب مرحوم کا اور ایک باولی ہے گرد باولی کے ایک مکان سنگین

اور ہوتی جاتی ہی اور ہر سال [illegible] کو زیادہ چوڑا کیا جاتا ہی اور ہر دو نہر بازارون پر حکم تعمیر پختہ
اور ممانعت تعمیر خام [illegible] ہی اور طول و عرض و عمق ہر دو تالاب مذکور سال حال
مین جو مینے کمیاس سے پیمایش کرایا موجب تفصیل ذیل معلوم ہوا **تالاب کلان**

طول شمالی	طول جنوبی	عرض شرقی	عرض غربی
۱۳۳۴۸ فٹ	۱۲۷۳۰ فٹ	۸۲ و نیم فٹ	۳۱۱۸ و نیم فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل اراضی غرق آب تالاب
۸ فٹ	۲ فٹ ۶ انچ	۲ فٹ	۱۹۲۷۹ ا[illegible] ۱۲ بسوہ کا ہوگا

تالاب خورد

طول شرقی	طول غربی	عرض شمالی	عرض جنوبی
۶۳۲۸ فٹ	۳۸۸۸ فٹ	۱۲۷ و نیم فٹ	۹۵ و ۳۲ فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل اراضی غرق آب تالاب
۷ فٹ	۳ فٹ ۹ انچ	۳ فٹ	۱۲۷۷ [illegible]

درمیان ان ہر دو تالاب کے جو راجہ بھوج کا بند ہی اور اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اوسکی زمین کی پیمایش
ایکہزار ایکسو بارہ بسوہ ہی اور اس شہر کے آس پاس بہتر باغ از انجملہ بارہ نامی باغ یہہ ہین
عیش باغ نواب قدسیہ بیگمصاحبہ کا ورثے چار دیوار پختہ و چند چاہ پختہ و اشجار
میوہ و گلہاے خوشبو گرد باولی کے ایک مکان سنگین و گچکار وسیع و خوش وضع اور ایک
مسجد مختصر اور چند بنگلے اسمین ہین **فرحت افزا** نواب سکندر بیگمصاحبہ مرحومہ کا باغ ہی
اسمین سواے اشجار اثمار و ازہار و روش بندی چاہہاے پختہ و حصار ایک مسجد عالیشان
اور باولی کے گرد ایک بڑا وسیع مکان ہی اور سر چبوترہ سنگین محجر سنگ مرمر جناب ممدوحہ کے
مزار پر بہت خوشنما بنا ہوا ہی **دلکشا** مدار المہام صاحب بہادر کا باغ ہی وراے چاہہاے
پختہ و حصار و روش بندی و کثرت اشجار ایک بارہ دری نہایت تکلف بنی ہوئی ہی اور
تحفہ و نفیس آم کے درخت اور انگور کے منڈوے اس باغ مین بہت ہین **نور افشان**
معتمد المہام راجہ کشن رام متوفی کا باغ اشجار میوجات و ریاحین سے سر سبز ہی حصار و کنوین
اس باغ کے بھی پختہ ہین **نور باغ** نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کا باغ ہی اسمین سواے
اقسام اشجار پر میوہ و گلہاے رنگ رنگ چار دیوار پختہ و روشہاے خوش ترکیب قبر

نواب فیض محمد خان جب رئیس ہوے تو اونھون نے قلعہ کہنہ بھوپال مین سکونت اختیار کی
بعد اونکے نواب حیات محمد خان کا زمانہ ہوا اونکے نائب دیوان چھوٹے خان نے قلعہ
فتحگڈھ کو جابجا سے مضبوط بنایا شہر خوب آباد ہو گیا اور دیوان چھوٹے خان نے ایک
پُل تین سو چھہ گز لنبا تینتیس گز چوڑا بہت مضبوط پختہ تعمیر کروا کر دوسرا تالاب دوسری
طرف قلعہ کہنہ کے بنایا بعد ازان ۱۲۲۹ ہجری مین ناگپور و گوالیار کی فوج نے دس مہینے تک
محاصرہ کیا رعایاے بھوپال جلاوطن ہو گئی اور گولون کے صدمے سے شہر مسمار و ویران
ہو گیا کہ مفصل قصہ دفتر اول مین لکھا ہے اس واقعے کے بعد نواب نظیر الدولہ نذر محمد خان
بہادر کے زمانہ ریاست مین از سر نو آبادی ہوئی لوگون نے چھپر و کھپریل کے مکانات اکثر
بہ قطع بنائے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے زمانہ مختاری تک بیشتر قوم افغان ساکنان بھوپال
سپاہگری کیطرف مائل تھی ہتیار و گھوڑا اچھا رکھتی تھی زینت ظاہری و سامان عشرت
کیطرف امیر و غریب کسیکو توجہ نتھی جب میرے والد نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ
والی ریاست ہوے اونکے عہد مین فراغت معاش و اطمینان خاطر کا غلبہ ہوا نواب صاحب
نے بیرون شہر مثل چھاونی انگریزی ایک چھاونی جہانگیر آباد نام بسائی اور وہان کنارے
تالاب دیوان چھوٹے خان کے باغ و کوٹھی بنوا کر اپنا مسکن مقرر کیا اور ہزارہا روپیہ
رعایا و سپاہ کو عنایت فرمایا تا مکانات تعمیر کرین اہل سلیقہ و تمیز و ارباب علم و فضل کا مجمع
ہوا ہر طرح کی نفاست طبائع مین پیدا ہوئی اہل بھوپال نے اچھی پوشاک پہننا اور اچھا
کھانا اور اچھے مکانات مین رہنا اختیار کیا عمائد شہر نے اسباب تجمل و آرائش کی افزایش
مین کوشش کی اونکے بعد میری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین کی جب
حکومت ہوئی سڑکین تمام شہر مین تعمیر ہوئین فانوسین روشنی کی دو رویہ رستون پر
نصب ہوئین صدہا مکانات پختہ بنگلے پیشہ ور ہر شہر سے آکر آباد ہوے اور میرے
عہد ریاست مین فضل الٰہی سے اوس سب آبادی و آرائش شہر کی خوب تکمیل ہوئی

بنا چوڑا باندھا تالاب … اوس ٹیلے پر قلعہ بنایا بھوج پال اوسکا نام رکھا اور زبان
ہندی مین پل کو کہتے ہین بعد کثرت تلفظ سے جو زبان پر بھاری تھا ساقط ہوکر
بھوج پال بھوپال مشہور ہوا العبدہ رانی ساکل ملی زوجہ راجہ اودیادت نے قریب قلعہ
ایک بڑا مندر سنگین بنام سبھا منڈل بنایا جسکی تعمیر سمت ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ مین شروع ہوئی تھی
اور سمت ۱۲۴۱ بارہ سو اکتالیس کا تک بدی تیج روز دوشنبہ تمام ہوئی تھی یہ تاریخ بناو اختتام
اوس مندر پر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ رانی و راجہ نے پانسو برہمن اس جا مقرر کیے تھے
تا وہ عبادت و ریاضت کرین اور چار بید چھہ شاستر اٹھارہ پران اور علم پنگل وغیرہ علوم
بزبان سنسکرت طالب علمون کو پڑھاوین اور جاننا چاہیے کہ چار بید چار کتاب تصنیف حکیم بیاس
سے مراد ہے جو بنام سام بید اتھرون بید رگ بید یجر بید موسوم ہین اور چھہ شاستر
مراد چھہ علم سے ہے بیاکرن یعنی نحو و صرف دھرم شاستر یعنی فقہ نیایے شاستر منطق جوتش
علم نجوم ویدانت تصوف بیدک علم طب اور اٹھارہ پران بھاگوت و شیو پران وغیرہ
اٹھارہ کتاب سے مراد ہے جو ہندوون کے نزدیک بہت معتبر ہین اور پنگل علم عروض و قافیہ
کا نام ہے الحمختصر انقلاب زمانہ سے مدت دراز کے بعد سبھا منڈل ویران ہوگیا اور بستی بھو…
کی ایک چھوٹے گانون کے برابر رہگئی ہمارے جد اعلی سردار دوست محمد خان بہادر…
سے اکثر بط و مرغابی و قاز و کلنگ و سرخاب و حواصل و ماہی وغیرہ جانوران دریا کے شکار…
کھیلنے کو تالاب مین آیا کرتے اونکو تالاب و پہاڑ و جنگل کی فضا پسند آئی نہم دیکھہ…
سنہ یکہزار و یکصد و چہل ہجری اونھون نے راجہ بھوج کے قلعہ سے جانب القلعہ کہنہ…
ہے بفاصلہ زد گولہ توپ کلان ایک قلعہ مضبوط بنایا اور نام اوسکا فتحگدھ رکھا او…
سے تا قلعہ کہنہ اور کسیقدر اوس سے بھی آگے بڑھا کے فصیل سنگین شہر کی تعمیر…
بنایا اور خاص اپنی جای سکونت مقرر کر کے آبادی مین بہت کوشش کی بھو…
مین شہر آباد ہوگیا اور بعد اونکے نواب یار محمد خان نے اسلام نگر مین بنا اختیار…

ہڈیان و خاکستر مُردون کی اونکو ملین اور اونکے نام [illegible]ون و ڈبیون پر جو صندوقون
کے اندر تھین کندہ پائے اور یہ بھی معلوم کیا کہ اوس زمانے مین زیر کوہ مذکور ایک بڑا شہر
آباد تھا جسکا نشان بھیلسہ سے دو میل کے فاصلے پر پایا جاتا ہی اور ویسانگری اوسکا نام
معلوم ہوتا ہی صاحب بہادر کا قول ہی کہ جو مطابقت اصلی و رعایت وضع اور درستی
ہئیت اور تناسب اعضا کی عمارت سانچی کی مورتون مین موجود ہی ہندی کاریگرون
مین اب محال ہی شیرون کی تصاویر کے جو اعضا و پنجے ثابت ہین وہ اس خوبی و صفائی
سے بنے ہوے ہین کہ صناعت دستکاران نامی یونان سے مقابلہ کرتے ہین مثلاً
ہونا چار بڑے ناخون کا پنجے کے سامنے اور چھوٹا ناخن اوٹھا ہوا پنجے کے نیچے
اور شکل مہیب ہو بہو شیر کے مانند اور میری دانست مین یہ عمارت آسوکا والی اوجین
کے زمانے مین بنی ہی اور تصویرات نقشہ نشست فقرائے صحرانشین اور نقشہ پرستش کنندگان
اور صورت دربار و سواری راجگان وغیرہ جو صاحب مذکور نے بہت تفصیل سے اپنی
کتاب مین لکھا ہی اوسکے بیان کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہی الغرض یہ ایک پرانی
ایسی عمارت ہی کہ جسکا نقشہ صاحبان عالیشان بہادر تحریر کر کر لندن لیگئے ہین اور ایک دوسرے
محقق نے اسکے سوا یہ لکھا ہی کہ زمانہ سالف مین جسکو قریب تین ہزار برس کے عرصہ ہوا زیر کوہ سانچی جو شہر آباد
تھا اوسکا نام سنکا نگر تھا اور گنبد کلان سانچی مسمی آریا پرشن کی چھتری ہی جو ایک پیشوا اہل ملت بدھا کا تھا

فصل ساتوین بھوپال کے احوال مین

یہ شہر اقلیم دوم صوبہ مالوہ ملک ہند مین خط استوا سے ایک سو گیارہ درجہ طولاً اور تیئیس درجہ
عرضاً جیسا غیاث اللغات کی جدول مین بھی لکھا ہی ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہی
کہتے ہین راجہ بھوج والی دھارا نگری نے جو اب شہر ان دھار مشہور ہی دو پہاڑ کے
درمیان جو ایک دوسرے سے قریب تر واقع ہی پتھرون سے ایک پشتہ بلند و مستحکم

س کٹھرے کے تمام پتھرون پر عبارات کندہ ہین اور اون کتبون کے خط کی صورت یہ ہی
جو کٹھرے کی شبیہ کے نیچے تحریر [seal] اور دروازون کی چوکھٹ کے اوپر جو خانے واقع ہین اون مین
تصاویر مجسم بنی ہوئی ہین اور دروازون کے دونون پہلو مین شیرون اور آدمیونکی تصویرین بنی ہین داہنی
وشمشیرون پر چھوٹی چھوٹی تصاویر کندہ ہین لیکن ٹوٹی پڑی ہین اور اسکے پاس کی عمارت بھی تمام
منہدم ہی اور بعض مکانون کا فقط آثار باقی ہی اور اسی کل کے قریب قریب اور بہت سے گنبد افتادہ
وخراب موضع سناری مین جو سانچی سے شش میل ہی اور موضع ست دھارہ مین جو سناری
سے تین میل کے فاصلے پر ہی اور سواد موضع بھوج پور مین جو بھوپال سے سمت جنوب واقع ہی
اور موضع اندھیر مین جو پانچ میل بھوج پور سے ہی موجود ہین اس مکان کہنہ وافتادہ کو اکثر
صاحبان عالیشان بہادر بہت غور وشوق سے ملاحظہ کیا کرتے ہین اور میجر الکزنڈر صاحب
براد حقیقی جوزف ڈیوی کننگم صاحب متوفی سابق پولٹکل اجنٹ بھوپال نے خیمہ رفتہ وہان
قیام فرماکر بڑے غور وخوض سے دیکھا اور تمام اوس مکان کا نقشہ لکھا اور کتبون کو پڑھکر
گنبدون مین سوراخ کرکر اوسکے حال سے آگاہی پاکر ایک کتاب بابت انگریزی مین تالیف
کی سانچی کے معنی ہندی لغت مین احاطۂ آرام کے ہین گنبد کا نام ٹوپ ہی قطر گن
کلان کا ۱۰۶ فٹ ہی بلندی ۴۲ فٹ ارتفاع دیوار جسپر گنبد قائم ہی ۱۴ فٹ کرسی نیچے
چبوترہ دو ونیم فٹ ہی پہاڑ کی چوٹی پر ۵۰۰ گز لنبا اور ۱۰۰ گز چوڑا صحن کے بیچ مین یہ گنبد
ہی کٹھرے اور دروازے کے پتھرون کے جوڑ مثل کارنجاری باہم وصل ہین اور ایسے
وعمدہ اوسکے سال لگے ہوئے ہین کہ جدا نہین ہوئے یہ عمارت قریب چھہ سو برس قبل
حضرت عیسی کے ہی اوس زمانے مین بدھا کا مذہب جو اب ملک چین ونیپال اور تبت
ملک آوا اور اہل جزیرہ سیلان یعنی لنکا اور ملک سیام وجزیرہ جاپان مین باقی ہی
بہت شائع تھا یہ ٹوپ چھتریان مذہب بدھ کے پیشواؤن کے ہین لقب
میجر صاحب کورنے سانچی وغیرہ کے برجون سے صندوق پتھر کے نکال

تالاب ہی اوسمین وہان عمدہ پیدا ہوتی ہی اس پرگنے مین کئی قسم کا چانول ہوتا ہو
لیکن قسم اعلی رانی کاجل اور راسے بھوگ ہی کہ بہت [illegible] ذائقہ ہوتا ہی جاور بھوپال سے
تیس کوس اور پانسو چہرانوے گھر کی بستی ہی ایک سو باٹھہ گانون اس پرگنے مین شمار
ہوے اچھا ور بھوپال سے ساڑھے پندرہ کوس پر واقع ہی سارا قصبہ آباد خوش سواد ہی
اندر گڑھی کے مکانات سرکاری پختہ بنے ہوے ہین قصبے مین مکان رعایا خوش قطع ہین
دو باغ سرکاری و چند باغ رعایا کے ہین گل میوے اوسمین پیدا ہوتے ہین ہین چارون
طرف سے برابر مزروع ہی مگر جنس خریف زیادہ ہی ربیع کم اس قصبے مین آٹھہ سو چہرانوے گھر اور
اڑتیس گانون اس پرگنے کے ہین علاوہ تیس قصبے اور دو ہزار پانسو چہتیس موضع کہ تینون ضلع
مین ہین اور بھی دو قصبے ایک چین پور باڑی دوسرا اسلام نگر اور آٹھہ سو ساڑھے سولہ موضع
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جاگیر مین اونکی حین حیات تک ریاست سے علیحدہ شمار مین ہی
اور غرائب عمارت کہنہ ملک بھوپال سے سانچی کا ناکھیڑا ایک چھوٹا موضع چھوٹے
پہاڑ کے نیچے بھوپال سے دس کوس اوتر پورب کے گوشے مین واقع ہی اور وہان سے تھوڑے
فاصلے پر سرحد ریاست بھوپال تمام اور سرحد ریاست گوالیار شروع ہوتی ہی اور شہر بھیلسہ
اس موضع سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہی اور اس پہاڑ پر بشکل نیم کرہ مثل دو چہر نیم دائرہ ایک بڑا
ایک چھوٹا دو گنبد سنگین ٹھوس زمانہ قدیم کے ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر بنے ہوے
ہین اور چند گنبد چھوٹے چھوٹے شکستہ ریختہ اور بھی اس پہاڑ پر ہین بڑے برج کے گرد
چار دیواری گھیرے کی صورت شکستہ اور چار دروازے اسطرح کے ہین

فع پریشانی خواطر ناشاد ہی کوٹھی صاحب کلان بہادر۔ گرجا گھر تعمیر کرنل جان لیمین لی
سبرن صاحب بہادر کا پولٹکل اجنٹ بھوپال و مدرسہ کلان لنٹ جی تعمیر
لنسیم صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سابق یہان کی عمارات عالیہ سے خوش وضع و سنگین ہی
نہایت دلکشا و نزہت آگین ہی اس قصبے مین ایک کوٹھی واسطے فروکشی رئیس بھوپال
کے بنائی گئی ہی اور اس جگہ جولاہے بہت رہتے ہین پگڑیان باریک قیمتی ایک روپیہ سے
بیس روپیہ تک کی اور دوپٹے کلابتونی حاشیے جمیت عمدہ بنتے ہین **دوراہہ** بھوپال
سے نو کوس ہی چار سو چار گھر اوسمین آباد ہین اطراف مین باغات انبہ بہت ہین سوا
اوسکی نہ چندان وحشت انگیز ہی اور نہ چندان دلاویز مکان نظامت و حویلی چودھری
کلان و بہتر ہی مغرب مشرق جنوب کیطرف زراعت ہوتی ہی شمال کیطرف نہین ہوتی
اس قصبے مین سینتیس کنوئین چار باولی ہین **آشٹہ** یہ قصبہ و اس قصبے کا قلعہ ٹیلے پر
کنارے پاربتی ندی کے واقع ہی آراضی مغربی و جنوبی کچھ نشیب و فراز رکھتی ہی باقی
ہموار ہی گرد و نواح مین باغات معافیدارون کے بہت ہین یہان کے مہاجن آسودہ حال
ہین اکثر تجارت افیون کرتے ہین دو ہزار پانسو تیرہ مکان شمار مین آئے ستائیس کنوئین
اور تین مندر ہین ایک مسجد پختہ متصل محلہ نظر گنج ہی قلعہ متوسط الحال ایک سینتیس موضع
اس گنجے مین محسوب ہین بعض گانون اس پرگنے کے بڑے اور بہت آباد ہین مثل موضع مینا
کہ وہان آم و جامن کے درخت بہت ہین زراعت ربیع و خریف اچھی ہوتی ہی زمین اس
گانون کی انتقالی ہی یعنی دس برس تک اوسمین زمیندار زراعت کرتے ہین بعد ازان ا
پڑی رکھتے ہین جب چار برس گذر جاتے ہین پھر اوسکو جوتتے ہین اسی پرگنے مین ق
جامنیر ہی یہ قصبہ بہت آباد ہی اسمین اکثر جولاہے رہتے ہین پگڑیان باریک و دوپٹے او
قسم کے کپڑے خوش قماش بنتے ہین مشرق و مغرب و شمال کیطرف افیون نیشکر
جوار گندم بکثرت ہوتی ہین جنوب کیطرف گیہون و جوار پیدا ہوتی ہی اسکے قریبا

قوم جینی کی منہدم و مسمار پڑے ہین اس پرگنے مین ہیتہ مہ [illegible] ہین اور اب یہ پرگنہ شامل پرگنہ سیہور کیا گیا سیہور بھوپال سے دس کوس ہو [illegible] بستی اوسکی ایک ہزار پانسو بیالیس گھر کی ہی ایک سو سولہ گانون اس پرگنے مین محسوب ہین چند مکان وہان کے باشندون کے بہتر و دکانین مہاجنون کی خوش منظر ہین گرد اوسکے بہت سے باغ معافیدارون کے ہین در عمل اوسکے ایک ندی ہی کہ اوسمین تمام سال پانی رہتا ہی ایک حصار کہنہ مثل قلعہ کے ہی اوسمین اچھے اچھے مکانات سرکاری بنے ہوئے ہین وکیل ریاست و تحصیلدار و تھانہ دار وہان رہتے ہین غرب کیطرف زیر دیوار اس حصار کے ایک پرانی مسجد منہدم تھی اوسکے دروازے پر بخط ثلث

ایک تختہ سنگ پر یہ ابیات کندہ تھے **ابیات**

سپہر مجد و معالی و شمس دولت و دین	الغ سپہ کش دوران ملک مغیث الدین
وزیر عرصہ گیتی پناہ ملک و ملک	ببزم خسرو و رستم بگاہ جستن کین
بعلم و عقل بمانند آصف ست و خضر	بخیر طاعت توفیق حق یقین و معین
بوقت سعد نہادہ بنای این مسجد	کہ ہست رونق او رونق سپہر برین
بسال ہفصد و سی و دو گشت از ہجرت	تمام از کرم خالق زمان و زمین

والدۂ ماجدہ کے عہد مین باہتمام مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر اوسی بنا پر از سر نو مسجد سنگین تعمیر ہوئی لوح مرمر پر یہ تاریخ بخط نستعلیق و حروف سنگ موسی کندہ کر کے اوسکے دروازے پر نصب کی گئی **قطعہ تاریخ**

مسجدے بود درینجا کہن و افتادہ	گرد معبود ز نو سپہر سجود آبادش
بانی اول او بود مغیث الدین شاہ	ہفصد و سی و دوم بود سن بنیادش
شدہ تجدید ز نواب سکندر بیگم	صدر آرائی بھوپال چو ایزد دادش
بانی ثانی او چون شدہ فارغ از وی	سال تاریخ فراغ آمدہ از ایجادش

ملحق اس قصبہ کے چھاونی ہی کہ وہ قصبہ سے زیادہ آباد ہی اوسکی رونق و تازگی

ں برہشت فصل
رگنے اور دس قصبے قدیم اور نوسوستر گانون ہین اور جنس تجارت جو زیادہ ہوتی ہین
ت
ندکو سے تیہان ہوتی ہین گیہون تیسکر مونگ پھلی جوار سون باجرہ زردہ ہی اس
توں کے جنگل مین چوب عمارت کم ہی اور جھاڑی و درخت کھجور خودرو جنگلی اور آم کے درخت
ن لنگ بھوپال سے بفاصلہ چھ کوس آباد اور آبادی اوسکی ایک سو ستر گھر کی ہی اس علاقے
ین کو بنام پرگنہ دلود دفتر ریاست مین لکھا جاتا ہی جو الیس موضع ہین اب بوجہ خردی کے
عار سنہ ۱۲۸۸ ہجری سے شامل پرگنہ دیبی پورہ کیا گیا مغرب وشمال کی جانب زراعت بہت
اور مشرق کی جانب کم ہی اور اکثر زمین کھیتون کی ہموار ہی **دیبی پورہ** بھوپال سے گیارہ
کوس ہی آبادی اوسکی متوسط ایک سو بائیس گھر کی ہی مکان سرکاری تحصیل و تھانہ کا اور
تین گھر [illegible] اوسمین اچھے ہین اوسکے نواح مین تین باغ انبہ کے ہین سواد دلچسپ ہی زر
باسٹھ گانون کل پرگنے مین ہین **نظیر آباد و بیرسیہ** جب پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال مین
شامل ہوا خلد نشین نے دو سو چون موضع اس پرگنے مین پاکر دو حصہ کیا ایک کا نام بدستور
سابق پرگنہ بیرسیہ رکھا دوسرے کو بنام پرگنہ نظیر آباد موسوم کیا نظیر آباد ایک چھوٹی سی
بستی بقدر اٹھائیس گھر کے ہی لیکن یہ تفریق بیکار جانکر وہی ایک پرگنہ جو پہلے تھا قائم رکھا
قصبہ اہل حرفہ و زمینداران ہندو و مسلمان سے بقدر سات سو ستائیس گھر کے آبادی قائم ہی
یہان کا پادشاہی عہد سے جاگیر آیا ہی باہر قصبے کے صحن مسجد مین قبر ہمارے جد امجد اعلی
نور محمد خان مرحوم کی ہی اور محراب پر یہ عبارت منقوش ہی کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ سنہ ۱۱۲ ہجری
دوست محمد خان این مسجد بنا کرد شمس گڈھ اس قصبہ ویران مین بقدر انچاس گھر
بستی اور بھوپال سے پانچ کوس پر واقع ہی متصل اوسکے ندی کیروان ہی جو اوسکے کنارے عما
وہان ہوتی ہی اور اوسکے سواد مین ایک آم کا باغ ہی جانب شمال و مغرب مین ہموار
وطرف جنوب و مشرق قدرے آراضی ممکن الزراعت ہی گرد اوسکے جنگل ہی وہان خ
کنارے ایک تالاب ہی کہ موسم گرما مین پانی اوسکا خشک ہو جاتا ہی اور چند مندر پرا

ربیع و خریف کی برابر ہی بھوپال سے بتیس کوس پر ہی ایک [illegible] دو سو گھر کی وہان آبادی ہی
پونے دو سو گانوان اس تمام پرگنے مین ہین اور عمارت کہنہ [illegible] کے قلعہ اس قصبے کا اس شکل پر ہی
کہ دو فصیل ہین سے ایک فصیل اوسکی پکی چونہ اینٹ کی بنی ہوئی ہی اور چار گوشے پر چار برج ہین
اور دروازہ پختہ سہ منزلہ ہی اندر اسکے دو کنوئین پکے اور باقی مکانات کہنہ گرے ہوے
پڑے ہین مکان نو تعمیر جسمین قاعدار تھانہ دار تحصیلدار رہتے ہین وہ بہمہ جہت درست ہی اور
دوسری فصیل کچی اور کئی جگہ سے گری ہوئی ہی خندق اوسکا دو طرف سے پکا اور دو گوشے
کچا ہی اوسمین دو دروازے ہین ایک شمال کیطرف گوشہ مشرق مین پختہ و گرا ہوا ہی دوسرا
جانب جنوب کے مائل بگوشہ مغرب پختہ و درست ہی اور قلعہ پختہ کے دروازے پر بخط عربی کتبہ
لکھا ہی لیکن اچھی طرح پڑھا نہین جاتا کیونکہ اکثر حروف اوسکے بسبب کہنگی کے کٹ گئے ہین
اور اس قصبے مین آٹھ کنوئین اور مندر سولہ باغ ہین غیرت گنج بھوپال سے تیس کوس پر ہی
جنوب و مشرق و شمال کیطرف زراعت ہوتی ہی مغرب کیطرف بسبب بہنے ندی کے نہین ہوتی
پیدایش ربیع زیادہ و خریف کم ہی اس پرگنے مین چھیاسٹھ موضع ہین از انجملہ موضع ملک مینیا
مین لوہے کی کہدان ہی دو سو پچانوے گھر کی اس قصبے مین بستی ہی اور اطراف مین
چھ کنوئین و ہفت باغ ہین انبا پانی بھوپال سے بیس کوس اور آبادی متوسط دو سو
چھیانوے گھر کی ہی ستاسی موضع اس پرگنے مین شمار کیے گئے منجملہ ان کے موضع جہام
مین آہن کی کان ہی گرد اگرد اس قصبے کے جنگل ہی قلعہ یہانکا بہت مضبوط تھا جب سنہ ۱۲۷۳ ہجری
زمانہ غدر مین فاضل محمد خان و عادل محمد خان پسران احمد محمد خان بن سرفراز محمد خان و باقی
جاگیردار باغی ہو گئے خلد نشین نے اوس قلعے کو کھدوا کر برابر کر دیا **پچھلون** یہ قصبہ میدانی
ہی ایک سو ستانوے گھر کی یہان آبادی ہی صرف دس گانون اس محال مین ہین سواد
دلچسپ ہی گرد اوسکے چھ باغ آم کے ہین زمین مشرقی و مغربی و شمالی پست و بلند اور
مزروع ہی زمین جنوبی ہموار اور پیدایش فصل ربیع کی زیادہ اور خریف کی کمتر ہی ضلع مغرب مین

م مشتمل بر ہشت فصل

لتا بکندہ ہی اور ایک مدرسہ پختہ ومضبوط ومکان نظام الملک کا بنایا ہوا او سیر جنتی
لکھا ہوا ہی اور تین گل ہیں اونکا نام رسین کے باشندے عطروان و بادل محل اور
بہ رہتی کا محل کہتے ہیں اور چار تالاب ہیں اونکا نام ڈورا دھرمی ٹدا گن ساگر ہی اور
تالیس مانگے ہیں اور دو تین جابجا ہندی اور دو تین جابجا فارسی پتھروں پر عبارت کندہ ہی از انجملہ
باب دروازہ جانب مشرق پر یہ لکھا ہی مرمت عمارت شد وکنگرہای قلعہ رائسین در عمل اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ غازی باہتمام خواجہ یاقوت خان و شیخ بہاء الدین محمد امین و حاجی محمد اشرف
والنوپانی تحویلدار در حکومت منصور و منزل علی محمد بابا خان دورانی از تاریخ یکم شہر ربیع الآخر
سنہ ۳۰ جلوس لغایت نوزدہم شعبان ۳۱ سنہ مرتب شد اور اس پہاڑ کے جنگل میں سیتا پھل یعنی شریفہ
بہت عمدہ و شیرین و کلان و خوش ذائقہ افراط سے ہی اور تالابوں میں سنگھاڑہ بکثرت پیدا ہوتا ہی
اور شہد سیاں اکثر ارزان آٹھ سیر سے چار سیر تک فی روپیہ میسر ہوتا ہی و دیوان گنج جو
سے چھ کوس پر ہی ایک سو چودہ گانو کی آبادی ہی او قصبہ موضع اس پرگنے میں شامل کیے گئے
اس علاقے کا نام پرگنہ گانوہ بھی ہی بعض دیہات اسکے جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ میں تھا
ب گنج مذکور میں تھانہ و تحصیل خالصہ ریاست کا ہی جانب جنوب و شمال پہاڑ اور مغرب کی طرف
زمین مزروع ہی پیدائش ربیع وخریف کی وہاں برابر ہی ابتدا سے ۱۲۸۸ ہجری سے یہ محال امراؤ گنج
مین شامل کیا گیا امراؤ گنج نام اصلی اسکا امر گڈھ ہی پہلے یہ پرگنہ جاگیر نواب منیر محمد خان
مرحوم میں تھا بعد انتقال اونکے ریاست میں ضبط ہوا پھر خلد نشین نے نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر
مرحوم کی جاگیر میں دیا اونھوں نے اسکا نام امراؤ گنج رکھا بھوپال سے سات کوس پر آبادی
تھوڑی سی بہتر گھر کی ہی قریب اوسکے ندی اجنال نکلی ہی مشرق وجنوب کیطرف اکثر زمین پر اس
ومزروع ہی لیکن غلہ خریف کم اور اجناس ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اس پرگنے میں
گانون شمار میں آئے ہیں سیہ اس شمال کیطرف زمین پست اکثر ہموار ہی جنوب و مشرق
کیطرف نباتات ہیں او کچھ زراعت بھی ہوتی ہی غرب کیطرف بینا ندی نکلی ہی پیدائش و

فوج مین داخل ہوگیا ہی اور رانا بڑی فوج کے ساتھہ ہمارے قریب آگیا ہی سلطان بہادر یہ خبر
سنتے ہی رایسین سے سواروں کی فوج کے ساتھہ روانہ [illegible] اور ایک رات و دن مین ستر کوس
مالوہ کے ملک کے طی کر کے اپنے سرداروں سے جا ملا رانا یہ خبر سنکر اپنی فوج کے ساتھہ چیتوڑ
پھر گیا اور بادشاہ رایسین پھر آئے اور سخت محاصرہ کیا آخر رمضان سال مذکور مین لکھمن مدد سے
رانا کی نا امید ہوگیا اور عرضی لکھی کہ حضور اپنے روبرو سلہدی کو بلا کر اوسکے قصور کو بخش دین تو
مین سرکار کو قلعہ خالی کر دیتا ہون بادشاہ نے مانڈو سے بلایا لکھمن نے راجپوتون کو اونکے
اہل و عیال کے ساتھہ قلعے سے اوتار دیا اور بادشاہ کو عرضی لکھی کہ کئی سو عورتین سلہدی
کے محل مین ہین اور رانی درگاوتی بھوپت کی والدہ عرض کرتی ہی کہ سلہدی کو یہ روانگی ہو یا وہ
قلعے مین آکر اپنی عورتون کو قلعے سے نیچے اوتار لیجاوے بادشاہ نے سلہدی کو ملک علی شیر
کے ساتھہ قلعے کو روانہ کیا رانی نے سلہدی سے کہا کہ ایک عمر ہمنے یہان بادشاہی کی
اب تمکو چاہیے کہ اپنی سب عورتون کو مار ڈالو اور جلا دو اور تم لڑ کے مر جاؤ سلہدی اوسکے
کہنے مین آگیا اور رانی کو مع سات سو عورتون خوبصورت پری پیکر جو اوسکے محل مین تھین مار کر
آگ لگا دی اور خود اور لکھمن و دوسرے اوسکے بھائی بند کہ جملہ سو آدمی تھے عورتون کو مار کر
محل سے باہر نکلے اور چند مسلمان جو علی شیر کے ہمراہ تھے اونکے قتل پر آمادہ ہوے علی شیر نے
مقابلہ کیا اور خبرداروں نے لشکر بادشاہی مین خبر دی گجرات کی فوج فوراً دوڑ کر قلعے کے اندر
گھس پڑی اور اون سب راجپوتون کو مار ڈالا القصہ بہر حال جو اس زمانے مین قلعہ رایسین کی
صورت ہی اور مینے اپنی آنکھہ سے ملاحظہ کیا ہی اوسکو لکھتی ہون قلعے کے نو دروازے ہین
آٹھہ بڑے ایک چھوٹا تین شمال کیطرف تین مغرب کی طرف اور دو جنوب کی طرف اور چھوٹا
دروازہ بھی مغرب وہی فصیل قلعے کی مستحکم و سنگین اوسمین تیرہ برج ہین تین مشرق کیطرف
اور پانچ شمال کی جانب اور تین سمت مغرب او پینسٹھہ مکان پچیس ٹوٹے ہوے اور چالیس
ثابت ہین اوسمین ایک مسجد عمدہ و عالیشان ہی اور اوسکے بیچ کی محراب مین بخط عربی نظم فارسی

دونا پڑے کرڈالا الغرض اثنا مین گجرات کی فوج ٹوٹ پڑی اور راونکے ہاتھہ سے بہت راجپوت مارے گئے باقی بھاگ کر قلعہ کے اندر ہوگئے بادشاہ نے قلعے کو گھیر لیا اور قندی رومی خان توپخانے کے افسر نے توپون سے دو برج قلعے کے اوڑا دیے اور کئی گز فصیل گرا دی سلہڈی نے یہ حال سنکر دہار سے کہلا بھیجا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور رایسین کے قلعے کو آپ کی نذر کرتا ہون بادشاہ نے اوسکو جلد بلا لیا وہ حاضر ہوا اور مسلمان ہوگیا پھر بادشاہ کے ساتھہ قلعے کی دیوار کے پاس جاکر اپنے بھائی کو بلا کر بولا کہ مین مسلمان ہوگیا بادشاہ ہمکو اپنی عالی ہمتی سے عالی رتبہ عنایت کرینگے چاہیے کہ یہ قلعہ بادشاہ کو دیکر بادشاہ کی خدمت مین رہین لکھمن نے خفیہ اپنے بھائی سے کہا کہ بھوپت چتور سے چالیس ہزار فوج رانا کی کمک کو لیکر آتا ہے ایسی تدبیر کرو کہ کچھہ توقف ہو سلہڈی نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کل دوپہر کے بعد قلعہ خالی ہوجاویگا بادشاہ نے قبول فرمایا اور دوسرے دن بعد انقضاے ساعت موعود سلہڈی کو معتبر آدمیون کے ساتھہ قلعہ کے پاس بھیجا سلہڈی ٹوٹے برج کے پاس جاکر چلایا کہ اے غافل راجپوتو ڈرو کہ سلطان بہادر اس راہ سے آکر تمکو مار ڈالیگا اور اس کہنے سے اوسکی غرض یہ تھی کہ برج و فصیل جو توپون سے گرگئی ہے اوسکو درست کرلو لکھمن یہ آواز سنکر مطلب سمجھ گیا و کچھہ نبولا سلہڈی لشکر کو پھر گیا اور لکھمن نے قلعے کے مضبوط کرنے مین کوشش کی اور سلہڈی کے چھوٹے بیٹے کو دو ہزار راجپوت کے ساتھہ بھوپت کے جلد لانے کیواسطے رات کو قلعے سے رخصت کیا فوج شاہی نے خبردار ہوکر مقابلہ کیا اور بڑی جرأت کے ساتھہ بہت راجپوتون کو مار ڈالا اور سلہڈی کے بیٹے کا سر کاٹکر بادشاہ کے سامنے رکھدیا بادشاہ نے سلہڈی کو اوسیدم برہان الملک بنیانی اپنے سردار کے سپرد کیا کہ قلعہ مانڈو مین قید رکھو اور خبر دارنے خبر دی کہ رانا و بھوپت چتور سے کوچ بکوچ برابر چلے آتے ہین بادشاہ نے میران محمد شاہ فاروقی فرمانرواے برہان پور اور عماد الملک کو رانا کیطرف رخصت کیا دونون سردارون نے چند منزل جاکر لکھہ بھیجا کہ پورن مل کہ وہ بھی سلہڈی کا بیٹا ہے رانا کی

اگر کس شخص نے اسکو تعمیر کیا مین قیاس کرتی ہون کہ اس قلعے کے بانی کا نام رایسین ہوگا کیونکہ
کہ ہندوون مین رتن سین بھیم سین وغیرہ اس قسم کے نام [illegible] ہین اور زیادہ چار سو برس
یہ قلعہ مسلمانون کے قبضے مین آیا ہی کیونکہ جو کتابہ قلعے کے اندر غانم الملک کا ہے اس کے
اوپر موجود ہی اوسمین سنہ ہشتصد و نود ہجری کندہ ہین جسکو اب تک کم چار سو برس ہوتے ہین
اور معلوم ہوتا ہی کہ یہ قلعہ پھر مسلمانون سے ہندوون نے لے لیا تھا اور پھر بار دیگر مسلمانون کے
قبضے مین آیا کہ بقول محمد قاسم فرشتہ اوسکو اب تک تین سو پچاس برس ہوئے اور تاریخ فرشتہ
کے مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ ۹۳۸ھ ہجری مین سلطان بہادر گجراتی نے سنا کہ چتوڑ کے رانا کا
داماد مسمی سلہدی پوربیہ رئیس رایسین نے بہت مسلمان عورتون کو جبرا اپنی خدمت مین رکھا ہی
بادشاہ نے کہا مجھپر فرض ہوا کہ مسلمان عورتون کو کافر کی غلامی سے چھڑاؤن اور اوسکو
سزا دون بست و پنجم جمادی الاولی سال مذکور شاہ مسطور قریب قلعہ مانڈو ظفر آباد نعلچہ مین
فروکش ہوا سلہدی کا بیٹا مسمی بھوپت شاہ گجرات کے ساتھ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا
باپ اوجین مین ہی اگر مجکو رخصت ملے تو مین جاکر اپنے باپ کو آپ کی ملازمت کیواسطے
لاؤن بادشاہ نے رخصت دی سلہدی نے اپنے بیٹے بھوپت کو اوجین مین چھوڑ کر خود
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو پیران دھار کے قلعے مین قید کر دیا اور
عماد الملک اپنے ایک سردار کو بھوپت کے اوپر اوجین روانہ کیا اور خود کوچ کر کے شہر بھیلسہ
مین نزول فرمایا اور یہ خبر سنی کہ بھوپت اپنے باپ کی گرفتاری کی خبر اور عماد الملک کی
روانگی کا حال دریافت کر کر کمک لانے کیواسطے چتور گڈہ کو چلا گیا اور لکھمن سلہدی کا
بھائی قلعہ رایسین مین مستعد جنگ بیٹھا ہی بادشاہ نے بھیلسہ سے رایسین کوچ کیا ہنوز لشکر
داخل نہین ہوا تھا صرف تھوڑے آدمیون کے ساتھ بادشاہ کی سواری داخل فرودگاہ
رایسین ہوئی تھی کہ راجپوت قلعے سے باہر نکلے اور بادشاہ پر حملہ آور ہوے سلطان بہادر
نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور دو تین راجپوتون کو بذات خود ایک ایک ضرب تلوار سے

خوب ہی سواد اوسکا مرغوب ہی دو سو پچاس گھر کی بستی ہی اور ایک پختہ مکان سرکاری اور
ایک باغ فرحت بخش نام و بنا [illegible] و سرا و جامع مسجد اور موتی کنواں پختہ بنے ہوئے ہین
اور باقی مکان رعایا کے خام سفالہ پوش ہین اور گرد قصبے کے چند آم کے باغ ہین اور
بعضوں مین امرود کیلہ نارنگی لیمو چکوترہ انار سیوتی گلاب کے درخت بھی ہین اور چھوارہ
بہت ہوتا ہی اور نیشکر و افیون و جوار و روئی تلی کودون کی کھیتی بھی ہوتی ہی اور بسبب
عمدگی زمین کے سب اجناس کی فصلین اچھی ہوتی ہین اور اونچاس گانوں اس پرگنے مین
آباد ہین **محلپور** بھوپال سے ساڑھے تیئیس کوس ہی اور بہتر گانوں اس پرگنے مین ہین اور قصبے
مین ایک سو پانچ گھر کی بستی ہی اور قلعہ اوسکا ٹوٹا پڑا ہی اوسمین ایک کنواں و ایک مکان بود و باش
تحصیلدار کا ہی اس قصبے کے تالاب مین جونک بھی پیدا ہوتی ہی سواد اوسکا وحشت انگیز ہی اور
آس پاس جنگل و پہاڑ ہی اور زمین ناقص ہی اور ۱۲۷۵ ہجری سے یہ محال شامل محال رایسین کیا گیا
رایسین یہ قصبہ بھوپال سے تیرہ کوس ہی اور بقدر آٹھ سو گھر کے بستی ہی کچہری نظامت
و تھانہ و تحصیل کا مکان اور پیرزادون کے مکان اور اگلے نوابون کے چیلون کے مکان
اور بعض کایست متصدیون کے مکان پختہ و وسیع باقی سفالہ پوش و خام ہین اکثر اشراف
مسلمان و کچھ کایستھ و مہاجن اس قصبے مین رہتے ہین سواد اوسکا دلچسپ ہی اور نواح مین
آم کے باغات و کنوئین ہین اور قریب آبادی ایک ندی اوسکا نام ریچھن ہی گرمیون مین خشک
ہو جاتی ہی ربیع کی فصل خریف سے بہتر ہوتی ہی اور زمین بارانی اس قصبہ کی کم طاقت ہی اور
چاہی زمین مین ترکاریان و افیون ہوتی ہی اور یہ قصبہ ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین ہی کہ
اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اور ایک سو سات گانوں اس پرگنے مین گنے جاتے ہین اور قصبے کے باہر
پیر فتح اللہ صاحب کا مقبرہ ہی وہ ایک درویش صاحب کمال تھے اور کہتے ہین کہ پیر فتح اللہ صاحب
خواجہ معین الدین چشتی پیر اجمیر کے رشتہ دارون سے ہین **قلعہ رایسین** بلند پہاڑ کی چوٹی
مالوہ کے نامی قلعون کی گنتی مین ہی اور تاریخ فرشتہ وغیرہ مین یہ قلعہ مذکور ہی مگر یہ نہین لکھا ہی

اس عمارت مین بہتر و باکثرت پیدا ہوتی ہی اور جنگل مین سوا ے شکار چارپایان وحشی
و جانوران درندہ جنگلی مرغ مرغی تیتر بٹیر لوا فاختہ بہت ہین [illegible] چھارسی بھوپال سے چالیس
کوس کے فاصلے پر بقدر ایک سو گھر کے بستی پہاڑ پر آباد ہی اور گرد نواح اوسکے چند آم کے
باغ ہین مشرق کیطرف زمین زیادہ اور شمال کیطرف کم اور مغرب کی جانب کی زمین اچھی
ہموار اور جنوب کیطرف پہاڑ ہی پیدایش جنس خریف کی کمتر اور ربیع کی بیشتر ہوتی ہی
ایک کنوان و ایک تالاب قصبے مین ہی اور سر حد قصبہ پر ایک ندی نکلی ہی اوسکا نام سرکنہ ہی
اس قصبے مین کمبل اچھا بنا جاتا ہی پرگنے مین اڑتالیس موضع ہین شروع سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے
یہ محال شامل محال دیوری کر دیا گیا دیوری بھوپال سے پینتالیس کوس کے فاصلے پر
درمیان اونیگڈھ کے پہاڑ اور بینا ندی کے بقدر سات سو چھتیس گھر کے آباد ہی کچہری کا
مکان اور چودھری کی حویلی اچھی بنی ہی اور قصبے کے گرد آم کے باغ اور پانچ تالاب ہین
تین تالابون مین ہمیشہ پانی رہتا ہی اور گرمی مین دو خشک ہو جاتے ہین مشرق و جنوب کی طرف کی
زمین برابر و شمال و مغرب کیطرف کی زمین مرووع بیشتر ممکن الزراعت ہی ربیع کی فصل خریف سے اچھی
ہوتی ہی نیشکر بھی بوئے جاتے ہین اور شمال کی جانب تالاب کے کنارے پان کے بریجے کثرت سے ہین اور پہاڑ
مذکور پر پرانی عمارت کے نشان ہوتے ہین اور اٹھاون موضع اس پرگنے مین ہین اور یہان لوہار سروتہ اچھا
بناتے ہین سلوانی بھوپال سے اٹھتیس کوس پر ہی اور اوسکی آبادی نو سو گھر کی ہی اور
ایک سو پچیس گانون پرگنے مین شمار کیے گئے ہین تمام قصبہ کی عمارت سے مکان کچہری
تھانہ و تحصیل و توپخانہ بنیون کا اچھا بنا ہوا ہی ہر چند زمین اوسکی نیچی ہی اور ایک طرف سے
جھاڑی جنگل ملحق ہی مگر بسبب وسعت آبادی کے سواد اوسکا دلچسپ ہی اور شروع سنہ ۱۲۸۹ھ
سے یہ محال شامل محال دیوری کیا گیا اور اس قصبے مین اہل حرفہ اقوام چھیپا زیادہ بستے ہین
اور جاجم و توشک و لحاف اچھا چھاپتے ہین اور دیہات علاقہ سلوانی مین ٹھیپا سی
ٹاٹ و نواڑ خوب بنتے ہین بھوری بھوپال سے ساڑھے اکتیس کوس پر ہی آب و ہوا

بیس کوس کے فاصلے پر چھیپانیر میں آباد ہی وہان فصل ربیع کی جنس اچھی پیدا ہوتی ہی سرکاری مکان تحصیلدار و تھانہ دار کے رہنے کا اچھا بنا ہوا ہی ایک باغ سرکاری [illegible] زمین باغ رعایا کے سرسبز و پر فضا ہین اور قریب قصبہ کے جنگل ہی مشرق کیطرف کی زمین ماہی پشت قابل زراعت اور شمال کیطرف کی زمین ممکن الزراعت بہت ہی اور جنوب کیطرف کی زمین زراعت کے لایق نہین ہی اور مغرب کی جانب زمین کم ہی اور اوسمین زراعت ہوتی ہی اکثر گانون اس پرگنے مین شمار کیے جاتے ہین اور یہ پرگنہ شروع ۱۲۹۹ہجری سے شامل محال تال یعنی کلیا کھیڑی ہو گیا

کلیا کھیڑی بھوپال سے گیارہ کوس ہی ناظم جنوب اسی قصبے مین رہتا ہی نظامت و تھانہ و تحصیل کا مکان وسیع و بہت اچھا بنا ہوا ہی قریب قریب جنگل و پہاڑ ہی شمال کیطرف ایک پختہ تالاب اور دو آم کے باغ ہین اور جانب مشرق بھی دو تالاب ہین وہان گیہون کی کھیتی خوب ہوتی ہی ایک قسم کا چانول وہان پیدا ہوتا ہی اوسکے کھانے سے درد سر دور ہو جاتا ہی اوسکا نام ماتھا سول ہی اور اس قصبے مین تین سو چار گھر کی آبادی ہی اور چھیانوے گانون اس پرگنے کے خالصے مین ہین اور باقی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کی جاگیر مین اس علاقے کو تال کا پرگنہ کہتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہی کہ زمانہ سابق مین راجہ بھوج حاکم مالوہ و اوجین نے دو پہاڑون کے درمیان جو بھوپال سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہی ایک بڑا بند لنبا چوڑا اونچا سنگین بنایا تھا کہ ٹوٹا پھوٹا اب بھی موجود ہی اوس بند کے سبب سے پہاڑون کا پانی جمع ہو کر ایک بڑا تالاب کئی کوس کا لنبا چوڑا ہو گیا تھا ہوشنگ شاہ فرمانروای مالوہ نے کہ شہر ہوشنگ آباد شاہ مذکور کا آباد کیا ہوا ہی اور [illegible] ہجری مین اس بادشاہ نے قریب شہر پران دھار جو اوسکا تختگاہ تھا مانڈو کے پہاڑ کو پر فضا خوش آب و ہوا دشوار گذار پا کر تین سال کے عرصے مین ایک بڑا قلعہ مضبوط اور ایک شہر آباد کیا تھا اور نام اوسکا شادی آباد مندو رکھا تھا کہ فی زمانا وہ عملداری دھار قوم پوار مین ویران و خراب موجود ہی اور شہر مذکور کی جامع مسجد اور مقبرہ ہوشنگ اور نیل کنٹھ کا محل اور جہاز محل اور چنپا باولی وغیرہ عمارت عالی کے ملاحظے سے جو قدرے شکستہ

ریاست مین درکار ہوتا ہی او سکو نفیس کے ملاحظے مین گذرانکر اشیاے پسندیدہ خرید کرتا ہی اور سالتمام پر جمع وخرچ حسب سررشتہ تحریر کرا کے دفتر حضور مین گذرانتا ہی ڈاک خانہ پہلے اس علاقے مین ایک مہتمم چار ڈاک منشی پینتیس ۳۵ ہرکارے جملہ چالیس نفر نوکر تھے خطوط و کاغذات سرکاری بھوپال سے ہر سہ نظامت تک ہرکارے پہونچاتے تھے و زیلداران مین محالات پر بلاہی کاغذات لیجاتے تھے خرچ سالانہ اس سررشتے کا چہار ہزار و دو صد و ہشت روپیہ و چہار آنہ پاو بالا تھا پانزدہم ربیع الاول ۱۲۸۹ سنہ ہجری سے بنظر رفاہ خاص عام انتظام ڈاک تمام ملک محروسہ مین بطور ڈاک انگریزی کیا گیا اور اخذ محصول خطوط و دیگر جملہ مدارج قاعدہ انگریزی کے پرتو پر مقرر کر دیے گئے چودہ ہزار دو سو آٹھ روپیہ سالانہ تنخواہ دو سو اوتیس نفر و چھہ سو اونسٹھہ روپیہ ساڑھے گیارہ آنہ سالانہ کاغذ و روشنائی و قلم جملہ چہاردہ ہزار آٹھہ سو ستہتر روپیہ ساڑھے گیارہ آنے کا خرچ سالانہ ڈاک خانہ مقرر کیا گیا مساجد مقابر سدابرت ان تینون علاقون مین بہت آدمی نوکر ہین مساجد مین موذن پیش نماز سقے جاروب کش اور مقابر حکام پیشین مین حافظان قرآن فراش خدام مامور ہین اور لنگر خانے مین باورچی دیگ شو بہشتی ملازم ہین ہر روز دو وقتہ چند قسم کا کھانا پکتا ہی فقرا و مساکین مقیم و مسافر کو لوجہ اللہ ملتا ہی اور جنس خام بھی محتاجون کو اور زنان بیوہ و معذور آدمیون کو ملتی ہی سیکڑون محتاج واجب الرحم پرورش پاتے ہین مہتمم ہر سال آمد و خرچ کا حساب دفتر حضور مین داخل کرتا ہی اب غرۂ محرم ۱۲۹۰ سنہ ہجری سے عوض طعام پختہ خوراک خام حسب درخواست محتاجین و مساکین بمقدار سابق مقرر کی گئی

جاگیرداران ریاست مین چار قسم ہین اول قسم مین چہار آدمی اعلی جنکے صرف مین ہفت لاکھہ سی و نہ ہزار پانسو روپیہ چودہ آنہ آمدنی سالانہ کا ملک ہی

ایک نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
دوم حضرت تاج رئیسہ بھوپال
سوم نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست
چہارم نواب امیر الملک

[illegible] ہا، [illegible] [illegible] ۱۰۵ [illegible] [illegible]

منسوب بنواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین اس چھاپے خانے مین اشتہارات و نقشجات
وغیرہ کاغذات ریاست چھپتے ہین جہتمم تصحیح و مقابلہ کرتا ہی مطبع سلطانی منسوب بنواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست اسمین جہتمم مع عملہ سواے ملازمان کارخانہ طبع
مقرر ہی اور اسٹامپ بقدر صرف تمام محکمات وغیرہ ملک محروسہ ریاست بھوپال چھپتے ہین
مطبع شاہجہانی منسوب بنام محررہ سطور اسمین ہفتہ وار عمدۃ الاخبار نام پرچہ طبع ہوکر مشتہر
ہوتا ہی گزٹہاے انگریزی و ہندوستانی کا خلاصہ اور خبر بھوپال لکھی جاتی ہی و بعض مضامین
علمیہ و لطائف شعریہ و قصائد و تواریخ وغیرہ درج ہوتے ہین اور بعض کتب کار آمد تعلیم
اطفال مدارس بھی چھپتی ہین گنجگاہ و ہیزم خانہ ریاست کے صرف سالتمام کے لائق گھاس
لکڑی اوسمین جمع ہوکر خرچ ہوتی ہی محکمہ مہتمم باغات جس قدر باغات ریاست مین ہین اونکی
محافظت و آراستگی و فروخت ثمرات و ازہار وغیرہ اوسکے ذمے ہین اور باغبان بیلدار
مزدور آبپاش وغیرہ نوکران باغ کل اوسکے تابع رہتے ہین اور تنخواہ پاتے ہین میگزین اسمین
ایک سلاح خانہ ہی اور باروت جسقدر رسالہ توپ سلامی و قواعد فوج وغیرہ مین صرف
ہوتی ہی باہتمام مہتمم وہان بنتی ہی دار الضرب اسکا اہتمام لالہ لعل جی خزانچی ریاست سے متعلق ہی
ساہوکار وغیرہ باد خال مصارف دار الضرب جسکا ایک قانون مقرر ہی روپیہ پیسا مسکوک کرواتے
ہین اور سرکاری روپیہ پیسا بھی بقدر ضرورت مسکوک ہوتا ہی محکمہ خزانہ آمدنی کل ملک محروسہ
خزانے مین داخل ہوتی ہی خزانچی روزنامچہ آمد و خرچ کا اور حساب مہاجنون کا جنکی دکانات پر
منڈویات پرگنات ملک محروسہ سے آتی ہین اپنے سامنے اہل محکمہ سے لکھواتا ہی اور کتاب پر
آمد و خرچ ہفتہ وار لکھکر سرکار مین ارسال کرتا ہی اور سالتمام پر وصلباقی چٹھیات سرکاری
دفتر حضور کی اور تقسیم زر تنخواہ ملازمان وغیرہ جملہ کاغذ متعلقہ خزانہ مرتب کرکے جمع و خرچ
خزانہ لکھواکر سرکار مین پیش کرتا ہی محکمہ توشکخانہ مہتمم اسکا حسب الحکم رئیس اسباب مایحتاج
کارخانجات مثل فراش خانہ و فیلخانہ وغیرہ خریدتا و بنواتا و دیتا ہی اور پارچہ و زیور وغیرہ جو

مدرسہ حساب مدرسہ اردو مدرسہ ہندی ناگری مدرسہ انگریزی ایک کتب خانہ مفید عام
بھی اس مدرسہ عالی میں ہے جسمین بیشتر ہر علم کی کتابیں موجود ہین اور اس مدرسے کے
مہتمم کے ماتحت شہر و قصبات ملک محروسہ کے مدرسے و مدارس بھی ہین اور امتحان
طالب علمون کا ہر سال میں دوبار لیا جاتا ہے ایکبار اہل علم ملازم ریاست ایکدفعہ شش ماہ امتحان
لیتے ہین اور سال بھر کے بعد امتحان ہماری روبکاری میں لیا جاتا ہے اور نقشہ امتحان کا
بنتا ہے طلاب علم کو بقدر مراتب انعام بھی ملتا ہے مدرسین مدارس چونسٹھ آدمی اور مدرسے اکتالیس
ہین اور واسطے طالبہ علم مدرسہ سلیمانیہ کے بندوبست ملابس و مطاعم ضروری بھی کیا گیا ہے
تاکہ طالبہ بلاد دور دست کھانے کپڑے سے فارغ البال ہوکر تحصیل علم کرین اور حدود
مضافات کو پہونچکر اپنے اوطان کو جاوین اور جنکو نوکری ریاست منظور ہو وہ بعد فراغ تحصیل
بقدر لیاقت عہدہ و ماہوار پاوین اور واسطے تدریس کے فضلاے نامور تجویز کئے گئے کہ
ہر علم و فن دینی و دنیاوی کو اچھی طرح تعلیم دین اور جمع کتب درسیہ و فنون عقلیہ و نقلیہ میں
اہتمام کیا گیا تاکہ کتب ہر قسم مدرسے میں موجود رہین مدرسہ وکٹوریا[۲۹] اسمین طلائی اقرئی گوٹہ
پٹھا ہر قسم کا اور پپیاٹ و لیس و کرن و گوکھرو و سلمہ ستارہ بنت کلابتون و کندلے کا تار و کامدانی
و کلاہ زردوزی و دوشالہ بافی و کفش سازی کا کام اطفال لاوارث سے بنوایا جاتا ہے
اطفال نان و پارچہ سرکار سے پاتے ہین اور حرفہ ہاے مذکور کے کاریگر تعلیم کرنے کو نوکر ہین
اور ایک مہتمم افسر مدرسہ بھی مدرسہ پرانس آف ویلس اسمین افسر مدرسہ و کاریگر ملازم ہین
دری بافی و نواڑ و قالین و چکن و خیمہ دوزی و جراب و خیاطت پاپوش اونی و ملمع
گلمت طلائی نقرئی کا ہنر لڑکون کو سکھایا جاتا ہے اور وہ لڑکے ایک آنے سے دو آنے تک
یومیہ پہلے پاتے تھے بعد ازان غرہ ربیع الآخر ۱۲۸۹ ہجری سے بعوض یومیہ اطفال
مدرسہ ہذا و نان و پارچہ اطفال لاوارث مدرسہ وکٹوریہ کی ماہوار مقرر کی گئی اور
حسب سررشتہ تگدمہ بنایا گیا سال تمام پر امتحان اپنی اپنی حرفت کا دیتے ہین مطبع سکندری

نقشۂ رپورٹ ہر روزہ قلعۂ بھوپال	نقشۂ رپورٹ ہر روزہ کوتوالی فوجداری	نقشۂ ہر روزہ آمد و رفتن مردان مقیم مسافر در بھوپال	نقشۂ آمدنی و خرچ تعمیرات
کتاب حاضری قیدیان ہر سہ جیلخانہ	کتاب رہائی قیدیان ہر سہ جیلخانہ	نقشۂ آمدنی و خرچ سائرات	کتاب رہائی قیدیان محکمۂ مشورہ سے رہا ہوتے ہین
کتاب سائیدگی آرد کوٹھہ شستی گندم	کتابہاے قیدیان والاتی و میعادی و دائم الحبس جو دفتر انشا مین بنتی ہین	نقشجات برآمد و سنگ ملازمان محکمجات	نقشجات بحالی و برطرفی ملازمان محکمات
کتاب حاضری معتمدان سائر	کتاب احکام نویسی جرم کی بابت جو حکم کہ صادر [illegible] تمام کہ سرشتہ مین ہوکر ہو	کتاب اسم نویسی مجرمان اشتہاری	نقشۂ فہرست چٹھیات نیکنامی سال وار
نقشۂ اسم نویسی ناظمان و تحصیلداران و تھانہ داران	کتاب پہرہ بندی چوبداران و چپراسیان غیرہ [illegible]	نقشۂ عطاے انعام شخص شیر [illegible]	———

محکمۂ دفتر حضور اسمین ہر سال تمام ریاست کے جمع و خرچ داخل ہوتے ہین اور اونکا تنقیہ ہوتا ہی اور ایک جمع و خرچ کل ریاست کا رقم ہوتا ہی اور اوسپر دستخط رئیس کے بعد سماعت ہوتے ہین اور تحریر اسناد جاگیرات اور تحریر چٹھیات جو سرکاری خزانے پر جاری ہوتی ہین وہ سب اسی محکمے سے تحریر ہوتی ہین اور نقشجات باقیات حسابکردی دہات اور باقی جمع و خرچ پرگنات اور فردہاے رقمہاے معافی اور نقشۂ اقلام تکراری آمدنی ریاست اور تحریر اسناد فیصلہ ان اسی محکمے سے متعلق ہی محکمۂ دفتر کل اسمین زمانۂ ماضی و حال کا مالی و ملکی کاغذ موجود ہی اور بعد تین برس کے جملہ محکمات کا کاغذ منفصلہ اسی محکمے مین داخل ہوتا ہی اور بمقابلہ فہرست لیا جاتا ہی اور جو کاغذ ردی قابل نگہداشت نہین ہوتے وہ بعد اطلاع رئیس چاک کیے جاتے ہین اور جاگیرداروں کی جاگیر کی مثلین اور حدبندی و پیمایش ملک محروسہ کی مثلون مین جو نقصان پیمایش و حدبندی مین معلوم ہوا اس سے محکمے مین تحریر ہوتا ہی مدرسۂ سلیمانیہ وغیرہ منسوب بنام سلیمان جہان بیگم صاحبہ مرحومہ دختر صغری محررۂ سطور اسمین مدرسۂ عربی مدرسۂ فارسی

اسمین مزدور و معمار نجار لوہار نوکر ہین ریاست سے جو مکانات متعلق ہین وہ بنائے جاتے ہین اور
مہتمم مثل چیف انجنیر نگران حال رہتا ہے اور سالتمام پر جمع خرچ متفرق بیوت بنا کر دفتر جمعبندی
مین داخل کرتا ہے محکمہ شاگردپیشہ اسکے مہتمم کے ماتحت فراشخانہ فیلخانہ بگھی خانہ شترخانہ
رتھ خانہ اصطبل وغیرہ کارخانجات و نوکران شاگردپیشہ مثل چوبداران چپراسیان فراشان
و مشعلچیان کہاران وغیرہ ہین محکمہ سڑک اسکے دو محکمے ہین ایک سے [illegible]
سڑکین و پل تعمیر ہوتے ہین اور دوسرے مہتمم سے سڑک جدید جہہ بال سے ہوشنگ آباد
تک تعمیر ہوتی ہے متعلق ہین محکمہ کوٹھی فتحگڈہ اسمین داروغہ متعہد حمال بنان کش وغیرہ
ملازم ہین اور سالتمام کے مصارف کے لائق انواع و اقسام غلہ جات و اشیاے خورش خرید
ہو کر رہتی ہے روزمرہ وہان سے تقسیم ہوتی ہے محکمہ تاریخ اسمین وقائع و انتظامات ریاست
قابل درج تاریخ لکھے جاتے ہین دفتر انشا یہ محکمہ خاص الخاص رئیس کی روبکاری کا ہے اسمین بحکم
رئیس جملہ احکام قطعی عرائض پر اور حکم روبکارات دیوانی و فوجداری و مقدمات مال پر اور
پروانجات بنام مہتممان محکمجات و وکیل و ارکان و اخوان ریاست وغیرہ ملازمان رقم ہو کر
جاری روبکاری سے جاری ہوتے ہین احکام کی نقل بجنسہ و عرائض کا خلاصہ دفتر مین لکھا
جاتا ہے اور تحریر یادداشت و خریطون کی بھی اسی محکمے سے ہوتی ہے اور پروانجات تقرر
عہدہ و احکام وصول کرنا زر باقی ریاست تمالسے اور نقشجات حسب تفصیل ذیل اس محکمے مین آکر
جاری روبکاری مین پیش ہوتے ہین اور بعد ملاحظہ و ثبت احکام مناسب واپس بھیجے جاتے ہین تعمیل اونکی ہر

ہفتہ آمدنی و خرچ سررشتہ	ہفتہ میگزین	ہفتہ ذخیرہ توپخانہ	کتاب جرائم خفیف فوجداری
ہفتہ آمدنی و خرچ جمعبندی	کتاب آمد و فروخت غلہ بازار	کتاب جرائم خفیف تھانہ جہانگیرآباد	ہفتہ آمدنی و خرچ دارالمہام صاحب بہادر
ہفتہ آمد غلہ سرکاری کوٹھی خورش خرید	نقشہ آمد و رفت مسافران	ہفتہ نقدی کوٹھہ فتحگڈہ	روزنامچہ ہاے محکمات دیوانی و فوجداری

مین بھیجتے ہین اور شب و روز نگران اپنے اپنے قلعے کے رہتے ہین محکمہ[18] معتمد المہام اسمین جمع و خرچ
ملک محروسہ بنظر تنقیح و جانچ دیکھا جاتا تھا اور ترتیب ڈول پٹہ وغیرہ کواغذ مال کی جاتی تھی اور
تشخیصات باقیات محالات مرتب ہو کر احکام اوسکے حسب رشتہ بنام ناظمان و عمال وغیرہ
لکھے جاتے تھے اور جو کوئی مدار المہام یا اونکے عملے پر نالشی ہوتا تھا اوسکی سماعت ہوتی تھی اور
کتب دستور العمل محکمات کی تالیف و اصلاح عمل مین آتی تھی اور تحریر کرنا مسودہ اقرار نامہاے
ملازمان محکمات کا اور واسطے اجرا کرنے کے ملک محروسہ مین غور کرنا نقشہاے کارروائی
ہر گونہ مروجہ عملداری انگریزی کو اوسمین اپنی راے کو راے رئیس مین شامل کرنا اور شروط
و قواعد لکھنا جاگیرداروں کا وقت دینے جاگیر کے بعد فوتی جاگیردار اوسکے وارثون کو اور
تغیر و تبدل قواعد اخذ محصول سائر و معافی وغیرہ جو درج نقشہ آمدنی سائر ہی اور لکھنا قواعد
محال دیہات ملک محروسہ و ردی کرنا کاغذات سنین ماضیہ کو باتفاق رئیس اور طیار کرنا ہر سال
تخمینہ آمد و خرچ سالتمام ملک محروسہ کا وقت آغاز سال فصلی اور بنانا واصلباقی فہمایش ہر چہار
قسط سالتمام کا اور تقسیم کرنا زر قرض ریاست کا اور طیار کرنا نقشہ مصارف زائد تخمینہ کا اور لکھنا
کیفیت مقدمات متعلقہ خود وقت استفسار سرکار اور لکھنا نقشہ صرف یکروزہ و کیفیت یکسالہ
ملک محروسہ کا اور ہر سال حاضری لینا کاغذات محکمہ مال و دیوانی و فوجداری خاص بھوپال کا
اور تحقیقات تغلب و تصرف مقدمات مال و بندوبست لکھنا اہل پیمایش جریب کا اور فیصلہ کرنا
جاگیرداران ریاست کے مقدمات کا اور انصرام بڑے کامون سررشتہ مال کا اہتمام ہوتا تھا
غرہ صفر ۱۲۸۹ ہجری کو یہ محکمہ موقوف کر دیا گیا جیسا فصل چہارم مین مذکور ہی اور اسمین جو کام
سرانجام پاتے تھے وہ محکمہ مشورہ و مدار المہام و دفتر حضور مین بنظر سہولت تقسیم کر دیے گئے
تا جلد بلا وقت بخوبی سرانجام پاوین محکمہ[19] اپیل اسمین مرافع مقدمات دیوانی و فوجداری و تحریر کرانا
ضمانت نامے کا وقت رہائی قیدیان جیلخانے کا ہوتا تھا جب محکمہ مشورہ قائم ہوا اس محکمے کی
کچھ ضرورت باقی نرہی موقوف کر دیا گیا اب مرافع محکمہ مشورہ مین ہوتا ہی محکمہ[20] تعمیرات ریاست

ہماری روبکاری مین حاضر رہتا ہی اوسکے متعلق میرے حکم سے چہرہ نویسی و لکھنا تاریخ
بحالی و برطرفی اور تقسیم نوکری سپاہ کا کام ہی اور دوسرے کے ذمے جا چنا حساب تقسیم ماہوا
ملازموں کا اور لکھنا جمع و خرچ بخشی خانہ کا بقاعدہ مدات سیاق ہی اور خاص بخشی کی روبکاری
سے امور انتظام مثل کمیٹی و رپوٹ و سزای غیر حاضری و عدول حکمی اہل فوج وغیرہ حسب آئین
فوج قواعددان انصرام پاتے ہین محکمہ افسر الاطبا اس محکمے کے تابع کل اطبا ملازمین ریاست اور
نیٹو ڈاکٹر حاضران بھوپال و ماموران تمام پرگنات ریاست اور شفاخانہاے سرکاری ہین
جسمین مریضون کو دوا ملتی ہی اور اطباے ماتحت نقشہ صرف ادویہ و علاج بیماران بقید نام
مریض و مرض و نسخہ ماہ بماہ لکھکر پیش کرتے ہین اور تیس خاص بھوپال مین اور سولہ پرگنات کے
شفاخانون مین جملہ چھیالیس طبیب نوکر ہین محکمہ تحقیقات مقدمات سنین ماضیہ چونکہ بسبب
کثرت مقدمات اکثر محکمجات بھوپال و بیرونجات مین بہت سے مقدمات زمانہ ماضی مدت سے
غیر منفصلہ پڑے تھے اسلیے آخر رجب ۱۲۸۹ سنہ ہجری تک مقدمات غیر منفصل کے واسطے ایک
منصرم اعلی مع عملہ خاص بھوپال مین اور تین منصرم مع عملہ زیر حکم منصرم بھوپال سے اطراف ریاست
مین مقرر کیے تاکہ پچھلے مقدمات فیصل ہوجاوین اور غرہ شعبان سنہ مذکور سے ہر مہتمم محکمہ
مقدمات مرجوعہ کو تین مہینے کے اندر فیصل کردیا کرے محکمہ سالانہ داران و تکلیسان و خیراتیان
و زکوتیان اس محکمے سے مستحقان ہر چہار قسم مذکور الصدر تنخواہ پاتے ہین اور مہتمم مردمان مذکور کا
نگران حال رہتا ہی محکمہ سہ کروہی اس مہتمم کا اختیار مثل تھانہ دار تین تین کوس ہر چہار سمت
بھوپال ہی اور بضرورت بیگاری و گاڑیان بکرایہ مقررہ سرکاری کروہ یکنیم آنہ دہات داخل
حد مذکور سے طلب کر دیتا ہی محکمہ قلعداران یہ چار محکمے اور چار قلعدار ہین ایک قلعدار
فتح گڈھ دوسرا قلعدار بالا قلعہ تیسرا قلعدار قلعہ کہنہ چوتھا قلعدار شہرپناہ بھوپال انکے
زیر حکم سپاہی و گولہ انداز ہین دروازہاے شہرپناہ و قلعہ و برج پر حسب معمول قدیم پاسداری
کرتے ہین اور قلعدار بست و کشاد ابواب قلعہ و شہرپناہ وقت مقررہ پر کراکے کنجیان حضور میں

رہکر دورہ بھی کیا کرتا ہی محکمہ مشورہ اسمین مقدمات دیوانی و فوجداری ومالی کا مرافعہ ہوتا ہی
اور امور غور طلب ریاست مین مشورہ لیا جاتا ہی مہتممان محکمجات و ناظمان وغیرہ اپنی اپنی رائے
لکھکر پیش کرتے ہین بعد ملاحظہ رئیس جو امر قرار پاتا ہی اوسکا حکم جاری ہوتا ہی محکمہ وکالت
مہتمم اس عملے کا بنام وکیل ریاست مع عملہ اہل قلم و سوار و پیادہ قصبہ سیہور مین پولیٹیکل اجنٹ
صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر رہتا ہی اور آمد و شد کواغذ سرکار انگلشیہ و تحریرات ریاست
تا اجنٹی سیہور و ریزیڈنٹی اندور و صدر کلکتہ و ولایت لندن اسی محکمے کی معرفت ہوتی ہی دراصل
اس ریاست کے جزوی و کلی معاملات کا تعلق صاحبان عالیشان مراتب سہ گانہ سے ہی اول
پولیٹیکل اجنٹ بہادر دوم سنٹرل انڈیا بہادر سوم نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر وایسرائے کشور ہند
اور باقی صاحبوں سے معرفت بطریق وداد و اتحاد ہی محکمہ نظامت جنوب ناظم مع عملہ اہل قلم
و سوار و پیادہ قصبہ کلیا کھیڑی مین رہتا ہی ہر سال اپنے علاقے کا دورہ کرتا ہی اور اس ناظم کے
زیردست چھہ تحصیلدار اور چھہ تھانہ دار اور مہتمم پیمایش کمیاس مع عملہ و مہتمم صحرای گتور ہین
جنگل مذکور مین اقسام چوب قابل عمارت کثرت سے ہی اور اوسکی دو قسم ہین ایک محفوظ او سمین سے
لکڑی بقدر صرف کارخانجات تعمیر ریاست سرکار مین آتی ہی اور ایک غیر محفوظ او سمین سے لوگ
محصول ادا کرکر لکڑی کاٹتے ہین اور بھوپال وغیرہ قصبات مین لیجاکر سوداگری کرتے ہین اور
اس محکمے کے انتظام کے لیے زیر حکم مہتمم صحرا ایک عملہ اہل قلم کا ہی اور سپاہی و ناکہ دار چار ہزار
سالانہ کے تنخواہ دار ہین محکمہ نظامت مشرق ناظم قصبہ رائسین مین رہتا ہی اور آٹھہ تحصیلدار
اور آٹھہ تھانہ داروں کی کچہریان ماتحت اس محکمے کی ہین اور پیمایش کمیاس کا کام بھی
مثل نظامت جنوب اسی محکمے سے متعلق ہی محکمہ نظامت مغرب یہ محکمہ قصبہ بیرسیہ مین ہی
سوائے اہل عملہ و سواران و پیادگان سات تحصیلدار و سات تھانہ دار ماتحت اس محکمے کے ہین
محکمہ بخشیگری اس محکمے کا افسر اعلی کل فوج کا بخشی ہی اور اس محکمے کے دفتر مین بہت متصدی
سیاق نویس نوکر ہین جملہ نوکران ریاست اس محکمے سے تنخواہ پاتے ہین اور ایک منشی دفتر جو

تاند جدا اختیار پر پرچہ تجویز حکم اخیر تحریر کرکر خاص ہماری روبکاری مین واسطے صدور حکم قطعی کے روانہ کرتے ہین ہماری روبکاری سے اون پر حکم قطعی نافذ ہوتا ہی اور جملہ محکمات کے مقدمات و معاملات کی خبرگیری گرد آوری اور سیاہہ آمدنی ریاست وغیرہ امور جزوی و کلی و بخشیگری ہر سہ نظامت و سائر اسی محکمے سے متعلق ہین محکمۂ دیوانی ہمین مدعی و مدعا علیہ باشندگان بھوپال کے مقدمات دیوانی دائر ہوکر بعد تکمیل مثل بہ تشخیص مقدمات وابستۂ مہاجنی از روے پنچایت اور مقدمات اہل اسلام از روے فتواے شرعی اور معاملات ہنود از روے دھرم شاستر فیصل ہوتے ہین اور تحریر قبالجات مکانات و سند وغیرہ فرق عوام ہنود و اہل اسلام مقدمات زر باقی سرکار بھی اسی محکمے سے متعلق ہے محکمۂ فوجداری اس مین مقدمات فوجداری بموجب دستور العمل ریاست بھوپال خاص متعلق شہر سے دائر و فیصل ہوتے ہین اور اس محکمے کے ماتحت تھانہ جہانگیر آباد بھی ہوا اور جیلخانہ محبسان میعادی و حوالاتی و دائم الحبس و صفائی شہر کہاے شہر و چوکیات گرد شہر و سر راہ و رسد رسانی آمد و رفت صاحبان عالیشان وغیرہ و کارگیرائی و اخبار نویسی شہر اسی محکمے سے وابستہ ہی اور مال لاوارث و یا کسی جرم کے باعث جو ضبط ہوا اوسکا نیلام اور تحریر نرخنامہ فروخت اجناس کا اور روشنی فانوسون کی جو تمام شہر مین سڑک منصوب ہین اور چالان قیدیان محکمۂ وکالت اجنبی سیہور وغیرہ اضلاع ریاست مین یہ سب کام اس محکمے سے متعلق ہین محکمۂ قضا اسمین سواے کار نکاح خوانی و انتظام مسلخ خانہ مقدمات دیوانی و فوجداری کی مثلین بعد تکمیل بھیجی جاتی ہین اور فتواے شرعی لیا جاتا ہی محکمۂ مفتی اسمین قاضی کے فتوے کی تصدیق کیجاتی ہی تاکہ معاملات شرعی مین کوئی خامی و نقصان نرہے محکمۂ سائر کل اس کچہری کا بنت بڑا عملہ ہی اور داروغہ چبوترہ سائر بھوپال اور داروغہاے جملہ پرگنات ریاست و ناکہ داران تمام ممالک محروسہ سب اوسکے تابع ہین اور زر محصول اشیاے محصولی جسکے لینے کا ایک دستور العمل مقرر ہے تمام ہر سال داخل خزانہ کرتا ہی اور اپنے ماتحت کے محکمات کا نگران حال

اور آمدنی ریاست کی بوجہ طوائف الملوکی اور کثرت جنگ وجدال پہلے عین ...
ہمیشہ کمی وبیشی رہی فی الحال آمدنی ریاست بھوپال کی چھبیس لاکھ تراسی ہزار تین سو چو...
روپیہ ایک آنہ ہے اوسمین دس لاکھ نود و سہ ہزار نوسو ہفتاد و ہشت روپیہ دوازدہ نیم آنہ کا
ملک جاگیرداروں کے ملک و تصرف مین اور پندرہ ہزار چار سو چھتر بگیہ پندرہ بسوہ زمین ایک ...
تین سو چونسٹھ آدمیوں کو معافی سابق سے ہے اور مبلغ پندرہ لاکھ نواسی ہزار چار سو پانچ روپیہ
چہار نیم آنہ خزانے مین داخل ہوکر بعد منہائی مبلغ دو لاکھ روپیہ زرسالانہ تنخواہ فوج کنٹنجنٹ
و مبلغ چہار ہزار دو سو پچاس روپیہ خرچ مدرسہ اور چھہ سو روپیہ خرچ مجلس اور چھہ سو خرچ اسپتال
اور مبلغ ہشت لک نوہزار سہ صد و ہشتاد و سہ روپیہ چہار و نیم آنہ تنخواہ سالانہ شش ہزار
یکصد پانچ نفر ملازمان اہل علم و اہل قلم یعنی تنخواہ فوج ریاست بھوپال ومحکمات وکارخانات
ریاست مابقی توشکخانہ و تعمیرات و درستی شوارع و سدابرت و مصارف دواب بگھی خانہ فیلخانہ
بگاڑی خانہ و شترخانہ و صرف کوٹھہ یعنی گودام جسمین اقسام غلہ وغیرہ بقدر صرف یکسال خرید
ہوتا ہے اور کاہ و ہیزم وغیرہ مصارف لابدی مین کہ تفصیل اوسکی طولانی ہے صرف ہوتا ہے
سال تمام برآمد و خرچ برابر اور کبھی کسیقدر بوجہ کسی تقریب آمدنی سے صرف زیادہ ہوجاتا ہے اور
کبھی بوجہ قلت مصارف زائد تک مہ کسیقدر پس اندازی بھی ہوجاتی ہے اوس سے قسط بندی
...کے قرض ادا کیا جاتا ہے اصلی محکمات و دفاتر و کارخانجات ریاست کے سوائے شکمی و داخلی
...تفصیل سے ہیں اول محکمۂ مدارالمہام صاحب بہادر کا ہے وہاں تمام ملک محروسہ کے مقدمات
...و دیوانی و فوجداری جو حد اختیار ہر ناظم سے زیادہ ہوتے ہیں وہ دائر و فیصل ہوتے ہیں
...ہر سہ نظامت کا مرافعہ بھی وہیں سماعت ہوتا ہے اور دیوانی و فوجداری محکمات بھوپال
...روبکار جو تمہوں کی حد اختیار سے زیادہ ہیں ہماری روبکاری مین وہ پیش ہوتے ہیں اور
...حکم اخیر کے واسطے ہماری روبکاری سے مدارالمہام صاحب بہادر یہاں بھیجے جاتے ہیں
...سبق رد خل اختیار مدارالمہام ہوتے ہیں اون پر وہ حکم قطعی تحریر کرتے ...
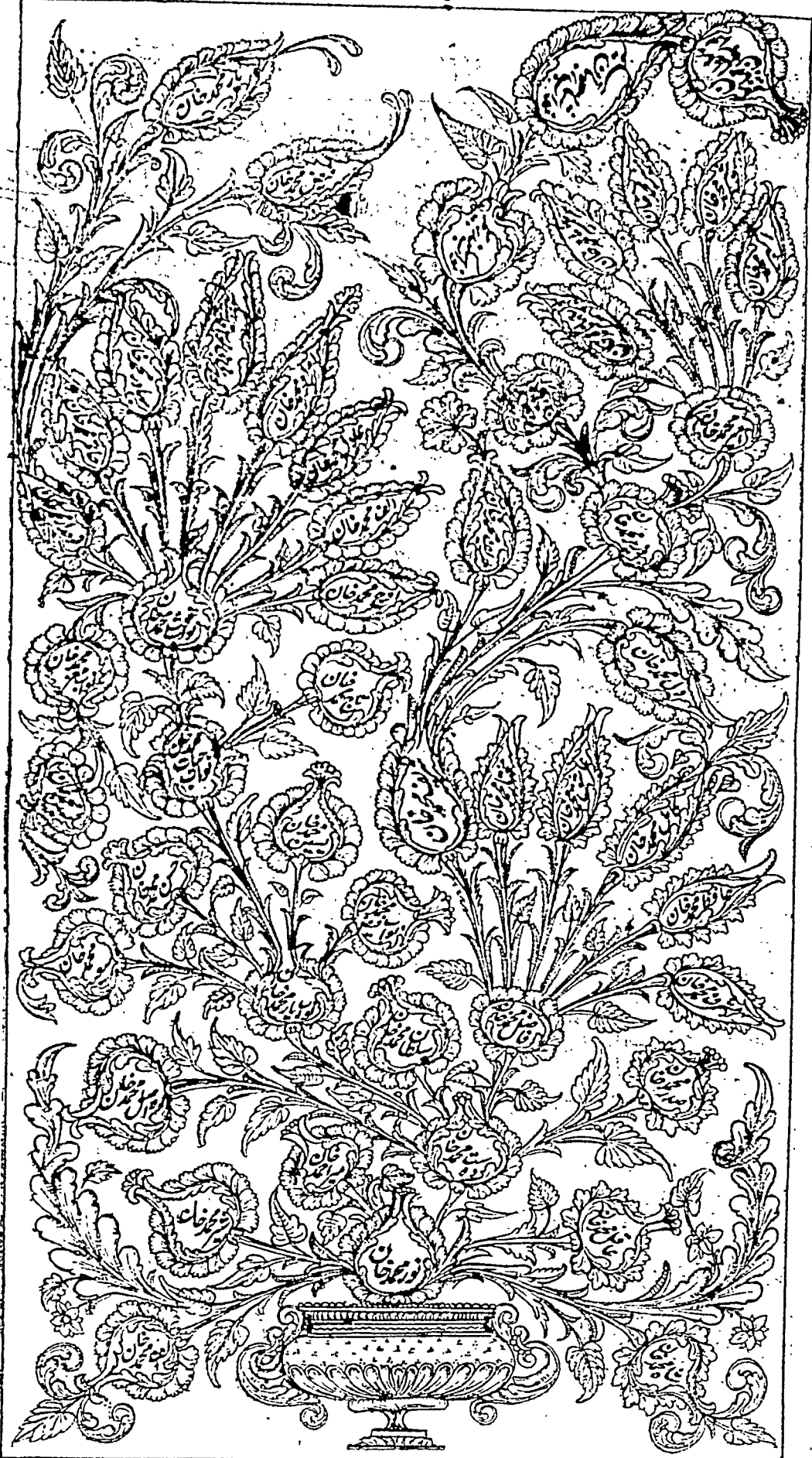
فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ریاست و تفصیل محکمجات و جاگیرداران و خانہ شماری و آدم شماری ملک بھوپال مین

افغانستان مین پٹھانون کی سیکڑون قومین ہین اونمین ایک قوم گران
بھی ہی اوسکے نسب مین مختلف قول ہین ازانجملہ ایک قول معتبر یہ ہی جو تاریخ
حیات افغانی مین بھی مرقوم ہی کہ مسمی عبداللہ خان اوڑ کو ایک طفل نوزاییدہ
اوس جگہ سے ملا جہان ایک قافلہ شب باش ہو کر صبح کوچ کر گیا تھا عبداللہ خان نے
طفل یافتہ کو مثل فرزند پالا اور گران نام رکھا جب وہ بالغ ہوا اوسکا نکاح اپنی دختر سے
کر دیا اوسکی نسل کی قومون کو گرانی کہتے ہین قوم دلازاک اورکزئی آفریدی
خٹک وزیری آتمان خیل یہ سب فرقہای نسل گران سے ہین یہ گران جسکو عوام
اولاد قیس عبدالرشید سے گمان کرتے ہین تھا گران کے دو بیٹے تھے کودی ا
ککی کودی کی دو بیبیان تھین اول کی اولاد سے اورکزئی وغیرہ چھ
قومین ہین منجملہ اون کے ایک میرازی خیل ہین جو بانی خیل کی شاخ ہی
اور بانی خیل محمد خیل کی شاخ اور وہ دولت زئی کی شاخ اور وہ اورکزئی
کی شاخ ہی فقط ا ز تاریخ پشتو سے معلوم ہوا کہ نام میرازی خیل اصل
مین میر عزیز خیل ہی اس قوم مین ایک شخص صالح محمد خان تھے اونکی
بی بی کا نام فاطمہ تھا اور وہ امیرزادی تھین اونکے بطن سے جو اولاد ہوئی
پہلے موافق قاعدہ افغانستان فاطمہ خیل کہلائی دوست محمد خان
بن نور محمد خان ہمارے جد امجد میرازی خیل گروہ فاطمہ خیل سے ہین
ابتدائے ریاست بھوپال اونکے عہد سے ہی جو اس درخت کے
دیکھنے سے واضح ہی

وجنوبی کے بڑے دروازے سے تھتر اور چھوٹے دروازے سے بیس زینہ ستاون ہر دو منارہ
ایک سو چھیاسی گز ہر منارہ ترانوے ستون فقط اس جگہ کم مونرخ کا تمام ہوا مسجد بدر
شاہ عالم کا کہ درویش پاکیزہ کیش تھے پر فضا ہی اور اونکا باغچہ مقبرہ فرحت افزا ہی شتیا
تاریخ محمود شاہی مین مرقوم ہی کہ محمود گجراتی نے ایک شکارگاہ موسوم باہوخانہ دو دو مین
دو فرسنگ کے اور ایک باغ فردوس نام پانچ کوس کا لانبا اور دو کوس کا چوڑا باہر شہر کے بنایا
تھا اسوقت مین جو ہمنے وہان جا کر دیکھا تو کچھہ پتا نشان اوسکا نپایا نسبت سدیم زمانان
کہ احمدآباد سے سات بجے صبح کے کوچ کرکے دس بجے رات کے وارد ممبئی ہوئی اور یہان
چار مقام کرکے کچھہ سامان متفرق خرید کیا اور سیر مکانات مذکورہ ممبئی کی اور ہمراہ صاحب کلان
بہادر کے جا کر جہازدخانی دیکھا پھر معلوم ہوا کہ اسباب توشکخانہ خاص ہمارا وولیعہد ونواب النساء حسب
بہادر اور سامان فراش خانہ وجابدارخانہ اور اسباب ہمراہیان کا کہ تحویل مین بخشی حافظ محمد حسن خان
کی ریل پر روانہ بھوپال کیا تھا اسٹیشن منڈوہ پر متصل کھنڈوہ جلگیا اور یہ تمام نقصان غفلت
بخشی مذکور سے ہوا اور بقصور مذکور اونکی برطرفی کی گئی اور نقصان اموال تلف شدہ کا بقدر
مبلغ چونسٹھہ ہزار چھہ سو چھپن روپیہ ایک آنہ ہوا سوا سے ازین دفتر خاص مشتمل کتاب خراج انکا
مخفی وغیر مخفی وکتاب یادداشت اور امثلہ اشتہار ہمارے اور خلد نشین کے کہ ہمراہ اونکے
تھین سب جل گئین پھر تاریخ بست وہشتم رمضان ۱۲۸۹ھ کو ریل کرایہ کرکے دس بجے
دن کے روانہ ہوئی آٹھہ بجے صبح کے تاریخ بست ونہم رمضان ۱۲۸۹ھ ... ارسی کی آ اوتری
... اور دریاے نربدا سے عبور کرکے قصبہ بدھنی مین ... ہو
کی گڑھی پھر وہان سے منزل ... کے نجم ...
اور اس سفر مین مبلغ ...
مین ...
اور خرید سامان مین ...

فروکش ہوئی ڈپٹی کلکٹر مذکور نے ضیافت طعام بتکلف تمام کی دو روز یہان ٹھہر کر اور
بعض اشیا خرید کر اور سیر قلعہ بیدر مسجد جامع و مقابر احمد شاہ اور اونکی اولاد و ازواج
و شاہ عالم اور باولی ہفت منزلی کا کر کے مراجعت کی قلعہ بیدر اپنی صورت اصلی پر نہین ہی
سرکار انگلیسیہ نے اوسکو بطور خود تعمیر کر کے کارخانہ قیدیون کا وہان رکھا ہی قالین و کلاہ
و شطرنجی و موزہ وغیرہ بنائے ہوئے قیدیون کے ملاحظہ کیے مردم بر ہما کہ اس جیلخانے
مین مقید ہین ناف سے زانو تک بشکل پاجامے کے جسم اونکا نیل سے داغدار تھا اور
بازو ونکا گوشت پھاڑ کر اوسمین چاندی سونے کے مربع ٹکڑے بھرے تھے اور تمام سینے
کو بھی سرخ رنگ سے داغدار کیا تھا معلوم ہوا کہ اوس ملک مین یہی رسم ہی حکام اس بلدہ سے
ڈپٹی کلکٹر تا زمانہ اقامت بخلق تمام پیش آئے اور جملہ سیر و گلگشت مین ہمراہ رہے
احمد آباد گجرات آب و ہوا یہان کی کسیقدر اچھی اور راستے کشادہ اور عمارات کہنہ پر
گرد یتیمی افتادہ بتے کہتے ہین کہ لفظ خیر اس شہر کے بنا کی تاریخ ہی اور ملا حلوی شیرازی نے احمد نامے
مین بعبارت نظم نقل کیا ہی کہ ناصر الدین احمد شاہ گجراتی نے ماہ ذیقعدہ سنہ ہشتصد و سیزدہ
ہجری مین بنا اس شہر کی ڈالی اور ہاتھ سے گماشتہای شاہ دہلی کے یہ شہر بروز سہ شنبہ ہشتم
ماہ صفر سنہ ۱۱۹۴ ہجری اہل فرنگ کے ہاتھ آیا مشروع و کمخاب عمدہ وہان بہت بنتی تھی اور اکثر
شہرونمین جا کر فروخت ہوتی تھی اب یہ کارخانہ قدرے قلیل ہی جامع مسجد اس شہر کی بہترین
عمارت قابل ستایش ہی اور کہتے ہین کہ تاریخ تعمیر اوسکی بجز ہی منشی سکندر مولف تاریخ آئینہ سکندر
نے پیمایش مسجد کی اسطرح لکھی ہی طول سوائے صحن و ایوان شمالی و جنوبی کے ایک سو گز
عرض سوائے صحن کے پچاس گز عرض صحن کا ایک سو بیس گز عرض دونون بازوے جنوبی و
شمالی کا بیس گز ستون اندرون مسجد سوائے ملوک خانہ کے تین سو باون اور ملوک خانے مین
اٹھارہ ستون تحت ملوک خانے کا آٹھ ستون کا دونون بازوی جنوبی و شمالی کے دو سو بارہ ستون
ہر ایک حصہ شرقی و شمالی و جنوبی مین سی و دو ستون بالای گنبد اٹھانوے سوائے ایوانہای شمالی

اور اکثر باشندے اوسکے محتاج و پریشان محلہ قوم بوہرہ اور محلہ پارسیان قدرے آباد
معلوم ہوتا ہی باقی شہر وحشت افزا ہی کہتے ہین جب کہ آتش پارس آب تیغ بہادران اسلام
سے منطفی ہوئی ایک گروہ پارسیون کا جلاوطن ہوکر سورت مین آبسا اور اسی جگہ سے بمبئی
گئے ہین قوم بوہرہ مذہب اسمعیلیہ رکھتے ہین جو ایک فرقہ شیعہ کا ہی ملا نجم الدین پیشوا اونکا
بڑا امیر انہ عزت و احترام سے وہان بسر کرتے ہین حال ان مذہب اور اوسکے مقتداؤن کا
تاریخ مصر موسوم بکتاب المواعظ والاعتبار مین تقی الدین مقریزی نے بڑی شرح و بسط سے لکھا ہی
اور خلاصہ اوسکا رسالہ عمدۃ الاخبار مین مولوی محمد عباس رفعت نے مرقوم کیا ہی اور عمارات کہنہ سے
مہانسرائے عہد شاہجہان بادشاہ کی ان ملبے مین باقی ہی اور محراب باہر اوسکے پر یہ ابیات کندہ ہین نظم

بنام فروزندہ مہر و ماہ	بدوران شاہ جہان بادشاہ	بنا کرد خان حقیقت سرشت
بصورت سرائے بمعنی بہشت	بتاریخش آمد ز چرخ این ندا	ہمایون سرائی حقیقت بنا

قلعہ سورت بنایا ہوا محمود شاہ گجراتی کا ہی مولف تاریخ محمود شاہی نے لکھا ہی کہ دیوار اوسکی
سینتیس ہاتھ بلند اور پندرہ ہاتھ عریض اور خندق بیس ہاتھ کا ہی چار دروازے سیسے سے
مستحکم کیے ہین اور پتھرون کے جوڑ آہن کے قلابون سے جوڑے ہین لیکن اب تصرفات
سرکار انگلیسیہ سے صورت قلعہ سورت کی دگرگون ہی اور طرز اوسکی دوسری ہوگئی چند
محکمے سررشتے کے وہان قائم ہین اور دو تین توپین برج پر رکھی ہوئی ہین اور باقی کچھہ نہین ہی
شفاخانہ بنایا ہوا سرکار انگلیسیہ کا اچھا ہی اور دوسری عمارت بہت کہنہ ہی اور اندرون حصار
شہر کے اب بعض جگہ زراعت ہوتی ہی بعد قیام ایک روز کے سات بجے صبح کو ریل سوار
روانہ احمد آباد ہوئی اور وقت مغرب وہان اوتری اثنای راہ مین سورت سے تا احمد آباد
راہ ہموار پائی اور ریل آہنی نربدا زیر بھڑونچ بہت بڑا بنا ہوا پایا اور اسٹیشن بڑودہ بھی دیکھا
وقت ورود کے اسٹیشن احمد آباد پر وہان کے جج صاحب بہادر اور ڈپٹی کلکٹر نے رسم استقبال
و شلک سلامی کو ادا کیا اور جی سنگہ بھائی کی کوٹھی مین کہ وہان کے بڑے سیٹھون سے ہی

آئینے کا ہی رات کو اوسمین شمع روشن کرتے ہین کہتے ہین کہ شب کو سومیل سے مردم
جہاز سوار اوسکی روشنی دیکھکر جانتے ہین کہ اب ہم قریب ممبئی کے آپونہچے اور اسی منار سے
کے پاس ایک مکان ہی کہ اوسمین دوربین بزرگ رکھا ہوا ہی اوس سے ہیئت اصلی ستارونکی
مرئی ہوتی ہی اور ایک آلہ اور ہی کہ اوس سے کمی وبیشی حدت آفتاب کی دریافت ہوتی ہی سوا ے
سرداران فرنگ وسوداگران ذی عزت بلند مرتبہ کے قنصل سلطان روم اور بار لیوز شاہ عجم
اور آغائی خان داماد فتح علی شاہ مرحوم بادشاہ ایران اس بندر مین مردم نامی گرامی سے ہین
ملا فیروز بن ملا کاوس زردشتی موبد نامور اس بندر مین تھا اوسنے ایک کتاب جارج نامہ
سہ دفتری بزبان دری پارسی احوال شاہان لندن اور کیفیت تسخیر ہند و لڑائیون اہل ہند
و فرنگ مین بمقدار چہل ہزار بیت بتتبع شاہنامہ تصنیف کی ہی کہ لائق تعریف کے ہی اٹھارھوین
رمضان کو ہمنے حسب استجازت لارڈ صاحب بہادر کے بسواری ریل واسطے سیر شہر سورت و
احمد آباد وگجرات کے کوچ کیا دن کو سات بجے صبح کے ریل راہی سورت ہوئی پانچ بجے
شام کو وہان پہونچی ممبئی سے سورت تک پلہاے آہنی قریب ڈیڑھ سو کے ملے منجملہ اونکے
دو چار پل بہت ہی بڑے تھے اور اثناے راہ مین جنگل باغات ناریل وکھجور کے سوا زراعت
و زمین ہموار بہت کم دیکھنے مین آئی جسوقت ہم داخل سورت ہوے مراتب استقبال و سلامی
کے اسٹیشن ریل پر طرف جج صاحب بہادر ضلع سے بخوبی ادا ہوئے ایک روز مقام کرکے
سورت کو ملاحظہ کیا اور ملا نجم الدین پیر بواہر کی عورتون سے ملاقات ہوئی اور اونکی
طرف سے مراسم ضیافت تعین دو گھبی و بھیجنے طعام وغیرہ کے باخلاق تمام مودی ہوئی
اور چند تھان پارچہ وغیرہ کے اونھون نے واسطے ہمارے وولیعہد و نواب صاحب بہادر
و مدار المہام صاحب بہادر کے موافق رسم خاندان اپنے بھیجے بوجہ اصرار اونکے قبول کیے گئے
بندر سورت سے شاہان دہلی وگجرات کے زمانے مین کوئی بندر بڑا ہندوستان مین
نتھا اور عمدہ دریا بگی اس بندر پر نوئینان نامور رہتے تھے فی زماننا یہ شہر ویران ہی

۱۲۰۲ سنہ عیسوی مین بنیاد اس گھر کی پڑی اور ۱۲۰۶ سنہ عیسوی مین انجام کو پہونچی اور بھی مقامات قابل الذکر
سے گودی ایک جگہ طیار ہونے جہازات دخانی و بادی کی ہی اوسکے آہنگر خانے درودگر خانے
مین جملہ سامان چوبی و آہنی ساخت جہازات کا طیار ہوتا ہی اور وہ مثل خندق کے کنارہ دریا
پر ہی دروازہ اوسکا بڑا ہی بند رہتا ہی اور دریائے شور مین ہر روز صبح و شام جذر و مد یعنی
جوار بھاٹا ہوا کرتا ہی جب نیا جہاز طیار ہو جاتا ہی وقت آمد آب کے دروازے گودی کو کھول
دیتے ہین اوسی وقت اوسمین پانی بھر جاتا ہی اور جہاز دریا مین چلا جاتا ہی پھر دروازہ گودی کو بند
کر کے پانی اوسکا آلہ آتشی سے نکال ڈالتے ہین اور جہازات ہوائی و دخانی یہان بکثرت بنتے
مگر اب بحکم گورنمنٹ بجائے ہوائی دخانی ہوتے جاتے ہین ایک جہاز دخانی ڈاک کا مینے
دیکھا ساڑھے تین سو گز کا لنبا اور بہت چوڑا تھا اور اوسمین کمرے اور غسلخانے وغیرہ متعدد
نہایت آراستہ تھے اور گنجایش رکھنے سامان کی اور رہنے آدمیون کی علیحدہ علیحدہ بہت
وسعت کے ساتھ تھی اور سامان خورد و نوش و پوشش وغیرہ ضروریات سب موجود تھا چہارم ازانجملہ
یہ مکان متعلق ٹکسال دیکھنے کے ہی خرادہائے آہنی اور آلہ بھیرہ و نقش سکہ روپیہ اور چاندی گلنے
ہوتے اور علیحدہ کرنے چاندی خالص غیر خالص سے آگے اور بیلن چاندی کے تختے بنانے کے
اور تراشنے اقراص مدور روپیہ کی مقراضین اور آلہ جلا دینے اوزار و سکہ اور سنگہائے فسان
واسطے آب دینے آلات کے اور بڑی بڑی گھریان جنمین ایک مرتبہ چودہ ہزار روپیہ کی چاندی
گلتی ہی اور میزان کہ دس ہزار روپیہ اوسکے پلے مین بے تفاوت تولا جاتا ہی ملاحظہ کیے
اور انکے سوا بہت سے آلات کہ تفصیل اونکی درازہ دریافت استعمال انکے کا بدون تعلم
و تفہم کے دشوار ہی معاینہ کیے وراہی لکھے اور کئی مکان و باغات قابل دید لائق تعریف
ہین ازانجملہ کارخانہ روئی دھنکنے اور رشتہ کاتنے اور طرح طرح کے سفید و رنگین پارچے
بننے کا ہی کہ بدون شناخت اوزارون اور جاننے ترکیب استعمال اوسکے تماشائی اوسکو
دیکھکر دنگ ہوتے ہین دوسرے لب دریا منارہ تھا یہ ایک برج ہی بہت بلند کہ اوسپر بنگلہ

وابشرکا اور طرح طرح کی مچھلیان وہان بکتی ہین اور باقی میوجات تر و خشک اور اقسام چیزین
کھانے پینے پہننے کی اور اسباب آرایش و پیرایش کا کیا بیان اوسکا درازی خواہ ہی بکثرت
بہم پہونچتا ہی لیکن سب چیزین بہت گران ہین وہان شتر و فیل نہین اور پالکی بھی کم ہی
خاص و عام بگھی پر سوار ہوتے ہین اور بعضے سواری گھوڑے کی کرتے ہین اگر ہزار بگھی
کرایے سے لیا چاہین تو بہم پہونچتی ہین اسپان عربی تین سو سے تین چار ہزار روپیہ تک
اگر تلاش کرین تو ملتے ہین وقت آنے جہازات ہر ولایت کے رونق شہر کی دوچند ہوتی ہی
مردم عرب و ایران و روم و توران و چین و فرنگ و دیار ہندوستان کے با وضاع مختلف
ہر گلی کوچے اور قہوہ خانے مین بکثرت دیکھے جاتے ہین خانۂ شاہی ٹون ہال نام بہت بڑا
عالیشان خوش ترکیب ہی بروز چارشنبہ گورنر صاحب بہادر ممبئی وہان آتے ہین اور امور
ریاست کو انجام دیتے ہین اس محل بزرگ کو شیشہ آلات او فرش فروش قیمتی سے آراستہ کیا ہی
ایک بڑے دالان دیوان عام مین تصویر الفنسٹن گورنر کی سنگ مرمر سے تراشی ہوئی ایک طرف
رکھی ہی اور دوسرے دالان مین اوسکے مقابل تصویر ایک بڑے نامی فرنگی کی سنگ مرمر کی ہی اور
تصاویر راجہای ہند اور شاہان ہر ولایت کی در و دیوار پر اس مکان کے بسلیقہ شایستہ
آویزان ہین اور ایک ایوان مین شبیہ سر جان مالکم کی جو ۱۷۶۹ع مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۳۳ع
مین فوت ہو گیا لٹکی ہی اور لاش ایک مرد و ایک طفل کی اور سر ہاتھی کا کہ بسبب تاثیر مالش
ادویہ حافظ جثہ کے اونکی صورت اصلی متغیر نہین ہوئی ہی نیچے حبابہای آبگینہ کے رکھی ہی
اور قریب اس خانہ کے دوسرا خانہ ہی کہ وہان پرندون چارپایون کے پوست مین کوئی شی بھر کر
اسطرح چنے ہین کہ زندہ معلوم ہوتے ہین اور ایک چکر فولادی کسی شخص سکھ قوم اکالی کا جو
اوسنے جنگ لاہور مین انگشت پر پھیر اکر پھینکا تھا اور ایک مرد اوس چکر کی ضرب سے ہلاک
ہوا تھا اور ایک گولہ توپ دیوان مولراج حاکم ملتان اور تیر ترکش و کمان و زرہ حاکم مذکور کا
بطریق یادگار کے رکھا ہی اور کتابہ انگریزی جو پیشطاق پر منقوش ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ

سنٹرل انڈیا اور دوسرے راجپوتانہ کو بھی ہمنے اپنے ہاتھہ سے عطر و پان دیا لارڈ صاحب بہادر نے تخت سے اوتر کر ہار ہمارے ہاتھہ سے بتواضع تمام پہنا سب تیرہ صاحبان عالیشان بہادر اونکے ہمراہ تھے بقیہ صاحبان بہادر موصوف کو عطر و پان نواب صاحب بہادر نے اپنے ہاتھہ سے دیا

بندر ممبئی بڑا جزیرہ ہی کنارہ دریای شور پر زمین کوکن مین آباد ہی کہتے ہین سو برس سے پہلے ایک گانون بد آب و ہوا تھا جب ملک ہندوستان قبضے مین شاہ انگلستان کے آیا تو یہ گانون روز بروز آباد ہونے لگا چنانچہ اب بڑے بڑے بندرون مین گنا جاتا ہی گمان جاتا ہی کہ اس شہر مین ہندو مسلمان برابر اور عیسائیان اور زرتشتیان ہم پلہ ہین اکثر وہان کے باشندے سوداگر پیشہ ور اور بہت سے آسودہ حال توانگر ہین طرح طرح کا اسباب قیمتی چین و فرنگ کا بازارون مین بکثرت میسر ہوتا ہی اور اگر کوئی وہان ہر طرف پھرے چلے اور تلاش کرے تو ہفت کشور کے آدمی اوسکے دیکھنے مین آوین لیکن ساکنان اس شہر کے تجار وغیرہ بڑے بدمعاملہ و دغاباز خائن خودغرض ہین آب و ہوا بھی وہان کی بہت بد ہی موافق مزاج اور شہرون کے آدمیون کے نہین ہی مکانات وہان کے دو منزلہ سے پنج شش ہفت منزل تک ہین اور اکثر چوبی اور بعضے پکے و سنگین و آہنی خوبصورت بنے ہوے ہین راستے چوڑے و راست و برابر ہین گھر گھر پانی کی نہر جاری ہی مسجدین مثل کنائس آراستہ و آباد اور اہل مسجد اکثر بدعقیدہ و مشرک ہین ہندوون کے مندر اور انگریزون کے کلیسے بھی بہت ہین اور گبرون کے آتشکدے بڑے و بلند دور سے دکھائی دیتے ہین مساجد نامی سے جامع مسجد بناکردہ محمد سعید سوداگر کی تین منزلہ بڑی عمارت خوشنما اور کلیسای نصاری فورٹ وکٹوریا مین بنا ہای استوار سے ہی قلعہ کی تو بر تو تین فصیل و تین خندق تھین حکام فرنگ نے اوسمین مکانات زردارون کے بہت بلند و گنجان دیکھکر فصیلین توڑ ڈالین اور خندقین مٹی سے بھر کر زمین کے برابر کرکے بہای گران دولتمندون کو بیچ دین اور بنا قلعہ کی ایک پہاڑ پر جو دریای شور مین تھا ڈالی پیوندی آم کیلے کوکنی خربا سنقطہ

منصبدار فوت ہوئے یا ترقی پاوے سکرتر علامات اوسکے لیکر نزدیک ناظم محل شاہی کے
امانت رکھے اور صاحب جشن تقریبات طبقہ مین جبہ مثل جبہ سکرتری کے پہنے اور گلے مین
زنجیر طلائی اوسمین تمغائے میناکار آویزان اوسمین شکل ایک کتاب مجلد کی برنگ نیلگون
مع اوراق منقش طلائی کے اور درمیان اوسکے ایک ستارہ پنجگوشہ اور ہیئت مجموع ایک
دائرۂ خفیف آسمانی ہین کہ اوسمین سجع طبقے کا منقوش ہو اور بالاے اوسکے تاج بمقدمہ
طوق وستارہ وتمغا وقوانین مذکور کے بغیر منظوری بادشاہ کے کہ دستخط ملکۂ معظمہ و مہر طبقہ سے
مزین ہو کسیطرح کا تغیر وتبدل نہووے اور یہ قوانین مع دفعات اپنے بے کم وکاست ملحوظ
رہین اور اختیار تغیر وتبدل یا اضافہ وتفسیر کسی ہوتے کا ذریعہ اشتہار مختوم طبقہ ملکۂ معظمہ کو ہے
اور ان تبدیلیون اور تغیرون کو ایک جزو قانون تصور کرنا چاہیے دیوان شاہی آسن ملکہ پس
واقع جزیرہ وائیت سے حسب الحکم ملکۂ معظمہ کے بعدہ بتاریخ سترہوین رمضان روز سہ شنبہ
لارڈ صاحب بہادر ہماری فرودگاہ پر واسطے ملاقات بازدید کے تشریف لائے نواب صاحب
بہادر ومدار المہام نے تا کوٹھی فرودگاہ شہاکر صاحب بہادر تکمر استقبال کیا اور سلامی توپ
قلعہ سے ہوئی اور پلٹن گورہ بھی مع باجہ ہماری کوٹھی پر واسطے اداے سلامی کے اونکی
طرف سے آئی اس دربار مین سب ارکان وبھائی بند ہمراہی موجود تھے ہم سب نے نذر
اشرفی کی گذرانی لارڈ صاحب بہادر نے معاف فرمائی اور کہا کہ تمکو اس سفر ماہ رمضان
مین بہت تکلیف ہوئی ہوگی اگر پیشتر سے معلوم ہوتا تو ہم دربار بعد ماہ رمضان مقرر
کرتے اسیطرح اور بھی کلمات مہربانی کے فرمائے بعدہ ہمنے اونسے اجازت سیر سورت
واحمد آباد کی چاہی اور عرض کیا کہ یہان کی آب وہوا موافق طبیعت کے نہین ہے اسواسطے
ہم جلدی جانا چاہتے ہین مخالفت آب وہوا پر افسوس کرکے اجازت سیر بلاد مذکورہ دی
بعدہ ہمنے اپنے ہاتھ سے لارڈ صاحب بہادر کو عطر وپان دیا اور ہار پھول پہنایا اور
سکرتر اعظم اور دو مصاحب کونسل اور دو صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ایک

واپس کردین اور بعد[16] حصول اس مرتبے کے مخاطب موصوف اقرارنامہ اس مضمون کا لکھدیوے
اقرار کرتا ہون کہ اگر بعد ازین اس طبقۂ اعلی پر قائم نہ ہون بلا توقف جملہ علامات جو پادشاہ
یا امیر اعظم اس طبقے سے مجکو حاصل ہوے ہین سکرتری یا رجسٹر طبقہ کو واپس کرون اور
اگر کاش تا دم مرگ اس زمرے مین داخل ہون تو بعد میرے میرے وارث علامات
واپس کرین اور یہی اقرارنامہ طرف سے دو قسم دیگر کے بھی مرقوم ہووے اور جب تک
کہ شرائط اقرارنامہ کے اتمام پر نہ پہنچین اقرارنامہ مذکور نزدیک ناظم خانگی محل شاہی کے
حفاظت سے رہین واسطے[17] عزت و توقیر کے تینون قسم کو اجازت ہی کہ وہ نیچے علامات
خاندانی اپنے حوامل رکھین اور مہتمم ان علامات کا رئیسان دالا و اعظم کو حوامل عطا کرے اور
وہ علامات کو نیچے دائرہ اوسکے اسطرح سے رکھین کہ سجع طبقہ کا نقش ہووے اور صورت
طوق و تمغے کی آویزان محیط علیہم ہووے اور رئیسان دالا و اس طبقہ کو اجازت ہی کہ علامات
خاندانی اپنے کو ساتھ سجع دائرۂ طبقہ کے احاطہ کرین اور نیچے اوسکے صورت تمغے کی آویزان
کھچواوین اور اسیطرح نشان کہ علامت خاندانی رکھتا ہی نیچے اوسکے صورت تمغے کی آویزان
کراوین مہر[18] طبقہ آسمان گون ہووے اور ایک ستارہ پنجگوشہ نقرئی کہ اوسپر علامت شاہی
باین عبارت ہووے یعنی ساتھ مہر طبقۂ اعلای ستارۂ ہند کے محاط کیا جاوے اور قواعین
طبقہ کے اسی مہر سے مزین ہووین اگر کوئی[19] شخص اس گروہ سے مرتکب فتنہ انگیزی یا بزدلی
یا جرم سنگین خواہ دیگر حرکات یا خطیئات قبیحہ کا ہووے کہ اوس سے اوسکی آبرو پر حرف آوے
یا کسی اور جرم مین ملزم ہوکر اثنای مدت مناسب مین آپکو واسطے داوری کے حوالہ نکرے
تو وہ شخص منصب سے معزول و نام اوسکا دفتر رجسٹر اہل اس طبقہ سے محو ہوگا اور شاہ
بذات خاص واسطے تجویز اس امر کے کہ کون کونسی حرکت و بد اطواری مقتضی اخراج اس
طبقے سے ہین داور ہوگا اور نزدیک اقتضاے انصاف و مصلحت کے پھر اوس طبقے مین
اوس معزول کو بحال کریگا ایک[20] سکرتر اور ایک رجسٹر اس طبقے پر مامور رہیگا اور[21] جب کوئی

اوس تمغے کو قور آسمانی چار انچھ عریض پر طرف سیدھے کاندھے کے مائل بجانب
لٹکاوین اور عرض قور تمغاے رئیسان دلاوری دو انچھ اور تمغا اونکا وہی تصویر
کی سنگ سلیمانی بیضاوی پر اور اطراف اوسکے طلاکار آسمانی میناکار اور اوسپر
نور آسمانی ہمارا ہبر مرصع الماس تمغاے درجۂ اولی سے خرد اور بالاے اوسکے
سیمین پنجگوشہ کنگرہ دار اور رئیسان مذکور طرف جیب جامۂ بیرونی کے ستارہ لٹکاوین
مرکز اوسکے سے لمعات سیمین درخشان ہووین اور اوس مرکز پر ستارہ سیمین پنجگوشہ بینا
آسمانی قور مدور پر ہر دو طرف سے بند ہووے اور بالاے قور ترصیع الماس سے نور آسمانی
ہمارا ہبر نمایان ہووے اور جماعت صاحبان دلاور تمغا ہمشکل تمغاے رئیسان دلاور
تھوڑا چھوٹا ڈیڑھ انچھ کی چوڑی قور پر طرف جیب قلابہ سے لٹکاوین اگر صاحب خطاب
انگلستان مین ہوگا تو تمغا ملکۂ معظمہ کے ہاتھہ سے اور اگر ہندمین ہے تو من جانب ملکہ امیر اعظم
کے ہاتھہ سے پاویگا بروز خلعت پوشی کے پادشاہ یا امیر اعظم اس طبقے کا جبہ و تمغا پہنے
اور حتی الامکان دلاوران اعظم کو اپنے ساتھہ یکجا کرے اور ہر ایک اپنا اپنا جبہ و طوق و تمغا
پہنے اور جسکو کہ خلعت اس منصب کا عطا ہوگا افسر طبقہ حاضر وقت علامات طبقہ ہاتھہ مین
لیکر آگے آگے اوسکے حضور مین پادشاہ یا امیر اعظم کے حاضر ہوگا اوسوقت پادشاہ یا گورنر
جنرل ہند امیر اعظم اس طبقے کا منصب نائیٹ باچلر یعنی رتبہ دلاوری کا اگر پیشتر اس سے
اوسکو عطا نہوا ہوگا عنایت کریگا اور دینے تمغے و ستارے سے اوسکی عزت و آبرو کو ترقی
دیگا اگر کوئی بسبب کسی وجہ کے حضوری سے معذور ہوگا تو پیشگاہ خسروی سے بذریعہ سند
دستخطی خاص و دستخط دبیر سلطنت کسی شخص مکرم کو حکم ہوگا کہ طرف ملکہ سے مراسم
خلعت پوشی کے بجالاوے اور اگر ملکہ مراسم خلعت پوشی کے معاف فرماوین تو معاف ہو
اوران دونون صورتون مین حقوق و مراتب اوسکے یکسان رہینگے جب کوئی شخص اس
طبقے کا درجۂ اعلی پاوے یا فوت ہوجاوے تو اوسکے وارث اوس تمغے و علامات کو

از روی اختیارات حاصلہ فرمان سنہ ۲۹ جلوس کے زیادت تعداد مین اور شمول کسی درجہ
مین فرماوین جسوقت ملکہ معظمہ کسیکو اس مرتبے پر معزز فرماوینگی وارنٹ یعنی سند تعین اوسکی
بدستخط شاہی و مہر اس طبقے کے اور دستخط ایک منشی کی دیران سلطنت سے ہووے گی
جملہ تقریبات اعلی مین بعد اہل طبقہ باتھہ اور قبل رئیسان طبقہ ممتاز سینٹ میکائیل و سینٹ
جارج یہ رئیسان اعظم درجہ پاوینگے اور سوائے امرائے اعظم اس طبقے کے دوسرے رئیسان
و مصاحبان کو بحسب تقرر تواریخ خود درجہ ملیگا جلسہائے مکان مین جامہ شاہ اس طبقے کا
مثل جامہ وسائے کے تھوڑے تفاوت سے کہ مرتبہ شاہی اوس سے متمیز ہو ہوگا لباس ان
امرا کا جبہ اطلس آسمانی استر سفید ریشمی ہو اور بند جبہ کا ریشم سفید سے اوس سے دو سمے
ریشم کے سیلکون و نقرئی معلق ہین اور جانب جیب یعنی بائین پہلو رئیس اعظم کے ستارہ
زر کار کہ مرکز اوسکے سے لمعات زر کے درخشان ہین اور اوس مرکز پر ایک ستارہ پنجگوشہ
مرصع الماس مینا کار آسمان رنگ قور بند و ر پر کہ ہر دو طرف سے بند ہے منصوب ہوگا اور
بالائے قور سجع اس طبقے کا مرصع الماس یاین عبارت نور آسمانی ہمارا رہبر حضرت
ملکہ فرماتی ہی کہ رئیسان اعظم اپنے جامہ بیرونی پر جانب جیب مقابل پہلو کے ستارہ و تمغا
اوقات خوشی مین آویزان رکھین اور بھی ایام طوق پوشی مین طوق زرین اس شکل کا پہنے کیا وسپر صورت
کول کے پھول کی ہووے اور اوسکی شاخین یکدیگر پر منحرف ہو کر تقاطع کر جاوین اور کور سے
بند ہووے اور اس طوق پر رنگ سپید و سرخ سے صورت گلاب کے پھول کی اور درمیان
طوق کے تصویر تاج شہنشاہ انگلستان کی ہووے اور یہ طوق تمامی الوان مناسب مینا کار سے
مسلسل بزنجیر طلائی ہووے تمغای درجہ اول اس طبقے کا نگین سلیمانی پر اوسپر چہرہ
ملکہ معظمہ کا نقش اور اوس تاج سے آویزان اطراف تمغا کے بیضاوی سوراخ دار و
منقوش اور اوسپر ترصیع الماس سے سجع طبقہ نمایان اور بالائے اوسکے ستارہ پنجگوشہ
کنگرہ دار الماس نگار اور سب تقریبات مین جماعت دلاوران رئیس اعظم کو چاہیے کہ

ازروی اختیارات حاصلہ فرمان سنہ ۲۹ جلوس سکے زیادت تعداد مین اور شمول کسی درجہ
مین فرماوین جسوقت ملکہ معظمہ کسیکو اس مرتبے پر معزز فرماوینگی وارنٹ یعنی سند تعین اوسکی
بدستخط شاہی و مہر اس طبقے کے اور دستخط ایک منشی کی دبیران سلطنت سے ہووے گی
جملہ تقریبات اعلی مین بعد اہل طبقہ باتھہ اور قبل رئیسان طبقہ ممتازہ سینٹ میکائیل و سینٹ
جارج یہ رئیسان اعظم درجہ پاوینگے اور سوائے امرائے اعظم اس طبقے کے دوسرے رئیسان
ومصاحبان کو بحسب تقرر تواریخ خود درجہ ملیگا جلسہائے مکاعف مین جامہ شاہ اس طبقے کا
مثل جامہ روسا کے تھوڑے تفاوت سے کہ مرتبہ شاہی اوس سے متمیز ہوئیگا الباس ان
امرا کا جبہ اطلس آسمانی استر سفید ریشمی ہو اور بند جبہ کا ریشم سفید سے اوس سے دو سمے
ریشم کے نیلگون و نقرئی معلق ہین اور جانب جیب یعنی بائین پہلو رئیس اعظم کے ستارہ
زرکار کہ مرکز اوسکے سے لمعات زر کے درخشان ہین اور اوس مرکز پر ایک ستارہ پنجگوشہ
مرصع الماس مینا کار آسمان رنگ قور یہ ور پر کہ ہر وہ طرف سے بند ہو منسوب ہوگا اور
بالائے قور سجع اس طبقے کا مرصع الماس این عبارت نور آسمانی ہمارا رہبر حضرت
ملکہ فرماتی ہین کہ رئیسان اعظم اپنے جامہ بیرونی پر جانب جیب مقابل پہلو کے ستارہ و تمغا
اوقات خوشی مین آویزان کھین اور بھی ایام طوق پوشی مین طوق زرین اس شکل کا پہنے کہ اوسپر صورتہا
کول کے پھول کی ہووے اور اوسکی شاخین یکدیگر پر منحرف ہو کر تقاطع کرجاوین اور جوڑ سے
بند ہووے اور اس طوق پر رنگ سپید و سرخ سے صورت گلاب کے پھول کی اور درمیان
طوق کے تصویر تاج شہنشاہ انگلستان کی ہووے اور یہ طوق تمامی الوان مناسب مینا کار سے
مسلسل زنجیر طلائی ہووے تمغای درجہ اول اس طبقے کا نگین سلیمانی پر اوسپر چہرہ
ملکہ معظمہ کا نقش اور اوس تاج سے آویزان اطراف تمغا کے بیضاوی سوراخ دار و
منقوش اور اوسپر ترصیع الماس سے سجع طبقہ نمایان اور بالائے اوسکے ستارہ پنجگوشہ
کنگرہ دار الماس نگار اور سب تقریبات مین جماعت دلاوران رئیس اعظم کو چاہیے کہ

وفرامین مین ملقب بلقب اعلای ستارہ ہند ہونگے اشخاص ذیل اس طبقے مین شامل ہونگے
سوورین یعنی بادشاہ گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم و نائٹ گرانڈ کمانڈر یعنی رئیسان والاورِ اعظم
نائٹ کمانڈر یعنی رئیسان دلاور کمپانین یعنی صاحبان طبقہ دلاوران سے ملکہ معظمہ اور وارث
و جانشینان جنس ذکور و اناث سے نسلاً بعد نسل بادشاہ اس طبقے کے رہینگے اور اس
قانون مین کمی و بیشی اونکے اختیار مین رہیگی گورنر جنرل ہند گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم اس
طبقے کا منصوب بہ منصب بسرائی و گورنری تک ہے بعد فراغ منصب کے شمار مین طبقہ
رئیسان اعظم دلاور کے رہیگا اور اگر رؤسای معمولی مین جگہہ خالی نہوگی بطور رئیس زائد کے
وقت خلوی منصب تک شمار کیا جاویگا اور یہ مرتبہ خاص واسطے اوس گورنر جنرل کے ہے
جو ملکہ معظمہ اور اونکے جانشینان مقرر کرین یا کرینگے نہ اون آدمیون کو جو وقت ضرورت
کے کام گورنری کو انجام کرین اس طبقہ اعلی کے تین درجے ہین لقب اول نائٹ گرانڈ
کمانڈر یعنی رئیسان دلاورِ اعظم دوم نائٹ کمنڈر یعنی رئیسان دلاور سوم کمپانین یعنی صاحبان
دلاور تعداد جماعت درجہ اول کی زیادہ پچیس ۲۵ آدمی سے نہین ہے پندرہ آدمی ہند کے اور
دس انگریز اور ملکہ معظمہ اور اونکے وارثون کو اختیار عطاے اس منصب کا انگریزون اور
ہندوستانیون کو جو کہ مستحق اس عنایات کے ہووین بنظر اونکی وفاداری و جانفشانی کے
حاصل ہے اور جو آدمی قبل تقرر اس قانون کے اس طبقے مین داخل ہوے ہین وہ بھی اسی
القاب و خطاب و اختیارات سے کامیاب ہونگے روسا و اشخاص غیر ملکی جنکو ملکہ معظمہ
لائق عطاے اس عزت کے سمجھین وہ انرری نائٹ گرانڈ کمنڈر یعنی رئیسان دلاورِ اعظم
احترامی ہونگے تعداد جماعت دوم یعنی نائیٹ کمنڈر کی پچاس اور جماعت سوم یعنی کمپانین
سو آدمی ہین بلا افزایش اور جب تک کہ حسن خدمت و کارگزاری سے ممالک ہند مین مستحق
اس تفضلات کے نہووین شامل اس طبقے کے نہووینگے ملکہ معظمہ اور اونکے جانشینان کو
اختیار ہے کہ نسل بادشاہ جارج اول سے جسکو چاہین رئیس دلاورِ اعظم زائد مقرر کرین اور

جو کہ ہم چاہتے ہین عطا کرنا آپ کو ایک ایسی نشانی شاہی مہربانی کی جس سے ثابت ہو
قدر کرنا ہمارا نسبت آپکے جو ملحوظ خاطر ہمارے ہی اور وہ بجا آوری خیر خواہی جو آپ نے
ہماری سلطنت کی کی پس اسواسطے آپ کو سزاوار سمجھکر مقرر و معین کرتے ہین نایٹ
گرینڈ کمانڈر ہمارے بلند ترین ستارۂ ہند کا اور اس سبب سے ہم عطا کرتے ہین آپکو عہدہ
نایٹ گرینڈ کمانڈر اشتار ہمارے آرڈر کا اور ہم آپ کو اختیار دیتے ہین کہ آپ قائم و کامران
رہین اس مرتبہ و منزلت نایٹ گرینڈ کمانڈر ہمارے مذکور الصدر آرڈر کا مع ان تمام
حقوقون کے جو متعلق اسکے ہی اور دیا گیا دربار قلعہ مارمورل مع نشانی معمولی اور مہر
آرڈر مذکور الصدر کے ستی ام ماہ مئی سنہ ۱۸۷۲ء سال جلوس ۳۵ ما اس دربار مین حضار مجلس
اور دوسیرے تماشائی غالباً پانچ ہزار آدمی سے زیادہ ہونگے جب دربار سے اپنی فرودگاہ
کو آئی اپنے شکریہ اس منصب اعلی کا لکھا پاس صاحب کلان بہادر کے بھیجدیا وہ یہ ہے
اول ہزار ہزار شکر کرتی ہون مین اوس خالق زمین و آسمان کا جسنے ہندوستان کی
پادشاہت اوس پادشاہ کو دی جسکو ہندوستان کے حق مین بہتر رحیم دل خیر پسند
و ظلم گداز انگلستان سے قائم کیا تھا وہ پادشاہ گریٹ برٹین تھا الحمد للہ کہ اوس
ذات مقدس نے ایسی صفت کے پادشاہ کو ہندوستان کی بھی پادشاہت دی ہندوستانیونکو
اوس پادشاہ کا فرمان بردار بنایا اور اوس پادشاہ کو سب ہندوستانیون کا محافظ و دادرس
ٹھہرایا یہی سبب ہی کہ سب رئیس ہندوستان کے محض اس پادشاہ کے طفیل حفاظت
شوکت سلطنت سے اپنے اپنے مقامون مین بے تشویش و بے خلش خار اعداء و اغیار
حکمرانی کرتے ہین اس بات پر مجھکو ایک مثال خوب و سچی یاد آئی ہی سنہ ستاون
جب متوسلان و نائبان اس سلطنت کو میری مادر مہربان کا خلوص ظاہر و باطن اور خیر خواہی
معلوم ہوا اول خطہ بھوپال کو سب دشمنون و باغیون کے ارادۂ فاسد سے کئی [illegible]
کی فوج خاص بھیجکر بچایا دوسرے صلۂ خیر خواہی مین ایک پرگنہ بیرسیہ نام دوام کو تو

روبرو گئی سکرٹیری صاحب نے میز پر سے تمغا اوٹھا کر بعد ادلے مجرا لارڈ صاحب کو دیا لارڈ صاحب نے فرمان شاہی صاحب سکرٹیری کو دیا اونھون نے اوسکو پڑھا بعد ازان محکمہ میز کے نزدیک لیگئے حسب ایماے لارڈ صاحب سر جیمز ڈیمپل صاحب نے تمغا اور سر ایڈورڈ بیلی صاحب نے نشان سکرٹیری صاحب سے لیا اور دونون صاحبان مذکور نے پہونچہ خلعت کا مجھکو پہنا کر تخت کے سامنے لائے مینے شرائط تعظیم کے ادا کیے اوسوقت دونون صاحبان مذکور علیحدہ اپنی اپنی جا پر کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر نے کھڑے ہوکر مجھکو تمغہ کا پہنایا اور فرمایا کہ جناب ملکہ معظمہ کے ایماسے مین آپکو اسوقت اس دربار مین تمغا جو عزتکا ہی اور نشان اشٹار آف انڈیا کا ہی دیتا ہون یہ نہایت بلند مرتبہ خطاب کا ہی اور حضرت ملکہ معظمہ نے بنظر کریمانہ اور بطیب خاطر آپکو سردار گرینڈ کمانڈر کا کیا ہی بعد اسکے اوسی فیر توپ سلامی سر ہوئی اور سکرٹیری صاحب نے ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر کے پاس مجھکو لیجا کر اون سے مصافحہ کرایا پھر میز کے پاس لیجا کر اقرار نامے پر موجب قاعدہ خطاب مذکور دستخط کرائے پھر مین سلام کر کر اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہوئی بخشی محمد حسن خان میرے نشان بردار نے نشان لیجا کر حسب قاعدہ تین ہلایا پھر بگل مثل کباڈی کا بجا اور سکرٹیری صاحب نے میرے خطاب کو باواز بلند اہل دربار کو سنایا بعد ازان مین اور اہل دربار جو تعظیماً کھڑے تھے اپنی کرسیون پر بیٹھے بعدہ تمغا نمبر دوم کا سر جان اسٹریچی صاحب بہادر کو عطا ہوا اس تمغے کے ساتھ جامہ وغیرہ کچھہ نتھا بعدہ دربار برخاست ہوا اور لارڈ گورنر صاحب بہادر تشریف لیگئے اور اکیس ضرب شلک سلامی کی سر ہوئی سب اہل اشٹار دربار سے اوٹھکر نمبروار اپنے اپنے خیمون مین گئے اور وہان کپڑے اشٹار کے اوتار کر روانہ ہوے اثنای راہ مین سکرٹر اعظم نے تشریف لا کر سند مہری تمغاے اشٹار دستخطی خاص ملکہ معظمہ مجکو دی ترجمہ اوسکا یہ ہی بفضل خدا وکٹوریا ملکہ یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ برٹین و ایرلنڈ حامی دین عادل شاہ و بلند ترین ستارہ ہند کی موسومہ عالیہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال اسلامت

صاحب بہادر اور جناب محتشم کے پیچھے سرداران و ملازمان جناب ممدوح تھے جب اس
ترتیب سے خیمۂ بارگاہ مین ورود ہوا سرداران اشتہار یافتہ صف بستہ اپنی اپنی جاپر کھڑے
ہوے اور جب تک جناب ممدوح اپنی جاپر متمکن نہین ہوے کھڑے رہے اور جب
جناب ممدوح درمیان اونکے سے گذرے سب نے مجرا کیا سلامی بادشاہی سر ہوئی بعدہ جناب
ممدوح کے حکم سے سکرٹیری صاحب نے باعلان کہا کہ اب دربار معمور ہوا اور صاحبان خطاب کا
نام لیکر موجب ترتیب پکارنا شروع کیا جو حاضر تھے کھڑے ہوکر جواب دہ ہوے اور جو غیر موجود
تھے اونکی عوض اندر سکرٹیری نے جواب دیا پھر سکرٹیری صاحب نے اظہار اس بات کا کیا کہ
یہ دربار صرف واسطے عطاے خطاب و تمغا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال اور
انریبل جان استریچی صاحب کیواسطے بموجب فرمان شاہی منعقد ہوا ہے بعد ازان سکرٹیری
صاحب اور اندر سکرٹیری صاحب دربار سے ہمارے لانے کیواسطے ہماری بگھی سواری تک
آئے اور استقبال کرکر بارگاہ تک لیگئے وہان دو صاحب اور پیشوائی کو آئے اور قاعدہ رفتار
اسطرح پر ہوا آگے علم بردار پھر عصا بردار پھر اندر سکرٹیری تمغا لیے ہوے پھر صاحب سکرٹیری
اونکے عقب دو صاحب پھر صاحب پولٹکل اجنٹ بھوپال پھر ایک افسر نشان پیچیدہ لیے
ہوے پھر مین میرے پیچھے میرے منتسب بارگاہ مین قدم رکھتے ہی سپاہیان گارد نے سلامی
ادا کی مطابق نمبروں اشتہار کے اپنی کرسی پر بیٹھی ہمارے پیچھے کرسی صاحبان کلان کی تھی
امیر برابر اونکے کرسی بخشی حافظ محمد حسن خان کی بوجہ اوٹھانے نشان اشتہار کے عقب او
کرسی ولیعہد کی اوسکے برابر کرسی نواب صاحب بہادر کی اوسکے برابر کرسی مدار المہام صاحب
بہادر کی اوسکے پیچھے کرسی اور ہمراہیون کی او بنظر عورت ہونے ہمارے کے گورنمنٹ
کیطرف سے اجازت ہوئی کہ دو لڑکے کم عمر ٹیل اشتہار کا اوٹھاوین اور اس دربار مین نشست
رؤسا کی باعتبار نمبر اشتہار کے مقرر تھی صاحب سکرٹیری نے فرمان شاہی لارڈ صاحب کو دیا جناب
محتشم نے تمغا و خطاب دینے کو ارشاد کیا لارڈ صاحب تخت پر بیٹھے تھے مین تخت کے

صرف سلام خانگی ہوا شانزدہم نومبر سنہ ۱۸۷۲ع برابر چہاردہم رمضان سنہ ۱۲۸۹ ہجری روز شنبہ کو
وقت نواخت سہ گھنٹہ بروز بسواری بگھی ہمراہ صاحب کلان بہادر مع نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جو آگے
نواب والا جاہ مدار المہام عاقل محمد خان نظیر محمد خان لطیف محمد خان فیض محمد خان کی
دربار گورنری مین بتقریب حصول تمغای اشتار حاضر ہوئی اور قریب بارگاہ کے بگھی مین
حسب اشارہ صاحب کلان بہادر کے بانتظار طلب ٹھہری رہی ہماری بگھی سے دیرہ دربار
تک جو بفاصلہ کئی سو قدم کے تھا فرش باناتی بچھا ہوا تھا ہر ایک نائیٹ گرنڈ کمنڈر جنکو
اذن واسطے حاضری دربار نڈکور کے دیا گیا تھا جب وہ سنتری کیمپ مین وارد ہوے صاحب
اندر سکرٹیری نے استقبال کر کے اونکو خیمون مین جو اونکے لیے استادہ تھے لیگئے وہان اونھون
نے پوشاک اشتار کی پہنی بعد ازان صاحب موصوف اونکو خیمہ بارگاہ مین لیگئے اور وہان
اہل خطاب درجہ دوم و سوم بھی حاضر ہوے اور موافق رسم قدیم درجہ اول کے اہل اشتار
کے آگے درجہ دوم کے خطابی اور اونکے آگے درجہ سوم کے خطابی باریاب ہوے اور درجہ
اول کے خطابیون کے پیچھے گورنر صاحب بہادر جامہ اشتار و تمغا پہنے ہوے رونق بخش ہوے
اونکے دامن جبہ یعنی ٹیل کو دو لڑکے خورد سال عقب سے اوٹھائے ہوے تھے بجناب جار رئیس سب
رئیسون کے پیچھے جناب ممدوح کھڑے ہوے اور باعتبار نمبر کے سب کے آگے تھے معلوم ہوا
کہ یہان ترتیب نمبرون کی جانب بائین سے تھی طرف پس سے شمار نمبر کا شروع اور آگے تک
ختم ہوا جو کہ سب کے آگے تھا وہ نمبر مین کمتر تھا اور ترتیب رفتار و دربار اسطرح تھی اول علم بردار
پھر عصا بردار پھر سپہ سالار جماعت اندر سکرٹیری و صاحب سکرٹیری پھر کپتانین ارباب خطاب
درجہ سوم پھر اہل خطاب درجہ دوم پھر صاحبان خطاب درجہ اول اور ہر ایک نائیٹ گرنڈ
کمنڈر کے آگے اونکا ایک افسر نشان لیے ہوے اور عقب اوس صاحب خطاب کے اونکے
سردار و لواحق اور سکرٹیری صاحب صیغہ جنگی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و صاحب پرائیوٹ
سکرٹیری جناب ویسرائے صاحب بہادر دونون نشان لیے ہوے پیچھے جناب گرنڈ ماسٹر

کنارہ دریا سے کوٹھی تک دو رویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجوم خلائق تھا کہ بے مبالغہ لاکھ
آدمی سے زیادہ تھے اور کثرت لڑکون اور عورتون کی جو کھڑکیون مکانات ہفت منزلہ کی
ہر منزل مین بیٹھی تھین اتنی تھی کہ شمار سے باہر ہوا اور اسیقدر کثرت بگھیون و دوسری سواریون
کی تھی یہ جلسہ قابل دیکھنے کے تھا کہتے ہین ممبئی مین زیادہ سات لاکھ سے آدمی اور
زیادہ سات ہزار سے بگھیان ہین تاریخ تیرہوین رمضان سنہ ۱۲۸۹ ہجری مطابق پندرہوین
نومبر سنہ ۱۸۷۲ء ہم واسطے ملاقات خاص لارڈ صاحب بہادر کے گئے سکرتر اعظم اور ایک
مصاحب نے تا نصف راہ کوٹھی مع اردلی رسالہ جنگی استقبال ہمارا و وقت مراجعت
اسیطرح مشایعت کی اس ملاقات مین نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب والاجاہ
مدار المہام بخشی فوج منشی موتی لال وکیل لالہ لالجی خزانچی ہمراہ تھے بعد ادائے سلام
کے سب نے دو مہر کر نذرین گذرانین پھر ہمنے مزاج لارڈ صاحب بہادر اور اونکی دختر اور
ملکہ معظمہ کا پوچھا لارڈ صاحب بہادر نے جواب ہر ایک بات کا بخوبی و مہربانی فرمایا بعدہ
جناب ممدوح نے فرمایا ہمنے دربار انبالہ بسبب فساد ہوا کے موقوف رکھا ورنہ آپ کو زیادہ
تکلیف ہوتی ہمنے عرض کیا کہ آپ ہمکو جہان بلاتے ہم بخوشی حاضر ہوتے کچھ تکلیف نہ تھی
پھر پوچھا تمنے تاریخ ملک کی انگریزی مین لکھی ہے ہمنے عرض کیا کہ وہ تاریخ والدۂ ماجدہ کی ہے
ہمنے تاریخ بھوپال اردو فارسی مین لکھی ہے ابھی انگریزی اوسکی نہین ہوئی بعد ترتیب ترجمہ
کے آپکی خدمت مین بھیجی جاویگی بعد ازین عطر و پان و پھولون کے ہار تقسیم ہوئے مجھکو
بدست خاص دیا اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ اور نواب صاحب بہادر کو سکرتر اعظم
نے دیا اور دوسرون کو اونکے مصاحبین نے تقسیم کیا اور وقت آمد و رفت کے جناب لارڈ صاحب
بہادر نے لب فرش تک استقبال و مشایعت فرمائی جب ہمنے مراجعت کی قریب کوٹھی
گورنر صاحب بہادر سرکار بزرگ نواب قدسیہ بیگم اثنائے راہ مین جاتی ہوئی ملین معلوم ہوا
کہ بسبب برخاستگی دربار کے ملاقات اونکی لارڈ صاحب بہادر سے حسب رشتہ نہین ہوئی

ونیز فیر سلامی کی سر ہوئی صاحبان بہادر موصوف نے کوٹھی لیم جی مانک جی پارسی تک
جو ہماری فرودگاہ تھی ہمکو پہونچایا اس کوٹھی کا کرایہ ایک مہینے کا ڈیڑھ ہزار پچاس روپیہ مقرر ہوا تھا
اوسیدن بنواخت چہار گھنٹہ روز ملاقات گورنر صاحب بہادر بمبئی کی قرار پائی بعد ادائے رسم
استقبال اونکی ملاقات اونکی کوٹھی پر حاصل ہوئی اور اونکے سکرتر صاحب بہادر و مصاحب نے
استقبال ہمارا تا کوٹھی ہماری کے کیا رسم مشایعت وقت واپسی کے عمل مین آئی دوازدہم
رمضان کو وقت نواخت ہشت نیم گھنٹہ گورنر صاحب بہادر بمبئی ہماری ملاقات کو آئے
مدار المہام صاحب بہادر و بخشی محمد حسن خان نے استقبال و مشایعت اونکا تا کوٹھی اونکی
کیا اور سلامی اتواپ قلعہ سے ہوئی اور پلٹن گورہ بھی واسطے ادای سلامی کے ہماری طرف
سے ہماری کوٹھی پر کھڑی تھی پھر اوسی دن بنواخت سہ گھنٹہ روز جہاز سواری نواب لارڈ نارتھ
بروک صاحب بہادر ویسرای کشور ہند وارد لنگرگاہ ہوا حسب الحکم رئیسان حاضر بمبئی اور
دوسرے سرداران مملکت انگلسیہ نے قلعہ متصل دریاے شور تک استقبال کیا جناب لارڈ صاحب
بہادر ممدوح جہاز دخانی سے کنارے پر اوتر کر اپنے خیمے مین رونق بخش ہوے وہان سے
بسواری بگھی کوٹھی گورنر صاحب بہادر بمبئی تک مع بگھیان رئیسان موجود و غیرہم کے گئے ہم
و نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب صاحب بہادر و مدار المہام صاحب وقت اونکے استقبال کے
ایک بگھی مین بیٹھے تھے اور نمبر بگھیون کا اس قاعدے سے تھا کہ اول بگھی چہار اسپہ لارڈ صاحب
بہادر کی تھی پیچھے اوسکے بگھی سواری مہاراجہ گوالیار بعدہ بگھی ہماری بعدہ بگھی راجہ ریوان
کی تھی اثنائے راہ مین راجہ کولاپور نے بلا لحاظ نمبر سواری اپنی بگھی کو براہ خودسری ہماری
بگھی کے آگے کر لیا اور چوبدار کی ممانعت پر کچھ التفات نکیا صاحب بہادر نے جو منتظم
و نگران نمبر سواریون استقبال کے تھے بموجب کہنے لچھمن سنگہ جمعدار چوبداران کے راجہ
کولاپور کی بگھی کو ہماری بگھی کے پیچھے کر دیا ایسے بڑے مجمع مین اوسکی بہت سبکی ہوئی غرضکہ
بعد داخل ہونے لارڈ صاحب بہادر کے کوٹھی مین سب رئیس اپنی اپنی فرودگاہ کو چلے آئے

ہند سے ملاقات کرینگے وہان تمکو نوازش خسروی سے ممتاز فرماوینگے مین پنجم رمضان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری برابر ہفتم نومبر ۱۸۷۵ء مع ارکان واخوان وجمعیت دو صد و ہفتاد و شش نفر
مرحوم عمی ونورچشم نواب سلطان جہان بیگم نواب امیر الملک والاجاہ بہادر مدار المہام بہادر
فیض محمد خان نظیر محمد خان عاقل محمد خان لطیف محمد خان بخشی محمد حسن خان بہادر
لالجی خزانچی وغیرہ اہلکاران اور ساز و سامان ضروری اور چھ نفر سوار مع یک عہدہ دار
کے متوجہ بندر ممبئی ہوئی اور بھوپال سے براہ چھپانیر کنارہ اس طرف دریائے نربدا عملداری
بھوپال تک آہستہ گئی اور کشتی پر دریائے عبور کرکے براہ ہردا عمل سرکار انگریزی دسوین
رمضان کو بنواحت پنج گھنٹہ شام ریل پر سوار ہوکر بعد طے کرنے منزلون کے گیارہوین رمضان
کو گیارہ بجے دن کے اسٹیشن محلہ بہاہی کہلا ممبئی مین پہنچی کرنیل جان ولیم ولیی سی بی
اسیرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال مع مسٹر اسیرن صاحب بہادر و مسٹر گون صاحب
بہادر پولٹکل سکرٹیری اور ایک مصاحب گورنر صاحب بہادر ممبئی و مترجم زبانہای شرقی
پاس تشریف لائے مسٹر اسیرن صاحب نے مجھسے اور میری ولیعہد سے مصافحہ فرمایا اور
مزاج پرسی ادا کیا مین و ولیعہد اور بعد میرے نواب والاجاہ بہادر اور دوسرے سرداران
اوترے میرے و ولیعہد کے چہرے پر نقاب پڑی تھی سر جمشید جی جیجی بھائی مع بہت صاحبان ذی عزت
اس استقبال مین حاضر تھے مسٹر گون صاحب بہادر میرے ہمراہ اور مسٹر اسیرن صاحب
میری ولیعہد کے ساتھ اور کرنیل اسیرن صاحب بہادر مع مصاحب گورنر صاحب بہادر
و مترجم زبانہای شرقی نواب صاحب کے ساتھ چلے جب اسٹیشن کی دوسری جانب
وہان ۲۳ رجمنٹ یورپین کا جو استادہ تھا رسم سلامی بجا لایا اور بین باجہ سلامی کا بجا
کی گاڑی مین مین و ولیعہد اور مسٹر اسیرن صاحب بہادر اور نواب صاحب بہادر اور
گون صاحب بہادر و کرنیل اسیرن صاحب بہادر و مصاحب گورنر صاحب بہادر ممبئی
ارکان ریاست دوسری گاڑیون پر سوار تھے اور ایک رجمنٹ پونا ہارس ہمارے جلو

اخذ ٹکس مذکور معاف کرکے دینا دو سو چوبیس روپیہ ماہوار جو کیداروں کا ریاست سے
مقرر کیا گیا پنجم اکثر ملازمان واہلکاران اپنے قریبون کے نام سے دہات ریاست مستاجری
مین رکھتے تھے رعایا پر اونکی مراعات سے گنجایش تعدی اور باقی رہنا زرسرکار کا متصور تھا
اسلیے حکم دیا گیا کہ بعد اختتام میعاد پٹہ کسی ملازم ذی وجاہت یا اوسکے عزیز کے نام
مستاجری مین گانون ندیا جاوے ششم دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف سڑک سیہور
تا بھوپال جو ریاست سے داخل محکمہ ایجنٹی بھوپال کیا جاتا تھا اوسکی معافی چاہی اور ذمہ
طیاری سڑک کا اپنی طرف رکھا اوسکے جواب مین یادداشت محکمہ ایجنٹی سیہور بحوالہ چٹھی
محکمہ ایجنٹی سنٹرل انڈیا و خط صاحب انڈر سکرتری گورنمنٹ انڈیا با نقول ہر دو خط منظوری معافی
دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مذکور اس خلاصہ سے کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے سال
حال کے اخیر سے سالانہ بارہ ہزار روپیہ کا لینا موقوف فرمایا موصول ہوئی بموجب اوسکے
بتقرر مہتمم و عملہ اخراجات ضروری حکم طیاری سڑک اور تعمیر پلون کا سیہور سے تا بھوپال اور بھوپال سے
تا ہوشنگ آباد جاری کیا گیا اور اسی نہج پر اکثر نظم امور ریاست مین بغور و فکر تمام مساعی جمیلہ عمل مین آئی
تذکرہ چہارم جب شہزادہ صاحب بہادر ڈیوک آف ایڈن برا سیر کنان دار الامارت
کلکتہ سے بعزم مراجعت دار السلطنۃ لندن شکار کھیلتے ہوے متصل ہوشنگ آباد توا ندی
کے کنارے رونق افروز ہوے مینے بھوپال مین اونکے قدم رنجہ فرمانے کی تمنا کی چونکہ جناب
ممدوح کا عزم بالجزم بہت جلد لندن کو مراجعت فرمانے کا تھا اس سبب سے اتفاق تشریف آوری
سمت بھوپال نہوا تب مینے سلخ صفر ۱۲۸۷ ہجری ایک نیاز نامہ لکھا اور چند عدد پارچہاے
سوزن کار اپنی اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد کی دستکاری سے کرکے مع چند
ہتیار وغیرہ تحف ساخت خاص بھوپال بطریق ہدیہ و یادگار اونکی خدمت مین روانہ کیے
شہزادہ صاحب بہادر نے مقام لندن سے بجواب اوسکے عنایت نامہ مورخہ ششم نومبر ۱۸۷۰ء
براہ تفضلات شاہانہ مع چند تحفہاے نادر ولایت انگلستان بوساطت جناب لارڈ صاحب بہادر

حق رہی چلے ہے تو حسب ضابطہ بعد تحقیق کارروائی عمل مین آوے اور بضرورت ایک مہینے
تک مدعا علیہ کو قید بھی رکھکر حسب نشاندہی مدعیان تلاشی جایداد کیجاوے اور اگر
قرضخواہان مقروض بعد قلم بندی جایداد وکارروائی عدالت بلا نالش تقسیم کرلینا جایداد
مدعا علیہ بحساب دام مساوی چاہین تو بقدر نصف زر فیس اوس جایداد سے وضع کرکر
باقی حوالہ کردی جاوے چہارم بعض مدعیان مفلس بسبب نہ داخل کر سکنے ضمانت زر فیس یا
یا بخوف مطالبہ وقت عدم اثبات دعوی نالش سے باز رہکر اپنے حصول حق سے
محروم رہتے تھے اسواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ سماعت دعوی ایسے مفلسین کی
کہ جنکے پاس کچھ جایداد نہو اور نہ کوئی اونکی ضمانت دے بغیر لینے زر فیس کے کرکے
بصورت عدم اثبات دعوی زر فیس اونکو معاف ہو پنجم واسطے تحریر حلیہ دستاویزات
فریقین اہل مقدمہ جو مثل مین شامل ہو وقت داخل کے حکم جاری کیا گیا تا وقت وقوع
فتور حال دستاویز کا جسطرح کہ داخل ہوئی ہو معلوم ہوجاوے ششم کسبیان اپنی چھوکریون پر
بوجہ حق پرورش و تعلیم رقص و سرود اپنا مملوک تصور کرکے اونکو نکاح کرنے سے
مانع آتی ہین عقلاً اور شرعاً یہ اختیار اونکا ناروا تھا لہذا حکم کیا گیا کہ کسبیون کی
چھوکریان آزاد ہین اونکو اپنے نفس کا اختیار ہی جب چاہین نکاح کرلین بوقت جدائی
جو زیور و اسباب ہو وہ بوجہ حق خدمت زمانہ پرورش و تعلیم نائکہ کو دلایا جاوے
ہفتم میعاد سماعت اپیل کی سہ ماہہ روز لینے نقل روبکار سے مقرر تھی اسمین فریق مغلوب
واسطے وسعت میعاد اپیل عمداً لینے نقل فیصلہ سے اغماض کرتے تھے اسلیے یہ قاعدہ
جاری کیا گیا کہ بعد فیصلہ اطلاع لینے نقل کی فریقین کو دیجاوے اور اوسی تاریخ سے
میعاد سماعت اپیل محسوب ہو ہشتم چوکیداران شہر بھوپال کو زر چوکیداری رعایا سے
معرفت عدالت فوجداری وصول ہوکر تقسیم ہوتا تھا اسمین مفلس مشکل سے دیتے تھے
ہرچند یہ روپیہ خاص حفاظت رعایا کا تھا مگر محض احسان و رعایا پروری کی راہ سے

مجتنب و بری دیکھا معہذا جس کسی کی نسبت ادنی زیادتی بھی ثابت ہوئی اوسکا تدارک
بوجہ مناسب قرین انصاف عمل مین آیا اس دورے مین صرف سات سو اٹھاون عرائض
مقدماتی پیش ہوے اور احکام مناسب فیصلہ جس محکمے کے متعلق تھے اوسکے مہتمم کے
نام جاری کیے اور منجملہ بندوبست جدید ریاست کے یہ کام ہوے کہ سابق محکمۂ دیوانی
مین یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی مقروض پر چند مقدمات دائر ہوکر ڈگریان ہوتی تھین تو مدیون
کی جایداد ظاہری نیلام ہوکر حق رسی مدعیون کی بحصۂ مساوی کی جاتی تھی اور مدعا علیہ کو
فارغخطی کل کی دلائی جاتی تھی آئین بوجہ اخفاے جایداد حق تلفی قرضخواہان اور گنجایش
بد معاملگی مفسدون کی متصور تھی اسلیے بنظر رفاہ عام یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بعد نیلام
جایداد ظاہری زر نیلام سے بحصۂ مساوی حق رسی کرکے بجاے فارغخطی رسید مدعیون سے
لیجاوے اور وقت نشاندہی دیگر جایداد بقیہ حق رسی عمل مین آوے دوم حد سماعت عرضی
و داد و ستد مدعیان علاقہ بھوپال پندرہ سالہ اور مدعیان چھاونی سیہور کی حسب قانون
انگریزی سہ سالہ تھی چونکہ اس قاعدے کی پابندی مین مدعیان ساکنان چھاونی سیہور
پر ایک طرح کا حیف تھا اسلیے کل مدعیون کیواسطے بالالحاظ سکونت میعاد حد سماعت پانزدہ سالہ
رکھی گئی سوم مہاجنان دیوالیہ کے مقدمات کا کوئی قاعدہ مستقل مقرر نہین تھا وقت وقوع
ایسے معاملات کے حکام کو دقت اور قرضخواہون کو طرح طرح کی حجتین پیدا ہوتی تھین
اسلیے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو دیوالیہ مقر دیوالہ نکلنے کا ہوکر درخواست حق رسی اپنے
قرضخواہون کی دام مساوی سے کرے اور اوسکا دیوالہ نکلنا ثابت ہو تو اوسکی جایداد
ظاہری کی قلم بندی و حفاظت ہو اور وجہ دیوالہ نکلنے کی معلوم کیجاوے اور قرضخواہون
کے نام اشتہار میعادی ایک مہینے کا واسطے دعوی پیش کرنے کے جاری ہو اور فہرست
مدعیون کی بقید قرضہ طیار ہوکر بعد انقضاے میعاد مقدار جایداد قرض سے اطلاع
دیجاوے اوسوقت جو مدعی حسب حصہ خود اشٹام داخل کرکے نالش کرے اور

وملازمان ریاست آویگا اور شروع ۱۲۸۰ فصلی مطابق غرۂ شعبان ۱۲۷۹ ہجری سے
جاگیر چھتر ہزار چار سو بہتر روپیہ سوا دس آنے کی اونکے مصارف کے لیے ریاست سے
مقرر کی خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ جو جناب لارڈ صاحب بہادر سے اونکو عنایت ہوئی
تفصیل اوسکی یہ ہی سرپیچ مرصع الماس ایک مالاے مروارید کلان ایک مندیل ایک
چنیہ زردوزی ایک دوشالہ یک زوج آرخالق ایک طاقہ کمخواب ایک طاقہ ململ چار
بندوق دونالی ایک شمشیر طلائی قبضہ ایک پرتلہ زردوزی ایک پیش قبض ایک کمان ایک
ترکش ایک سپر ایک فیل مع ہودج نقرہ سادہ کار ملمع طلائی مع جل وسری و تکیہ زردوزی
ایک مسند تکیہ مخملی کاچوبی اسپ مع پوزی ودمچی وہیکل نقرہ وزرین چار جامہ زردوزی
ایک راس نواب صاحب نے یہ سب سامان خلعت ریاست مین دیکر مبالغ قیمت اوسکے ریاست سے
لیلیے اور نواب صاحب بہادر موصوف نے جو سابق تین ہزار روپیہ سالانہ نفقہ کا مقرر کیا
تھا اب بعد حصول اس جاگیر کے اوسکو مضاعف کرکے شش ہزار روپیہ سالانہ آغاز
سال ۱۲۸۱ فصلی سے ہمارے توشک خانے مین ارسال کرنا معین کیا
تذکرۂ سوم ہر چند روز صدر نشینی سے مدت سہ سال مین تینے ہر سہ نظامت کا
دورہ کیا جسکا ذکر اس دفتر مین مرقوم ہوچکا ہی لیکن استخبار حال رعایا اور اپنی توجہ نگرانی
سے عمال کو متنبہ کرتے رہنا مقتضاے ریاست داری سمجھکر سلسلہ دورۂ ملک بحر وسہ کا
جاری رکھنا مناسب جانکر تبقریب دورۂ نظامت جنوب دہم شوال ۱۲۸۰ ہجری بھوپال
سے کوچ کیا قریب دو دو ہفتہ ہر محال مین قیام کرکر مثل دورہاے گذشتہ جملہ مدارج
رعایا پروری و دریافت حال عمال و رفاہ خلق اللہ مین کوشش کی اور اپنے لشکر مین
نسبت جملہ خاص و عام حکم دیا کہ سامان رسد لشکر بقیمت واجبی نقد خرید کرکے صرف مین
لائین کوئی شخص کوئی شی بازار لشکر و قصبہ سے قرض نہ لیوے اس دورے مین اکثر رعایا کو
شاکر و خوشحال پایا اور حکام کو بخوف بازپرس و تدارک سخت ہر گونہ تحکم بیجا و تعدی ناروا سے

کہ برادران و اعیان و ارکان ریاست بدل و جان اعزاز و مراتب مثل نوابان سابق بحصول کی
عظمت و جلالت منظور رکھین و نواب صاحب بہادر ممدوح اس عطیۂ کبری گورنمنٹ انگلسیہ کے
ممنون ہو کر ترقی نیکنامی رئیس و نفع رسانی و رفاہ عام مین عالی ہمتی و بلند نظری سے
مصروف رہین اور آپ و نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہی کہ یہ ریاست حسن نظم کی
و نیکنامی سے اور ریاستون مین ضرب المثل و مشہور ہی بفضل الٰہی اوسی انتظام پسندیدہ سے
رونق و زینت اس ریاست کی اب تک چلی آتی ہی اسطرح آپ سرسبزی و ترقی حسن انتظام ریاست
مین آیندہ بدل مصروف رہین اب مخلص اس مکاتبے کو اس دعا پر ختم کرتا ہی کہ خلعت خطاب
موصوف نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو اور آپ کو اور جمیع منتسبان ریاست
کو مبارک و مسعود ہوا اور حصول درجۂ اعلی نواب صاحب بہادر ممدوح سے آپ اور سب اخوان
و ارکان ریاست کو خوشی حاصل ہے فقط مورخہ پانزدہم اکتوبر ۱۸۷۲ء بعدہ نواب صاحب
کو خلعت سے مخلع فرمایا نواب صاحب نے کیسہ ایک سو ایک اشرفی نذر جناب لارڈ صاحب
بہادر کا صاحب کلان بہادر کو دیا اور جملہ اخوان و ارکان و جاگیرداران ریاست وغیرہ نے
نواب صاحب بہادر کو نذرین علی حسب المقدرت پیش کین پھر صاحب کلان بہادر نواب صاحب
بہادر کو ہمراہ اپنے پاس نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے لیگئے بوجہ بزرگی اونکی و خردی رشتے
انہنے ایک اشرفی و پانچ روپیہ نذر کیے بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب بہادر اپنی
فرودگاہ پر گئے ریاست سے ہزار روپیہ محتاجون کو اس تقریب سعید مین للہ خیرات
کیا گیا اور تنخواہ ہفت نیم روزہ ملازمان سوا نذر دستی بحساب فی صدہ روپیہ لی گئی
اگرچہ بقاعدۂ قدیم دضع ہونا پانزدہ روزہ تنخواہ ملازمان کا چاہیے تھا لیکن نواب صاحب
بہادر نے براہ رعایت ہفت روزہ معاف کرکے ہفت روزہ قائم رکھا اور بحساب
فی روپیہ ایک آنہ تحصیل ملک سے نذرانہ نواب صاحب بہادر کو لینے کا حکم دیا یہ روپیہ
داخل خزانۂ ریاست ہوکر جانب نواب صاحب بہادر سے بصرف ضیافت طعام

اس خریطے کا ترجمہ حسب سررشتہ صاحب کلان بہادر نے صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کی خدمت مین بسبیل ڈاک ارسال کیا وہان سے مطابق ضابطہ جناب مستطاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند کی خدمت مین لکھا گیا درخواست منظور ہوئی بعدہ حسب قاعدہ صاحب کلان بہادر نے خریطۂ خط منظوری مورخہ ہفدہم دسمبر ۱۸۷۲ع مطابق ہجدہم رجب ۱۲۸۹ھ ہجری لکھ بھیجا اور دسوین شعبان کو بابت عنایتی جناب لارڈ صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند رونق افزا بھوپال و فرش کوٹھی جہانگیر آباد ہوے گیارھوین تاریخ دیوانخانۂ کلان مجلس امین جو اس جلسے کے لیے آراستہ و پیراستہ تھا اور اوسمین جملہ ارکان و اخوان و مہتمان و جاگیرداران ریاست حسب قاعدہ حاضر تھے خلعت کو با احتشام تمام لیکر صاحب بہادر تشریف لائے مطابق ضابطہ اتواب سلامی سر ہوئین اور استقبال مقرری عمل مین آیا بعد اجلاس و پرس جوئی خیر و عافیت صاحب بہادر ممدوح نے خریطۂ خط مبارکبادی منظوری خلعت و خطاب وغیرہ مدارج نواب صاحب بہادر موصوف اپنے ہاتھ سے ہمارے ہاتھ مین دیکر زبانی بھی تہنیت ادا کی اور منشی دیندیال میر منشی محکمۂ اجنٹی نے بحکم صاحب کلان بہادر اوس خریطے کو اول سے تا آخر اہل دربار کو سنایا ملخص خریطۂ خط مذکور یہ ہی قبل ازین ۱۷ دسمبر سنہ حال اس نوید مسرت افزا سے آپکو اطلاع دی گئی ہی کہ سرکار انگلسیہ سے دیے جانا خطاب نوابی و خلعت نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر شوہر مشفقہ کو منظور ہوا ہی آج خلاص مند بکمال طیب خاطر اس جلسۂ مسرت و نشاط مین جو محض واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہی نواب صاحب بہادر ممدوح کو خلعت و خطاب عطیۂ گورمنٹ انگلسیہ سے مخلع و مخاطب کرتا ہی اور سب اخوان و ارکان ریاست کو صلاے عام سے اطلاع دیتا ہی کہ خطاب نواب والاجاہ امیر الملک اور خلعت فاخرہ اس درجۂ علیا کا سرکار انگلسیہ سے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطا فرمایا گیا اور جمیع مراتب اعزازین اونکی بنسبت اوسی سرکار فلک اقتدار سے نقش منظوری کا پایا مناسب و ضرور ہی

وارکان ریاست کی اور تقرر جاگیر وغیرہ کا وہ بھی سب ریاست سے ادا ہوئے تھے پس
جو رتبہ شوہر اول مخلصہ کا سرکار انگریزی اور اس ریاست سے ہوا تھا وہ بھی صدیق حسن خان
صاحب بہادر کا بھی ہونا چاہیے شرع شریف وقانون انگریزی مین زوج اول وثانی بوجہ مساوات ایک
حکم رکھتے ہین اس صورت مین شوہر رئیسہ کو بزمرۂ ملازمان نائب ثانی ریاست کے عہدے پر
رکھنا حقارت شان رئیسہ ہے پس بہر حال محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو نواب
باقی محمد خان بہادر مرحوم کے مرتبے کے برابر رکھنا اور عہدۂ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست
اونکی ذات سے اوٹھا دینا بہت ضرور ہے پس درخواست مخلصہ یہ ہے کہ سرکار انگلسیہ سے
جتنے مراتب مذکورہ واسطے شوہر اول مخلصہ کے عطا فرمائے تھے وہ سب مراتب سید
صدیق حسن خان صاحب بہادر کو بھی دیے جاوین اور اونکو خطاب نواب والاجاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کا عطا ہو اور پہلے یہ درخواست اس خیال سے نہین
کی گئی تھی کہ اگرچہ بحکم خدا بیوہ عورتون کا نکاح ہونا اہل اسلام کی تمام ولایتون مین جاری ہے
اور بھی انگلستان مین اسکا معمول ہے مگر ہندوستان کے اکثر مسلمانون نے عیب سمجھکر اوٹھا دیا
ہے اور اونکے دلون مین عام نکاح ثانی بیوہ کہ رسم ہنود خلاف عقل وحکم اسلامی وخلاف
قانون انگلسیہ ہے جم گئی ہے پس بھائی بندون مین سے جو لوگ نکاح بیوہ کا بسبب جہالت
عیب جانتے ہونگے وہ پہلے تو نکاح کرنا مخلصہ کا خلاف رسم خاندان کے جانینگے دوسرے
جب اس شوہر کو شوہر اول کے رتبے مین پاوینگے زیادہ تر اونکو ناگوار ہوگا اسواسطے انکو
بتدریج شوہر اول کے رتبے پر پہونچانا مصلحت وقت ہے یہ سمجھکر پہلے انکے واسطے تجویز نیابت
دوم ریاست کی جو خالی تھی لکھی گئی تھی اب جو عہدۂ نیابت دوم موقوف کرکر انکو جاگیر وغیرہ
مثل شوہر اول دیجاویگی انکا رتبہ بھی اونکے برابر ہوجاویگا اور آمدنی جاگیر نائب دوم ریاست
جو خلد نشین کے زمانۂ حیات مین ریاست سے ہر سال صرف ہوتی تھی وہ خزانہ ریاست مین
جمع ہوتی رہیگی امید کہ اس تجویز کی منظوری سے آپ بجر جواب ممنون فرماوین فقط

مجھکو انصرام کاروبار ریاست مین بوجہ محنت و جانفشانی بخلوص نیت و خیرخواہی توفیق روزافزون بخشے اور رئیسہ معظمہ بارک اللہ لہا و علیہا کو اور تمام اخوان و ارکان و ملازمان ریاست کو مادام الحیات بنابر ریاست وہی وہ استقامت و خیرخواہی ظاہر و باطن ریاست ہمیشہ مجھسے خوشنود رکھے فقط بعد ازین خدمت نیابت دوم ریاست کو مرتبہ بلند صاحب صدرین سے کمتر پاکر غرہ صفر ۱۲۸۹ہجری سے مینے موقوف کردیا اور بمنظوری صدر عالیقدر بخطاب نواب الاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر مخاطب کیا نواب صاحب معدلت مآب اخلاق مخزن مکارم اختصاص سلمہ اللہ تعالیٰ نے بجا آوری حکم شرع شریف کو مقدم اور موجب فلاح دارین کا سمجھکر مبلغ بست و پنج ہزار روپیہ بابت کابین داخل کیے اور اپنی خاص معاش سے تین ہزار روپیہ سالانہ بابت نان و نفقہ مقرر فرمایا بیان مختصر اس مجمل کا یہ ہی کہ جو خطاب و القاب و مرتبہ امراکو بادشاہ سے ملتاہی وہ موجب امتیاز معاصرین اوس شخص مین ہوتاہی اور پھر وہ صاحب رتبہ اوس لقب سے اہل عالم مین مادام الحیات مخاطب ہوتاہی اور سب لوگ جملہ امور مین رعایت اوس منصب و مرتبہ کی ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہین لہذا اس باب مین مینے بست چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۸ہجری مطابق چہارم فروری ۱۸۷۲ء میجر ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال کو خریطہ خط باین مضمون بھیجا کہ جب میرا نکاح بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ سے بمنظوری صدر قرار پایا تھا اونکے واسطے سرکار انگریزی سے یہ مراتب مقرر ہوے تھے خطاب نوابی با لفظ نظیر الدولہ و خلعت جانبی لارڈ صاحب بہادر و سلامی سترہ فیر وقت آمد و رفت علاقہ بھوپال و ملاقات حکام فرنگ نذر گذرانا افسران فوج کنٹنجنٹ بھوپال کا وقت عطاے خلعت مذکور آنا اسسٹنٹ صاحب بہادر کا فرودگاہ جہانگیرآباد سے پل خام جہانگیرآباد تک اور میر منشی اجنسی اندور و سیہور کا دروازہ بدھوارہ تک استقبال کو رزیڈنٹ صاحب بہادر و اجنٹ صاحب بہادر کا وقت آمد و رفت بھوپال ملاقات کو اونکے مکان پر جانا یہ سب مراتب سرکار انگریزیہ سے ادا ہوے تھے اور جو مدارج اس ریاست سے متعلق ہوے تھے جیسے نذرین ملازمان و اخوان

تحریر فرمایا کہ مخلص اس تجویز پسندیدہ سے بہت خوش ہوا آپکی رای بہت مستحسن و انسب ہو
سید صاحب موصوف نے خلعت پہنکر جو اسپیچ اہل دربار کو سنایا تھا یہ ہو شکر ہو اوس منعم
حقیقی کا جسنے خیرخواہی و ریاست بازی و کارگزاری و جانفشانی ملازم کو کاروبار آقاے
قدرشناس ہنرپرور فیض رسان کرم گستر پر عموماً سبب نعمت پایہ نمکخواران ٹھہرایا اور خصوصاً
میرا رزق ایسے سردار عالی تبار نامور نامدار کے مائدہ لطف و احسان و خوان نعمت و امتنان کے
سپرد فرمایا جسکے فیض انعامات بے نہایت اور توجہات بے غایت سے جملہ حاضرین دربار
بہرہ مند و کامگار ہین بلکہ اکثر مردم بلاد دور دست اور تمام ساکنین ملک محروسہ اوسکے
احسانات کے شکرگزار ہین اور درود و سلام اوس رسول کریم و شفیع امتان اثیم پر جسنے
تمام امت کو خصلتہای نکوہیدہ اور عادات ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت
و خصومت و رعایت بیجا و طرفداری ناز یبا سے ہر مقدمہ دین و دنیا مین خوب ساڑایا اور
وعدہ ذلت دنیا و عذاب آخرت فرمایا اور دیانت و امانت و اطاعت و جانبازی
و تابعداری و نمک حلالی و رفاقت و وفاداری کا رستہ بتایا اور اوسپر اجر و ثواب کامل ٹھہرایا
پھر شکر کرتا ہون مین جناب رئیسہ معظمہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام لہا
الاقبال کا جنھون نے براہ قدرشناسی معتمد وانی و ملازم نوازی و فیض رسانی کہ اونکا جوہر ذاتی
و کمال فطری ہو اول مجکو عہدہ میر منشیگری پر سرفراز کیا گویا نشیب خاک سے اوج افلاک پر پونچایا
پھر اکرامات و انعامات سے ممتاز فرماکر عہدہ نیابت دوم ریاست کا باجمیع لوازم و خطاب
و جاگیر وغیرہ عطا کیا اور باضافہ منصب و توقیر عزت و آبرو شایان دی اور حوصلہ خیرطلبی و
وفاکیشی کو ترقی نمایان بخشی تھوڑا شکر اس بہت قدرشناسی کا مجھسے بڑی عمر مین ادا ہونا معلوم
اور دعوی حقوق نمکخواری و وفاداری کا کماحقہ اپنی زبان سے آپ کرنا مذموم اسلیے اب مجھپر
لازم و واجب ہو کہ ہمیشہ تہ دل سے اونکے احسانات و اکرامات کا بقدر امکان شکرگزار رہون
اور اونکی اولاد و ریاست کی نیکنامی و خیرخواہی مین بدل و جان تمام عمر بسر کرون حق تعالی

وارکان سے کے جلسۂ عقد منعقد کر کے ایجاب و قبول نکاح کا سید صاحب موصوف سے کر کے
حسب دستور ریاست کرنیل جان ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو
اطلاع دی صاحب بہادر موصوف نے شتم جون ۱۸۷۱ء مطابق یازدہم ربیع الآخر ۱۲۸۸ سنہ ہجری
جواباً یہ لکھا کہ نقل خط سکریٹری فورن ڈیپارٹمنٹ انڈیا جسمین جناب نواب گورنر جنرل بہادر
ہندوستان کیطرف سے درباب نکاح اجازت ہی سابق آپکے پاس بھیجدیا آپنے جو بخوشی و
رضامندی عقد اپنا منعقد فرمایا ہی اسمین عین خوشنودی حکام والا مقام ہی فقط جو کہ منصب
و وقار انکا مثل نواب باقی محمد خان بہادر مرحوم کے ہی اور معاش عہدۂ میر دبیری پہلے سے صرف
سعہ مالہ ... کی مقرر تھی اور عہدۂ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست غرۂ شعبان ۱۲۸۶ سنہ ہجری مطابق
ششم اکتوبر ۱۸۶۹ء یوم شنبہ روز فوتی راجہ کشن رام بہادر سے خالی تھا اور اس عہدہ کی
جاگیر چوبیس ہزار روپیہ کی تھی لیکن جب راجہ صاحب بہادر مذکور مر گئے تو اونکے وارثون پر
شش ہزار روپیہ کی جاگیر بحال رہی باقی ریاست مین غرق ہوگئی اسلیے معاش عہدہ
میر دبیری کو موقوف کر کر معیشت معتمد المہامی مین شامل کیا اور ... کی جاگیر ریاست سے
بڑھا کر جملہ چوبیس ہزار کی جاگیر و خطاب معتمد المہام سید محمد صدیق حسن خان بہادر اور عہدہ
نیابت دوم ملک محروسۂ ریاست بھوپال کا بتاریخ بست یکم ربیع الآخر ۱۲۸۸ سنہ ہجری دہم
جولائی ۱۸۷۱ء روز دوشنبہ مع خلعت نہ پارچہ و پنج رقم جواہر و چتر و آفتابی و چوبدار و اسپ
و فیل و پالکی جملہ بست و چہار عدد قیمتی لعہ ... روبروی ارکین و برادران ریاست
دربار عام مین عطا کیا اور بنظر اعلام و آگاہی خاص و عام ترک و احتشام و سامان جلوس
و احترام کے ساتھ دیوان عام سے سر فیل انکو انکے گھر تک جانے کا حکم دیا اور جسطرح
نائب دوم سرکار مرحومہ کے روبرو کاروبار ریاست کا کیا کرتے تھے اوسیطرح کاروبار
روبکاری اپنی کا خانصاحب موصوف سے کے متعلق رکھا اور اطلاع اس امر کی حسب سررشتہ
صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کو کردی پولٹیکل اجنٹ صاحب بہادر نے نہم جون ۱۸۷۱ء

پھر وہ افسر جملہ مدارس سلیمانی وغیرہ ریاست بھوپال رہے پھر مخاطب بخطاب میر دبیر
ہوکر میر منشی روبکاری میری کے ہوے اور نہایت کاروانی و دیانت و شرعیت ہوشیاری
سے خدمت مفوضہ کا انصرام کیا آج کا کام کل پر ہرگز نچھوڑا جملہ ارکان و اخوان ریاست
اونکی چال وچلن سے راضی و خوشنود پائے یہ صاحب علوم معقول و منقول و زبان عربی
و فارسی و علم ادب و علم کلام وغیرہ فنون مین فاضل متبحر ہین اور نسب مین سید بنی فاطمہ
جو سب مسلمانون مین بہتر قوم ہوا اور اکثر کتابین زبان عربی و فارسی کی علوم دین مین اونکی
تصنیف و تالیف سے مشہور ہین اور جب سے یہ اس ریاست مین مقیم ہین بوجہ بضیا لطگی وغیرہ
کبھی مورد جرمانہ و عتاب مثل دیگر اہلکاران ریاست نہین ہوے سرکار خلد نشین انکی تعظیم و تکریم
کرتی تھین اور ہمیشہ درس و تدریس علوم و فنون مین مشغول رہے انکے والد ماجد کا نام سید
اولاد حسن بخاری قنوجی اور انکے دادا کا نام نواب سید اولاد علیخان بہادر انور جنگ ہی جو
سرکار نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدرآباد دکن کے امرای گرامی و جاگیرداران نامی
اقربای امیر کبیر شمس الامرا بہادر مین تھے اور تعلقہ داری پنج لک روپیہ و جمعیت یکہزار سوار
و پیادہ سرکار شمس الامرا سے اور موضع من بھلی اور موضع مثل کھیڑا او موضع بل کھیڑہ وغیرہ دیہات
انکی جاگیر مین مقرر تھے اور جد امجد انکے سید عزیز اللہ برادر عم زاد نواب ابو الفتح خان شمس الامرا بہادر
کے تھے سلسلہ نسب انکا سید جلال بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملتا ہی اور امیر کبیر
اقربای نظام الملک سے صاحب ملک و فوج تھے بستم شوال ۱۲۷۹ھ ہجری نوے برس کے سن مین
راہی عالم آخرت ہوے اب اونکی جا اونکے فرزند مسند امارت پر متمکن ہین پس مینے نظر بحکم قرآن
مجید و صوابدید حکام وقت اور دفع بدنامی کے کہ اکثر امور ریاست بوجہ ضرورت ریاست داری
تنہائی مین منشی سے لکھوائے جاتے ہین اور بغیر نکاح کے خلوت کرنا نامحرم سے خالی از اتہام
خلوق نتھا مطابق حکم و آیین دین مبین کے بحضور مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر
[illegible]ل ملک محروسہ ریاست بھوپال و شیخ زین العابدین قاضی ریاست بھوپال وغیرہ اکابر اہل علم

بھوپال وغیرہ نے جو میرے ہمراہ تھے مجھے کہا کہ آپ اپنی شادی کر لیں وہ شخص آپ کے
کاروبار میں مددگار رہیگا پھر صاحب عالیشان کرنیل رچرڈ جان میڈ صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر جنرل سنترل انڈیا نے بھی وقت ملاقات کے مضمون مذکور مجھے فرمایا میں نے کہا ہمارے
دین میں دوسرا نکاح کرنا منع نہیں ہے لیکن ابھی کوئی شخص شایستہ نظر نہیں آیا جب میں
کلکتے سے بھوپال آئی مصلحت جناب موصوف کا خیال ہوا اور وہ مصلحت سبب بجا آوری
حکم خدای تعالی کی ہوئی کیونکہ کلام مجید میں بیوہ عورتوں کے نکاح کا حکم محکم فرمایا ہے اور
یہ عمل تمام ملک عرب روم اور ایران و توران کے مسلمانوں میں جاری ہے پس اس امر کو
اپنے دین و دنیا کی صلاح و فلاح سمجھکر چاہا کہ کسی شخص شایستہ نیکنام پسندیدہ خاص و عام
اپنا عقد کروں جب تقریب دعوت جشن نشرہ نور چشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم
طال عمرہا تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال تشریف لائے میں نے استرضا
اس کار خیر کی صراحتہً ان صاحب بہادر سے مناسب سمجھی ششتم ماہ مئی ۱۸۷۱ء مطابق
ہفدہم صفر ۱۲۸۸ ہجری کرنیل جان ولیم ولی اسبرن صاحب بہادر سی ایس آئی پولٹکل ایجنٹ بھوپال
نے خط انگریزی میرے پاس بھیجا اوسمیں لکھا تھا کہ میں نہایت خوش ہوکر خط ای جی فولن
سکرٹیری آپ کی شادی کے باب میں بھیجتا ہوں اور میں آپ کو دیکھکر نہایت خوش ہونگا
کہ پھر آپ نے شادی کی اور مضمون خط مذکور یہ تھا کہ لارڈ ارل میو صاحب بہادر کہتے ہیں کہ
بیگم صاحبہ بھوپال اگر چاہیں تو کوئی سبب مانع نہیں ہے اونکو اپنی شادی برادری کا کسی شایستہ
شخص سے مگر یہ کام بہتر ہوگا بمصلحت مشیران ریاست کے فقط اوسپر میں نے باتفاق رای
ارکان و اخوان ریاست اس امر خیر کے واسطے منشی سید صدیق حسن خان صاحب کو
انتخاب کیا یہ صاحب سترہ برس سے اس ریاست میں نوکر ہیں ایک مدت تک نواب سکندر بیگم
صاحبہ خلد نشین کے منشی رہے پھر جناب مرحومہ نے بملاحظہ مزید علم و فضل کہ اونکی صفت کا
دوسرا عالم و منشی بھوپال میں نہ تھا اونکو مہتمم عملہ تاریخ نگاری ریاست بھوپال کا مقرر کیا

فصل چہارم مشتمل ہی پانچ تذکرے پر

تذکرۂ اول نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست طال عمرہا کے احوال جشن نشرہ مین
تذکرۂ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت مین تذکرۂ سوم دورۂ ثانی نظامت ضلع جنوب
ملک محروسہ کی سرگذشت اور بعض نظم و نسق تازہ اوائل سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے بیان مین
تذکرۂ چہارم ورود نامۂ نامی شہزادۂ جم جاہ خلف دوم ملکۂ معظمہ کے بیان مین
تذکرۂ پنجم بیان مین حصول خطاب و تمغا و نشان کے جناب ملکۂ معظمہ ہند و انگلستان سے

تذکرۂ اول اہل ہند کا یہ قاعدہ ہی کہ اولاد کی شادی عقد مین صرف زر اور طرح طرح کا
تکلف کرتے ہین ہمارے بزرگون نے اسکے خلاف یہ قاعدہ مقرر رکھا ہی کہ جب اولاد
قرآن مجید کو ختم کر چکے ایک جشن اوسکی خوشی کا کرتے ہین اور اوسکو شادی نشرہ کہتے ہین
چنانچہ خلد نشین کا نشرہ اونکی والدہ نے اور میرا نشرہ خلد نشین نے بصرف زر خطیر بڑے
تجمل و احتشام کے ساتھہ کیا تھا اسلیے مینے بھی مطابق رسم خاندان عمل کیا یہ جشن سترھوین
محرم سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے شروع ہوا اور گیارھوین ربیع الاول سال مذکور کو تمام ہوا تمام ملک
محروسہ اور خاص شہر بھوپال کی رعایا اور جملہ ملازمین ریاست کی ضیافت علی قدر مراتب
کی گئی اور خلعتین قیمتی تقسیم ہوئین اور دعوت صاحبان عالیشان بہادر اور امرای گرد
و نواح کی جو اکثر ایسی تقریبون مین ہمارے یہان قدیم سے تشریف لاتے ہین بتکلف
عمل مین آئی اور رسم حنابندی برادران ریاست و ارکان دولت کی طرف سے بخوبی
ادا ہوئی چالیس شب تک روشنی و آتشبازی و رقص وغیرہ تکلف کے ساتھہ
بڑی بڑی مجلسین آراستہ و پیراستہ رہین اور روز اخیر باغ نشاط افزا مین یہ جشن
اختتام کو پہونچا مبلغ دو لاکھ نود و شش ہزار چہار صد نوزدہ روپیہ نیم آنہ اس شادی مین صرف ہوا

تذکرۂ دوم جب ہز جناب مستطاب شاہزادۂ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب پسر دوم جناب
ملکۂ معظمہ دام سلطنتہا کی ملاقات کو کلکتے گئی وہان کرنیل طامسن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ

وغیرہ کیا یہ محال علاقہ غیر مین واقع اور حدود ریاست سے جداگانہ ہے اسلیے اسکا دورہ علیحدہ نہین ہوتا پھر محال غیرت گنج علاقہ ڈیوڑھی خاص مین پہونچکر معاینہ بازار و کچہری و مسجد کا کیا گیا اور تمام ہمراہیان لشکر کو خوراک دعوت دی پھر گڑھی انبا پانی جاگیر نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ مین داخل ہوکر بعد کارروائی دورہ صاحبہ موصوفہ کیطرف سے تمام لشکر ہمراہی کو سامان ضیافت دیا گیا پھر محال محاپور پھر محال اسین مین جو محل نظامت ضلع مشرق ہے آکر حاضری عملہ وغیرہ لیکر ملاحظہ کچہری نظامت و معاینہ مکانات کہنہ قلعہ کیا گیا اور مسجد کے فرش ناہموار کو درست کرنے کا حکم دیا گیا سلیچے کانا کھیڑہ مین پہونچکر تصویرین سنگین اور بھٹی اور دروازہ تعمیر قدیمہ وغیرہ کو ملاحظہ کیا پھر محال دیوان گنج مین کارروائی دورہ کرکے سیزدہم فروری ۱۸۸۱ء مطابق بست دوم ذیقعدہ ۱۲۹۸ ہجری شہر بھوپال مین داخل ہوئی حسب دستور تمامی فوج و اہلکاران عملہ نے تا مقام مقررہ استقبال کیا اس دورے مین ایک ہزار و پانصد و سی و چہار قطعہ عرائض مستغیثان گذرین اونمین سے جس قدر بابت رشوت ستانی و ظلم و زیادتی ملازمان کی تحقین تحقیقات و نکی اپنی روبکاری خاص مین تحویل منصرمان مقدمات و بکاری عمل مین آئی اور جو مقدماتی تحقین حکم لکھوا کر تحقیقات کو حکام کے سپرد ہوئین

ذکر بعض انتظامہای عمدہ

علاج غربا کے لیے غرهٔ محرم ۱۲۹۸ ہجری سے ہر پرگنہ و علاقہ فوج بھوپال مین ایک ایک طبیب و ران اطبا کی نگرانی کے لیے ایک افسر الاطبا مقرر کیا مصارف ادویہ و ماہوار حکما وغیرہ کا [illegible] سالانہ روپیہ سالانہ ٹھہرا اور تین برس کے بعد رخصت [illegible] ماہ ملنے کا قاعدہ ٹھہرا یا سابق تحصیلدار کو پچھتر روپیہ کے فیصلے کا اختیار اور ناظم کو [illegible] وصد و پنجاہ روپیہ اور مقدمہ فوجداری مین دو مہینے کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ [illegible] نائب ریاست کو دیوانی مین پانسو روپیہ تک اور فوجداری مین چار مہینے کی قید اور [illegible] روپیہ جرمانہ تک اختیار تھا اب تحصیلدار کو دوسو روپیہ تک کے فیصلے کا اختیار اور [illegible] فوجداری مین دو ماہ کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور ناظم کو پانسو روپیہ تک کی سماعت

جگہہ بارش مین پانی کی آمد پہاڑون سے بہت دیکھی ایک دیوار عریض طویل پختہ و سنگین
سے تعمیر کرکر تالاب بنوایا پل شاہجہانی اوسکا نام رکھا اس تالاب کے تعمیر ہونے سے
رعایا کو بہت آرام ملا اب یہ تالاب سمت شمال بھوپال سیرگاہ خلائق ہی اٹھائیس فٹ
دیوار بلند تعمیر ہو چکی ہی ہنوز تعمیر اوسکی جاری ہی جانب مشرق اس تالاب کے منشی حسین خان
ماشٹر نے بھی ایک مختصر تالاب بنایا ہی اوس سے جانور اور اس سے آدمی پانی پیتے ہین اس
تالاب سے آگے بڑھکر دامن کوہ مین ایک میدان وسیع و خوش فضا ہی وہان تجویز آبادی
کی گئی ہی تھوڑے عرصے مین انشاء اللہ صورت آبادی نظر آویگی نام اوسکا شاہجہان آباد
رکھا ہی اور مدرسہ پرانس آف ویلس و بعض مکانات عمدہ کارخانہای ریاست کے لیے
بھی وہان تعمیر ہوینگے اور دوکانات رعایا اور چبوترہ سائرکل وغیرہ وہان بننے کا علاوہ
اسکے بتقلید صاحبان عالیشان بہادر ایک توپخانہ اسپی مرتب کیا اور بیل موقوف کیے
فوج مین بین باجہ تھا ولایتی سازوسامان منگواکر اوسکو بھی جاری کیا ریاست بھوپال مین
جو پیس جدید ہوتا ہی اوسکے عہد مین سکہ قدیم بدلا جاتا ہی بموجب اس قاعدے کے سکہ
قدیم فلوس موقوف کرکے سکہ جدید مقرر کیا اور وزن و نرخ سکہ عہد خلد نشین کے مطابق
رکھا اس سکے مین لفظ پاؤ آنہ و حرف شین نقطہ دار اور سنہ ہجری نقش ہی اور یہ سکہ غرہ
شوال ۱۲۸۶ سنہ ہجری سے جاری کیا گیا اور سکہ بھوپال کے روپے کی چاندی سخت اور وزن
سکہ انگریزی چہرہ دار سے کچھہ کم تھی اس سبب سے بخلاف سکہ جینپور و اندور و کوٹہ و ٹونک
وغیرہ سکہ بھوپالی پر بٹہ لگتا تھا اسلیے خالص چاندیکا روپیہ ہمنرخ سکہ چہرہ دار رائج کرنا
تجویز کیا ہی اور صورت سکہ اول کو جسکے ایک رخ پر لفظ ضرب فی بھوپال اور جانب دیگر
سنہ ہجری نقش تھا بدل دیا ملک محروسہ بھوپال مین صحرای گنور ایک وسیع جنگل ہی جسکی
لکڑی قابل عمارت ہی لوگ دریاے نربدا کے پار علاقہ غیر مین کثرت سے کاٹکر لیجاتے تھے
اور فی عرابہ صرف ایک روپیہ محصول دیتے تھے اوسکی پیمایش کروا کر ناکہ بندی کرائی

ذکر دورہ نظامت مغرب

بست وششم فروری ۱۸۸۰ء مطابق بست و چہار ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ ہجری بھوپال سے بعزم دورہ کوچ کیا اور محالات دلود و بیر و نظیر آباد و دیبی پورہ و دوراہہ و سیہور مین وارد ہوئی صاحب پولٹکل ایجنٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان بہادر چھاونی سے مطابق دستور کے استقبال کیا اور قواعد فوج کی دکھائی اور امتحان طلبۂ مدرسہ کا میرے روبرو دلوایا پھر محال آشٹہ و جاور و محال اچھاور جاگیر بی بی صاحبہ حکیم شہزاد مسیح عیسائی و شمس گڈھ کا دورہ کرکے چہارم جون مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۹۷ھ ہجری کو داخل بھوپال ہوئی اس دورے مین بھی مطابق دورۂ ضلع جنوب جملہ کارروائی معمولی ہوئی تین ہزار ایک سو ایک عرضیان مستغیثون کی گذرین حسب ضابطہ تدارک و دادرسی عمل مین آئی زیادہ کام یہ ہوا کہ منجملہ ایک لاکھ دو ہزار یکصد و پنجاہ و شش روپیہ یک نیم آنہ زر باقی کے چالیس ہزار چھ سو تینیس روپیہ چھ آنہ نقد وصول ہوئے بقیۂ زر کے لیے قسط بندی ٹھہری احاطۂ فرودگاہون مین آرام کے لیے تعمیر چاہ پختہ و اشجار سایہ دار کے لگانے کا حکم دیا گیا جنگل مین شیرون کی کثرت پائی گئی پانچ روپیہ فی شیر شکاری کو انعام ملتا تھا بنظر دفع ضرر بیس روپیہ فی شیر انعام مقرر کیا گیا اور باٹ آہنی کم وزن لیکر دار الضرب بھوپال سے اوزان جدید کا نذارونکو دیے گئے

ذکر بعض انتظامہای جدید

چند سال عہد سرکار مرحومہ سے تعطیل روز جمعہ وغیرہ نصف یوم کی مقرر تھی دوپہر کی چھٹی مین نہ کام خانگی ملازمان و نہ کار سرکار سرانجام پاتا تھا اور سرکار انگریزی مین اتوار کی تعطیل اور حکام اسلام مین روز جمعہ اور راجون مین شنبہ کے دن کی پوری تعطیل کا دستور ہی اسلیے تمام روز جمعہ کی تعطیل جاری کی علاوہ اسکے جو تعطیلین تقریبات تہوار اہل اسلام و ہنود نصف روز کی مقرر تھین اونکو بھی تمام روز کی مقرر کر دین ساکنان سمت شمال بیرون شہر بھوپال دور سے پانی بھر کے لایا کرتے تھے اور مسافر بھی تکلیف پاتے تھے اسلیے ۱۲۹۶ھ ہجری سے قریب عیدگاہ جانب شمال بھوپال ایک

حاضر ہوئی بعدہ بتواریخ مختلف جناب محمد حسین بتقریب ملاقات بازدید میری فرودگاہ
پر تشریف لائے اور گورنر صاحب بہادر ممبئی و مدراس و لارڈ بشپ صاحب لارڈ دیا دریان
وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بکمال خوبی ملاقات ہوئی اور سیر ناچ گھر و میگزین
فورٹ ولیم قلعہ کلکتہ و عجائب خانہ و دار الضرب کا کیا اور فوج کی قواعد دیکھی اور چہاردہم
جنوری سنہ ۱۸۷۰ع مطابق یازدہم شوال سنہ ۱۲۸۶ ہجری جہاز دخانی سواری شاہزادہ صاحب بہادر
کو دیکھا اور ہنگام سیر مقامات مذکورہ رسم استقبال و سلامی بحفظ مراتب بخوبی سرکار انگلیسیہ
کی طرف سے ادا ہوئی برابر بزرگی و آبادی شہر کلکتہ اسوقت ہند میں کوئی شہر نہیں ہے چار لاکھ
پچاس ہزار چالیس آدمی اس سال وہمین شمار کیے گئے ہین اور اخبار پائنیر سے معلوم ہوا
کہ تمام ملک ہند مین چوبیس کروڑ ایک لاکھ آدمی ہین اور شمار مردم روی زمین بقول محققین
فرنگ یہ ہے کہ یورپ مین ۲۸ کروڑ ستر لاکھ آدمی اور ایشیا مین ہفت ارب ۹۸ کروڑ ساٹھ لاکھ
اور افریقہ مین شش کروڑ اسی لاکھ اور آسٹریلیا مین اڑتیس لاکھ اور امریکا مین سات کروڑ
بست ہشت لاکھ جملہ تخمیناً ہشت ارب چہل یک کروڑ ہفتاد و شش لاکھ آدم زاد دنیا مین ہین اور
تخمیناً سہ ہزار و ششصد مختلف زبانین ہین اور یکہزار مذہب از انجملہ اہل مذہب جو دانایان فرنگ کو
مشخص ہوے اونکی تفصیل یہ ہے

گریک چرچ کویان	رومن کیتھولک	پراٹسٹنٹ	مسلمان
۶۵ لک	۱۹ کروڑ ۵ لک	۹ کروڑ ۱۸ لک ۹۳ ہزار	۱۶ کروڑ
بدھ	دیگر مذاہب اہل ایشیا	بت پرست	یہودی
۴۳ کروڑ	۲۶ کروڑ	۲۰ کروڑ	۶۰ لک

چونکہ اس شہر کے حال سے ایک عالم آگاہ ہے اسلیے قلم انداز کیا گیا پانزدہم جنوری سنہ ۱۸۷۰ع
بسواری ریل کلکتہ سے چلکر ہفدہم ماہ و سنہ صدر کو جبلپور داخل ہوئی اور پنجم فروری برابر
سوم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مع الخیر بھوپال پہنچی اس سفر کے مصارف و خرید بعض اشیاے
ولایتی و بعض زیور مرصع وغیرہ مین مبلغ ایک لاکھ ستاسی ہزار نوسو روپیہ پونے بارہ آنے صرف ہوے

اسلیے تحریر خط باین القاب بنام نامی لارڈ صاحب بہادر ینے تجویز کیا صاحب عالیشان
شفیق و مہربان کرم فرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد ادای لوازم خلوص و نیاز معروض آنکہ
اور اسکی منظوری کیواسطے خریطہ خط پلیٹکل اجنٹ صاحب بہادر پاس بھیجا گیا بائیسوین نومبر
۱۸۷۲ء مطابق پانزدہم ربیع الآخر ۱۲۸۹ھ ہجری صاحب موصوف نے یادداشت لکھ بھیجی کہ
جناب گورنمنٹ سے آپ کی تجویز منظور اور مستحسن ہوئی آئندہ خط بالقاب مذکور لکھا جاوے

القاب و آداب و عبارت خاتمہ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد اظہار مراسم ارادت و نیاز
کہ عین تمنای مخلصان خلوص اساس است مکشوف خاطر عاطر باد عبارت خاتمہ امید کہ تا دوام
ملاقات مسرت آیات محتوی صحت مزاج شفقت امتزاج بتر قیم رقائم محبت ضمائم مدام شادکام فرمودہ باشند

القاب و آداب پلیٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای مخلصان
سلمہ اللہ تعالی بعد تاسیس اساس خلوص قدیم کہ اہم مقاصد مخلصان صمیم است مکشوف خاطر خطیر آنکہ
عبارت خاتمہ امید کہ تا دست داد ملاقات مسرت آیات از ترقیم رقائم محبت ضمائم شادکام فرمودہ باشند

کیفیت سفر کلکتہ

کرنیل ڈوانڈ تامسن صاحب قائم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے
یکم دسمبر ۱۸۷۲ء مطابق بست ششم شعبان ۱۲۸۹ھ ہجری یادداشت بحوالہ چٹھی صاحب جنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا باین مضمون لکھی کہ آپ کو دربار گورنری و شاہزادہ
ڈیوک آف ایڈنبرا مین چھبیسوین دسمبر سنہ صدر تک پہونچنا چاہیے مینے بکمال خوشی ہجدہم
دسمبر مطابق چہاردہم ماہ رمضان ۱۲۸۹ھ ہجری کو بسبیل ڈاک بھوپال سے براہ ہوشنگ آباد
کوچ کیا اور نرسنگ پور سے ریل پر جبلپور داخل ہوکر بست سوم دسمبر ریل پر سوار ہوئی اور
بست پنجم دسمبر کو کلکتہ پہنچی اور بست نہم دسمبر مطابق بست پنجم رمضان سنہ الیہ کو ملازمت
جناب شاہزادہ صاحب بہادر و لارڈ صاحب بہادر سے سربلند ہوئی دونوں صاحب بہادر نے
بہت اعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سی ام دسمبر کو دربار شتار شاہزادہ صاحب بہادر نے

بہادر سنٹرل انڈیا و لارڈ صاحب بہادر و ملکہ معظمہ و شاہزادہ و وزیر اعظم کے اس ریاست سے
لکھے جاتے ہین یہ ہین اور قبل ہمارے عہد کے دستور تحریر عریضہ بملکہ معظمہ اس ریاست مین
نتھا بعد میری صدر نشینی کے توجہ صاحبان عالیشان بہادر سے یہ دستور قائم ہوا

القاب و آداب جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بحضور صولت معمور شاہ گیتی پناہ
تاج بخش و سلطنت آرا حضرت ملکہ معظمہ شاہنشاہ گریٹ برٹن و ہندوستان دام دولتہا
بعد تقدیم اوس آداب و تسلیم کے جو قابل باریابان آستان فلک نشان ہو یہ عرض ہے
عبارت خاتمہ ایزد متعال و قادر ذو الجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف اسعاف
مرام فرمائے ظل رافت جہان پناہ کو بسر مطیعان با اخلاص پر مخلد و مبسوط دکھلاوے

القاب و آداب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر عالیجناب عالی مدارت دوحہ
روضہ سلطنت قرۂ باصرۂ مملکت شاہزادہ صاحب بہادر دام دولتہ بعد تقدیم لوازم آداب
و تسلیم و ترسیم مراسم تعظیم معروض آنکہ **عبارت خاتمہ** ایزد متعال و قادر ذو الجلال
ظلال فضل و کمال شاہزادہ با اقبال کو سر عاجزہ خلوص اشتمال پر مخلد و مبسوط فرماوے

القاب و آداب وزیر اعظم ارکل صاحب بہادر بجناب مستطاب معلی القاب
خورشید انتساب عمدۂ عماید سلطنت کبری وزیر اعظم و مشیر خاص حضور فیض معمور حضرت ملکہ معظمہ
رفیع الدرجہ دام اقبالہ بعد تادیہ مراتب تسلیم و تقدیم مناصب تعظیم مرفوع خاطر فیض مظاہر
عبارت خاتمہ قادر ذو الجلال جب تک کہ مہر و ماہ کو مصروف اسعاف مرام
انام فرماوے ظل رافت و تمکین والا کو سر ارادت کیشان مطیع پر مخلد و مبسوط رکھے

القاب و آداب لارڈ صاحب بہادر سابق چونکہ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ مختیار ریاست
تھین لارڈ صاحب بہادر کے نام عریضہ لکھنا ارکین ریاست نے مقرر کیا تھا جب والدہ مرحومہ
مختار ریاست ہوئین وہ بھی عریضہ لکھتی رہین اور بعد حصول خلعت ریاست بھی بطور سابق
کارروائی رہی یہ قاعدہ مقتضی ادب نتھا اور آداب تحریر روسای ہند کے بھی خلاف تھا

خاص و عالی ہمتی سے کرنا کہ جسکے سبب سے گورمنٹ انگریزی نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو
معزز و ممتاز کیا تھا اور تمکو اونکا جانشین کیا ہی تمام ہمت میری بمزید اہتمام اوسکے انصرام پر
مصروف ہی اور خدا سے یہ دعا ہی کہ ہمیشہ مجکو و سلطان جہان بیگم اور جملہ میرے جانشینون کو
توفیق نیک نیتی و خیر خواہی سرکار انگلسیہ و فکر و دادرسی مخلوق اور انتظام ملک بخشی جسکے ظہور سے
ہر ایک اپنے اپنے عہد مین مورد مراحم شاہی اور تحسین و آفرین گورمنٹ انگریزی ہے عطا فرماوے فقط
مرقومہ چہارم شعبان ۱۲۸۶ھ ہجری مطابق نہم نومبر ۱۸۶۹ع اوسکے جواب مین چہاردہم مارچ سنہ ۱۸۷۰ع
کو صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ موصوف نے مجکو خریطہ لکھا کہ آپ کا نامہ و عرضداشت بذریعہ صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا روانہ لندن ہوے اور چٹھی انگریزی وزیر اعظم
کی بنام لارڈ صاحب موصوف مورخہ بست و ہفتم جنوری ۱۸۷۰ع مقام لندن سے بذریعہ چٹھی سکرٹیری گورنمنٹ
انڈیا رقمزدہ چہارم مارچ سنہ صدر بواسطہ چٹھی صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اسمی مخلص محررہ دہم مارچ سنہ مذکور اس مضمون سے آئی کہ عرضداشت رئیسہ بھوپال کو ملکہ معظمہ
نے کمال شفقت سے قبول کیا اور وزیر صاحب فرماتے ہین کہ جو ہمارے نام خط بھیجا اوس سے
ہم بہت خوش و راضی ہوے نقل چٹھی وزیر و سکرٹیری گورمنٹ انڈیا آپکے پاس بھیجی جاتی ہی
ترجمہ چٹھی وزیر اعظم ہند موسومہ نواب گورنر جنرل بہادر ہندیہ ہی صاحب من جناب ملکہ معظمہ
کے حضور سے ایما ہی کہ جو خط یہان سے بتعزیت و تہنیت بنام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال بتاریخ ہشتم اگست ۱۸۶۹ع جاری ہوا تھا اوسکے جواب مین عرضی نواب بیگم صاحبہ
موصوفہ نے بھیجی اوسکے جواب مین نواب بیگم صاحبہ کو اطلاع دیجاوے کہ جناب ملکہ معظمہ نے
آپکی عرضی کو نہایت مہربانی سے قبول فرمایا ہی اور میرے نام جو بیگم صاحبہ نے خط ارسال
کیا ہی اوسکے وصول ہونے سے مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوسمین جو مضمون صداقت کا
درج تھا اوسکے مطالعہ سے ہم راضی ہین فقط دستخط ارگل صاحب بہادر القاب و آداب
و عبارت خاتمہ جو واسطے صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر و صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب

صاحب بہادر قائم مقام پولٹیکل اجنٹ بھوپال سے مجھہ تک پونہچایا اور صدارت عاجزہ و
ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم کو اگرچہ ارکان سلطنت بیگم والاحضرت حقوق موصوف پر عرصہ ہوا
کہ قائم کرچکے تھے حال مین ارشاد خاص حضور اشرف اعلیٰ سے منظور و مستحکم اور مجھکو سب ہمچشمون مین
مفتخر و محترم فرمایا نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے کہ تادم آخرین وفاداری و خیرخواہی حضور
عالیہ و گورمنٹ انگلسیہ مین راسخ دم و ثابت قدم رہکر عاجزہ و سلطان جہان بیگم کو زیر سایہ
عاطفت و ظل حمایت آپ کے چھوڑا ہی خدا سے امید رکھتی ہون کہ مجھکو و میری اولاد کو بھی مثل
مادر بلکہ زیادہ تر وفاکیشی و فرمانبرداری حضور و گورمنٹ عالیہ انگلسیہ مین سرخرو و نیکنام اور جودو
عطا و افتخار بخشی سامی سے کامیاب و بہرہ مند رکھیگا عاجزہ روز صدرنشینی سے انتظام ملکی و
دادرسی بندگان خدا مین جہانتک کہ ممکن ہی مصروف ہو جو رپٹ مختصر کارہاے ریاست
و دورہ بیشتر خدمت مین لارڈ صاحب بہادر کی بھیجی ہی یقین ہی کہ اطلاع اوسکی بھی حضور مین
ہوئی ہوگی اور آیندہ بھی انتظامہای شایستہ و کارہای نیک و دادرسی و رفاہ حال رعایا اور
اطاعت و خیرخواہی سرکار گورمنٹ عالیہ انگلسیہ مین عاجزہ بدل و جان جہد بلیغ رکھیگی فقط
معروضہ پانزدہم جمادی الاخرہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق بست و دوم ستمبر سنہ ۱۸۶۹ عیسوی

مضمون نامہ بنام وزیر اعظم مثال واجب الامتثال مورخہ سی ام جولائی سنہ ۱۸۶۹ ع

شرف ایراد لایا واسطے اعلام ارشاد ہدایت بنیاد سے کہ مجکو جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما
ہوا ہی کہ مین تمکو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو تمہاری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے
تہ دل سے نہایت افسوس و صدمہ ہوا ہی اس نوازش و الطاف بادشاہی نے عزت و آبرو میری
بڑھادی اور باین تخصیص کہ مجکو ارشاد کرامت بنیاد سے خبر دی گئی ہمسرون مین مجھے مفتخر و ممتاز
فرمایا اور محنت و جانفشانی و خیرخواہی اور خلوص جناب والدہ مرحومہ کا یہ نیک نتیجہ شہرہ آفاق
ہوا کہ اونکی وفات سے بادشاہ ہندوستان و انگلستان کو ملال ہوا اور اس ہدایت مستقیم سے
کہ تم حکمرانی ریاست کی جو تمہارے قبضہ قدرت مین ہی اوس دانشمندی و نیک نیتی اور التفات

خدمت مین کہ اونھون نے سعی وافر درستی انتظام و تدبیرات آسایش رفاہ عام بھوپال مین کی ہی ظاہر کیجاوے

فصل دوم ذکر ورود فرمان جناب ملکۂ معظمہ اور کیفیت سفر کلکتہ و کیفیت دورہ نظامت مغرب ملک محروسہ بھوپال و بعض انتظامات جدید کے بیان مین ذکر ورود فرمان

دوم ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع چھاونی سیہور سے کرنیل وڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پلیٹکل اجنٹ بھوپال نے اپنے خریطے کے ساتھ خط انگریزی ڈیوک آف ارگل صاحب بہادر وزیر اعظم ہند مقیم لندن میرے پاس بھیجا خط انگریزی کا ترجمہ یہ ہی میری معزز محبہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال مجھکو حضرت جہان پناہ ملکۂ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما ہوا ہی کہ مین آپ کو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے تہ دلسے نہایت افسوس ہوا ہی اور اس حادثے سے بڑا صدمہ گذرا ہی حضرت ملکۂ معظمہ کی شفقت و عاطفت اور ایسے موقع پر اونکی تفقد و مرحمت آپ کے صفحۂ ضمیر پر نقش کالحجر کیجاتی ہی اور حضرت ملکۂ معظمہ کو ہر طرح طمانیت کلی ہی کہ آپ حکمرانی ریاست جو آپ کے قبضۂ اقتدار مین ہی دانشمندی و نیک نیتی اور التفات خاص و عالی ہمتی سے جسکے سبب سے مشہور و والا قدر نواب سکندر بیگم صاحبہ کو گورمنٹ انگریزی نے معزز و ممتاز فرمایا تھا اور جنکی جانشین آپ ہوئی ہین فرماوینگی اور میری آرزو دلی یہ ہی کہ آپ کی عمر و اقبالمندی کی ترقی ہوتی ہے فقط تحریر پنجم جولائی سنہ ۱۸۶۹ع آپ کا دوست صادق ارگل صاحب وزیر اعظم ہند مینے وزیر صاحب کی خدمت مین نیازنامہ اور عرضداشت جناب ملکہ ہر موسٹ گریشس مجسٹی کوین وکٹوریا آف گریٹ برٹن اینڈ ایرلنڈ اینڈ امپریس آف ہندوستان کے نام تحریر کی اور بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ بہادر کے پاس بھیجدی نقل اوسکی یہ ہی شکر ہی اوس پروردگار عالم کا جسنے ارشاد فیض بنیاد اوس بادشاہ حق رسان واطاعت دوست رعایا پرور کا بواسطۂ عالیجناب وزیر اعظم ہند اور جناب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان و اجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

اور ضوابط مقررہ سے بہتری و آسودگی رعایا کی ظہور مین آوے جناب ممدوح کی رائے یہ ہی
کہ اگر قدیم و آزمودہ کار روساطریقہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا اختیار کرین تو اونکی بڑی
نیکنامی ظہور مین آوے اور جناب ممدوح کیفیت مذکور بکمال طیب خاطر بنظر اطلاع عام و خاص
باندراج گورمنٹ گزٹ مشتہر فرماوینگے اور ایک نقل اوسکی واسطے ملاحظہ جناب مستطاب
وزیر اعظم ہند کے ولایت انگلستان کو روانہ کرینگے فقط مخلص بکمال مسرت و شادمانی
نقل و ترجمہ چٹھی مذکور کہ سند مستحکم خوشنودی ارباب صدر رفیع القدر اور بہترین دستاویز
آپ کی نیکنامی و خوش لیاقتی کی ہی آپ کے پاس بھیجتا ہی اور حوالہ قلم اخلاص رقم کرتا ہی
کہ راضی و خوشنود ہونا جناب مستطاب نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا
اور مشہور ہونا آپ کی خوش نظمی و فراست کا آپ کی محنت و سرگرمی کا نتیجہ ہی جو آپ نے
انتظام جزئی و کلی ریاست مین بدل و جان مبذول کی ہی یقین ہی کہ آپ توصیف و ستایش
اپنی تدبیرات پسندیدہ و رضامندی گورمنٹ انگلسیہ سے محظوظ و شادمان ہو کر ہمیشہ بہتری
و انتظام ریاست و خیر اندیشی سرکار انگریزی مین مصروف و ساعی رہینگی اور اپنی نیکنامی
و ناموری کو جو مشہور آفاق ہوئی ہی علی الدوام ترقی دیوینگی بعد ازان ششم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶
ہجری برابر ہشتم فروری ۱۸۷۰ء کرنیل اوسلی صاحب بہادر قائم مقام پولٹیکل ایجنٹ بھوپال
نے لکھ بھیجا کہ ڈیوک ارگل وزیر اعظم ہند نے لارڈ صاحب بہادر فرمانفرمای ہندوستان کو
لکھا ہی کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنے روز صدر نشینی سے
فرمایا ہی کیفیت اوسکی میرے پاس پہنچی مینے اوسکو بکمال طیب خاطر ملاحظہ کیا ہمکو نہایت
خوشی اس حال کے پڑھنے سے ہوئی کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے صدر نشین ہوتے ہی
انتظام و حکمرانی ریاست مین اپنی آزادی و بیدار مغزی کا ثبوت ظاہر کیا جو بات اونکی والدہ صاحبہ
برسوں کے استعمال مین ظہور مین لائین تھین اور جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے بھی حسب درخواست
آپ کی ایما ہوا ہی کہ خوشنودی جانب جناب ممدوحہ سے بھی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

پرگنہ بھوروندہ اور مرداآن پور اور چھچلی محال باڑی اور پرگنہ بریلی اور محال اودیپورہ
کیا گیا اس محال مین جن نمبرداران نے زر محصل زمین قاعدہ مقرر سرکار سے زیادہ لیا تھا
وہ کاشتکارون کو بعد اخذ جرمانہ واپس دلایا گیا پھر چھیند پورہ اور قلعہ جوگی گڈھ کا دورہ کرکے
قصبہ کلیا کھیڑی محل نظامت جنوب مین آنا ہوا آن سب محالات مین کارروائی معمولی مثل
محال چھپانیر عمل مین آئی بست ہفتم محرم کو مع الخیر داخل بھوپال ہوئی اس دورۂ ہشت محال
ضلع جنوب مین چہار ہزار و سہ صد و شصت قطعہ مستغیثون کے عرائض ملاحظے مین گذرے
اور احکام سررشتہ جاری ہوے اور جملہ کیفیت دورہ حسب سررشتۂ قدیم محکمۂ جنٹی بھوپال مین
مفصلاً بھیجی گئی بست ہفتم جمادی الاخرہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہارم اکتوبر ۱۸۶۹ء کو کرنیل
اڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل اجنٹ بھوپال نے مجکو خریطہ بھیجا کہ مخلص
نے آپ کی خوش تدبیری و حسن لیاقت اور خوبی نظم و نسق ریاست کی رپوٹ بشرح اوس
سرگرمی و محنت شاقہ کے جو آپ نے کمال شدت گرما و مضرت باد سموم کے زمانے مین گوارا
کرکے اسلوبی و درستی انتظام اور تدبیرات آسایش و رفاہ عام مین کی ہے مع ترجمۂ کیفیت دورۂ
جنوب و کارروائی انتظام مہام ریاست بوساطت صاحب والاجاہ اجنٹ نواب گورنر جنرل
بہادر سنٹرل انڈیا خدمت مین ارباب صدر رفیع القدر کی ارسال کی تھی درینولا چٹھی صاحب
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا مورخہ بست یکم ستمبر سنہ رواں موسومۂ صاحب محتشم الیہ اس مضمون سے
آئی کہ نواب مستطاب معلی القاب وایسرای گورنر جنرل بہادر ہندوستان نے تمام کیفیت اس
امر کی ملاحظہ فرمائی کہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال نے رشوت ستانی وغیرہ اعمال مذمومہ کے
استیصال مین سرگرمی و دانائی مبذول فرما کر اطمینان و مفاد عام کا تجدیداً قاعدہ جاری
کیا ہے اور اس حقیقت حال سے تحقیقاً جناب لارڈ صاحب بہادر ممدوح کو معلوم ہوا کہ نواب
بیگم صاحبہ نے بقاعدے اپنی والدہ صاحبہ کے واسطے کرنے حکمرانی اپنے علاقے کے بیدار
و روشن ضمیری سے قصد کیا ہے تا کہ ظلم و تعدی و جعلسازی شوربختون نمک حرام کی ہونے نہ

سابق وحال محالات سنے سواے جمع مال بٹہ سرکاری اور تھانہ داران سابق وحال سے سواے رقمیات معمولی دہریہ کے اور جو کچھہ رقمیات معاف شدہ مثل دہرجنہ وغیرہ کے تمسے لیا ہو بیان کرو کہ تدارک اوسکا وحق رسی تمہاری کیجاویے اور اشتہار ثالث یہ ہوکہ جو کوئی منجملہ ملازمون واہلکارون ریاست بھوپال کے رشوت لیویگا اور اطلاع اوسکی سرکار مین ہوگی تو بعد تحقیق وثبوت کے رشوت لینے والے کو سزا مناسب حال دیجاویگی اور بصورت عدم ثبوت رشوت مخبر ودہندہ رشوت سے مواخذہ ہوگا پھر حاضری ملازمان تحصیل وتھانہ وچوکیات وسائرداران وناکہ داران محال مذکور کی لی گئی جو ملازم ناکارہ یا ضعیف یا باخود کسی جرم مین معلوم ہوے بعد موقوفی بجاے اونکے دوسرا شخص مقرر کیا گیا اور جن سپاہیون اہل عملہ کے تساہل عمال سے چہرے نہین ہوے تھے اور اونسے کام سرکاری لیاجاتا تھا اونکے چہرے مطابق تکدمہ کے وقت حاضری کے لکھے گئے اور مطابق ملازمان اہل علم واہل قلم خاص بھوپال کے ملازمان محال وتھانہ اورسائر محال چھپانیر سے بھی قسم لی گئی اور حاضری دفتر محال وتھانہ وسائر چھپانیر کی لیکر جو نقصان اوسمین معلوم ہوے پروانجات اوسکی ہدایت کے جاری کیئے گئے بعدہ عرائض مستغیثان پرگنات پر جو شکایت رشوت ستانی اہلکاران یا تغلب مال سرکاری یا زیادہ ستانی مستاجرین رعایا سے تھی اونکی تحقیقات اپنے روبرو سے کراکر اثناے دورہ مین حکم جزا وسزا کا دیا گیا اور جن مقدمات کی تحقیق بدیر معلوم ہوئی اونکی تکمیل داخل ہونے بھوپال پر منحصر رکھی گئی اور جو عرائض بمقدمہ دیوانی وفوجداری ومال کے تھے اونپر حسب سرشتہ بنام عاملون وتھانہ دارون وناظمون ومہتمم سائر کل ونائب یاست کے حکم لکھا گیا اور زیادہ ستانی کا روپیہ عامل ومستاجر سے واپس زمینداروں کو دلایا گیا اور اوزان غلہ وغیرہ کی تحقیق وتفتیش عمل مین آئی اور اوزان کی کمی وبیشی برابر کی گئی اور مکان کچہری تھانہ وتحصیل وسائر کہ تعمیر طلب تھے اونکی طیاری کا حکم اور احاطہ فرودگاہ مین آسایش وآرام کے لیے حکم لگانے درختون سایہ دار کا دیا گیا پھر دورہ

اور تنخواہ ہماری مطابق فوج تعیناتی بیرونجات سے کہی اسلیے غرۂ محرم ۱۲۸۶ ہجری سے
ہجدہ ہزار ہفتصد ہشتاد روپیہ سالانہ کا اضافہ علی قدر مراتب فوج مذکور کی تنخواہ مین کیا گیا
اور چونکہ مدت ہجدہ سال سے دورہ خانہ نشین کا چند سبب سے ملک محروسہ مین نہین ہوا تھا اور امسال ایسے
زمینداران و رعایا وغیرہ پرگنات کی ظلم عمال سے نالان تھی اور شکایتین اونکی رشوت ستانی
و حق تلفی کرنے کی متواتر سامعہ خراش ہوتی تھین اور دادرسی رعایای مظلوم اور تنبیہ سرکوبی
عہدہ داران انصاف دشمن کی لازم تھی اسلیے ہر چند موسم سرما آخر تھا اور وقت دورے کا
گذر گیا تھا لیکن سلخ شوال ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہجدہم فروری ۱۸۶۹ء روز شنبہ بتقریب دورۂ
محالات ضلع جنوب بھوپال سے کوچ کیا اس ضلع مین آٹھہ محال ہین شروع دورے کا محال چھپانیر ہوا

کیفیت دورۂ ضلع جنوب چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہفدہم فروری سنہ صدر
کو محال مذکور مین پہونچکر حاضری پٹیلون و پٹواریون اور جاگیردارون و معافیدارون اور
مہاجنون و بلاہیون دیہات کی لیکر مجمع عام مین اشتہارات سنائے گئے اول یہ کہ ہفدہ
سال سے دورہ سرکار کا اس محال پر نہین ہوا اگرچہ ہر سال دورہ ناظمون اور تیسرے سال
دورہ نائب مدار المہام صاحب بہادر کا ہوتا رہا ہی اب سرکار کو یہ منظور ہی کہ جو ظلم و زیادتی اسقدر
عرصے مین تم لوگون پر جانب ملازمان اعلی و ادنی ریاست سے گذری ہو بعد تحقیق تدارک
و سزا اونکی بدخواہون و نمکحرامون اور رشوت ستانون کو اچھی طرح سے دیجاوے پس جس شخص کے
حال پر جسطرح کا ظلم تحصیلدارون و تھانہ دارون معزول و بحال اور عملہ تحصیل و تھانہ اور
ناظمون اور اونکے عملے اور نائبون مدار المہام صاحب بہادر اور اونکے عملے و دارہ غون
سائر اور مہتمم سائر کل و مہتممان سائر ضلع اور اونکے عملے نے کیا ہو اوسکو بیخوف ہو کر سرکار
مین ظاہر کرو تحقیقات ظلم و زیادتی ملازمان ریاست کی خاص ہماری روبکاری مین ہوگی اور
جو تم اب بھی بخوف اہلکارون وغیرہ کے اظہار حال بیان نکرو گے اور پھر سرکار مین ظاہر ہوگا تو
بعد ثبوت کے مجرم و چھپانے والے دونون کو سرکار سے سزا دیجاویگی اور اشتہار ثانی یہ ہی کہ عاملان

و مرافعہ سے فہرست مقدمات غیر منفصلہ کی طلب کی معلوم ہوا کہ سیزدہ ہزار ششصد و سی
و یک مقدمہ زیر تجویز غیر منفصل ہین اسلیے تحقیق و ترتیب و بکار مقدمات سنین ماضیہ جس
محکمے کی تھی اوسی محکمے کے مہتمم سے متعلق رکھی گئی اور میعاد مناسب مقرر کرکے تاکید
کی گئی کہ میعاد معینہ کے اندر مقدمات غیر منفصلہ کو جیسا چاہیے تکمیل کرکے جس مقدمے کا فیصلہ
تمھاری حد اختیار کے اندر ہووے اوسکو تم فیصل کرو اور جو مقدمہ زائد حد اختیار سے ہو
اونکی روبکار میرے حضور مین بھیجو بعد ازان بعض محکمات مین بلاحظہ کثرت مقدمات غیر منفصلہ
سنین ماضیہ بعض اشخاص اوسکے سرانجام کے لیے مقرر کیے گئے اور جو رعایا و غربا ساکنان
بھوپال کو ایک مدت سے شکایت گرانی غلے کی تھی اور سبب گرانی کا یہ معلوم ہوا کہ زمانہ
سابق سے اوائل عہد خانہ نشین تک زمیندار غلہ بھوپال مین لاکر بکثرت فروخت کرتے تھے
جب یہ مقرر ہوا کہ جو غلہ چھاونیات انگریزی وغیرہ مین جاوے اوسکا محصول نصف لیا جاوے
اور جو بھوپال مین آوے اوسکا محصول سالم لیا جاوے اسوجہ سے زمیندار اپنا غلہ بھوپال
مین لاکر بہت کم فروخت کرتے ہین اور جسقدر آتا ہی اوسپر محصول سالم لیا جاتا ہی اور وہ گران
بکتا ہی یہ امر رعایا پروری و انصاف سے بعید معلوم ہوا کہ رعایای علاقہ غیر کے لیے رعایت
محصول کی ہووے اور رعایای بھوپال بسبب محصول سالم کے نقصان و تکلیف مین رہے
اسواسطے تاریخ دہم فروری سنہ ۱۸۶۹ء مطابق بست ہفتم شوال سنہ ۱۲۸۵ ہجری بنام مہتمم سایر کل
کے حکم جاری کیا گیا کہ جو ساکنان شہر بھوپال نسبت رعایای علاقہ غیر کے زیادہ وجب الرعایت
ہین اسلیے بنظر رفاہ رعایا غرہ محرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہاردہم اپریل سنہ ۱۸۶۹ء سے لینا
محصول غلہ گندم و نخود وغیرہ کا جو پرگنات سے آکر بھوپال مین فروخت ہو معاف کیا گیا
اور سوار و پیادہ فوج جنگی سرخ وردی اور رسالجات سیاہ وردی متعینہ محکمہ مدار المہام صاحب
بہادر و محکمہ وکالت جو مدت سے شکایت اس امر کی کرتے تھے کہ ہمکو محنت قواعد و حاضر باشی
و مصارف وردی و خوراک اسپ وغیرہ نسبت فوج تعیناتی بیرونجات کے زیادہ ہوتی ہی

بعد فراغ رسم صدارت روزمرہ کے مالی ملکی تمام کاروبار کے انصرام و انتظام کو اپنے
ذمے لیا ماہ صیام مین شرائط صوم و عبادت ادا کیے ماہ شوال مین بتقریب صدر نشینی خود
صاحبان عالیشان بہادر اور امرا و اکابر و اعیان ریاست وغیرہ کی ضیافت و دعوت
کی تفصیل اوسکی طول و تکلف ہر بعد ازان مینے بذات خود جائزہ خزانے کا لیا پس از ان
حاضری زیور و ملبوسات توشک خانۂ خلد نشین کی لی اور زیور مرصع کہ تعداد ہے ہزار جو
خلد نشین نے پسند کر کے اپنے جامدار خانے مین رکھوایا تھا اور قیمت کا تصفیہ بسبب
ناسازی طبیعت نہین کیا تھا اوسکو خریدنا بے ضرورت مناسب جانکر واپس کر دیا اور
یک لک و بست و پنج ہزار و ششصد و ہشتاد و ہشت روپیہ نو آنہ پائو بالا قرض جاگیر
آستانۂ خاص خلد نشین اور پنج لک و پنجاہ و دو ہزار و ہفتصد و ہشتاد و دو روپیہ یازدہ آنہ
پاو بالا و پانزدہ اشرفی قرض ریاست جملہ شش لک و ہفتاد و ہشت ہزار چہار صد و ہفتاد
و یک روپیہ چہار نیم آنہ پندرہ اشرفی جو دینا تھا اوسکی ادائی کی سبیل قسطبندی سے ہوئی
سال حال ۱۲۸۹ سنہ ہجری مین بعنایت الٰہی قرض مذکور دام دام ادا ہو گیا اور عرائض و خطوط
و روبکارات مقدمات مال و دیوانی و فوجداری و وکالت و ہر سہ نظامت و پرگنجات
و محکمہ سائرات ریاست بھوپال کہ جملہ چار ہزار و ہشتاد و شش قطعہ ابتدائے ۱۲۷۶ سنہ ہجری سے
تا روز انتقال خلد نشین عرصہ چہاردہ سال سے بسبب کم فرصتی اور سیر و سفر ہندوستان
و سفر بیت اللہ و عوارض جسمانی خلد نشین کے دفتر انشا مین حکم طلب باقی رہے تھے اور
اہل مقدمات عرصے سے امیدوار اونکے حکم کے تھے ایک ایک کاغذ کو سنکر حکم قطعی لکھوا کر
بتائید الٰہی جاری کیا اور کاغذات مقدمات مشورہ طلب عہد خلد نشین کو بھی طے کیا اور جو
رعایا شاکی اس امر کی تھی کہ ہمارا مقدمہ فلانے محکمے مین اسقدر مدت سے دائر ہے فیصل
نہین ہوتا ہو اسواسطے بنام مدار المہام صاحب بہادر و معتمد المہام صاحب بہادر و نائب اول
و دوم ریاست و ناظمان ہر سہ ضلع و مہتمم سائر کل و مہتمان عدالت دیوانی و فوجداری

سنٹرل انڈیا کو لکھا کہ سرکار انگریزی سے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو تاحیات اونکی دوامر
یعنی منصب مختاری اور اختیار رئیس کا عطا فرمانا مناسب ہی چنانچہ اس تحریر کی اطلاع
گورمنٹ میں کی گئی اور جناب مستطاب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے حسب
اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کو ہدایت فرمائی کہ جمیع رعایا و امرای ریاست
بھوپال کو اطلاع دیجاوے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ تاحیات اپنی رئیسہ ہین اور نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی ولیعہد اور اولاد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی جانشین ہوگی
اور سرکار انگریزی اس بندوبست کو قائم رکھے گی چنانچہ اس مضمون ہدایتی کا اشتہار
محکمہ محتشمہ اجنٹی سنٹرل انڈیا سے بتاریخ ہفدہم دسمبر ۱۸۵۹ء جاری ہوا تھا اور نواب
سکندر بیگم صاحبہ حسب تحریر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اور منظوری گورمنٹ بتاریخ یکم
ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ء صدر نشین ریاست بھوپال ہوئین اور تا حین حیات بہ نیکنامی و خوش نظمی
رئیسہ بھوپال رہین اب کہ انتقال اونکا بتاریخ سی ام اکتوبر سنہ حال اس دار فانی سے
بعالم جاودانی ہوا رپوٹ اسکی گورمنٹ میں کی گئی اور گورمنٹ سے تجدید منظوری
صدر نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مستحقہ ریاست بھوپال اور منظوری ولیعہدی نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ اور اونکی اولاد کی صادر ہوئی چنانچہ آج کے روز نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ بجلسہ عام امرا و سرداران و برادران و ارکان ریاست بھوپال
اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور صاحب پولٹکل اجنٹ
بہادر بھوپال و دیگر صاحبان عالیشان بہادر وسادہ ریاست پر متمکن ہوگئین اور
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست مقرر ہوئین اور بذریعہ اس اشتہار کے
جملہ رعایا و امرا و برادران و جاگیرداران اور ارکان ریاست بھوپال کو اطلاع دیجاتی ہی
اور ہدایت کی جاتی ہی کہ سب لوگ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اپنا مالک و رئیس مستقل
تصور کرکے بدل و جان اطاعت و فرمانبرداری اور خیرخواہی و جانفشانی کرتے رہین

مددگار رہتے تھے ویسے ہی میرے مددگار ہیں اور جتنے قاعدے قدیم میری والدہ کے زمانۂ صدرنشینی مین جاری ہوے تھے وہ سب میری صدرنشینی مین جاری فرمائے تمام عمر مین اپنی بادشاہ وقت کے اور ان ارکان دولت کے احسانون کی ممنون ہو چکی اب آرزو کرتی ہون مین خداوند کریم سے کہ میری تمام عمر مثل میری مان کے خیرخواہی سرکار انگریزی اور انتظام ریاست بھوپال اور رفاہ مخلوق مین گذرے اور جو اسپیچ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم طال عمرہا نے پڑھا تھا اوسکی نقل یہ ہے شکر ہے خدا کو کہ جسنے اپنی عنایت بیغایت سے مجکو اس رتبے پر پہونچایا اب شکر کرتی ہون مین جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کا جنھون نے بحکم صدر رفیع القدر مجکو ولیعہد و میری تائی کو والیہ ریاست بھوپال کیا اب مین امید کرتی ہون خداوند کریم سے کہ تمام عمر میری خیرخواہی سرکار انگریزی مین گذرے

اور نقل اشتہار جو بپیشگاہ کرنیل ارجی میڈ صاحب بہادر سی ایس آئی اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا سے بنام جمیع رعایا و امرای علاقہ ریاست بھوپال جاری ہوا یہ ہے واضح ہو کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بعد انتقال نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اپنے والد ماجد کے بمنظوری گورنمنٹ انڈیا بتاریخ چہارم دسمبر ۱۸۴۴ء صدرنشین ریاست بھوپال اور نواب سکندر بیگم صاحبہ والدہ اونکی تا ایام بلوغ اونکے مختار ریاست ہوئی تعین اور جبکہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بستم جولائی ۱۸۵۹ء کو سن بلوغ حاصل کیا تب جس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سابق بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے دریافت فرمایا کہ آپ اختیار ریاست کا اپنے قبضۂ اقتدار مین لینا چاہتی ہین یا نہین اونھون نے جواب دیا کہ تا حین حیات نواب سکندر بیگم صاحبہ کے اختیار ریاست کا حسب اجازت و رضا میری اونکے متعلق رہنا چاہیے اور بعد اسکے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بذریعۂ خط سیزدہم دسمبر ۱۸۵۹ء حسب سررشتہ سر رچمنڈ شکسپیر صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر

شفقت سے مطمئن فرمایا اور ریاست بھوپال مین اشتہار میری صدر نشینی کا جاری کیا اور
مجھسے رخصت ہو کر سیہور و اندور کو تشریف لیگئے اسپیچ جو سر دربار مینے پڑھا تھا وہ یہ ہی
اول مین شکر کرتی ہون اپنے خدا کا جسنے مجکو نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے
پیدا کیا جو دانایان فرنگ کے امتحان مین وفادار و ثابت قدم اور مآل اندیش و منتظم
ثابت ہوئین اور شکر کرتی ہون مین اپنی بادشاہ وقت ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ بادشاہ
ہندوستان و انگلستان اور اونکے ارکان دولت کا کہ جنکے انصاف نے میری والدہ
نواب سکندر بیگم پر بڑے بڑے احسان کیے پہلے اونکو مطابق عہد کے اونکے
باپ نظیر الدولہ نواب نظر محمد خان بہادر کی جگہہ بٹھا کر بھوپال کی ریاست اونکو سپرد کی
دوسرے جب اونسے خیر خواہی و اطاعت کامل پائی بیرسیہ کا پرگنہ اور استار اور
اوسکا منصب درجہ اول کا اونھین دیکر اونکی عزت کو ترقی دی تیسرے جب
انتظام ریاست و آبادی ملک اونکی ذات سے معلوم ہوئی جناب ویسرائے گورنر جنرل
بہادر نے دربار آگرہ مین جہان بڑے بڑے رئیس جمع تھے اونکے بندوبست ملک
کی مثال فرمائی اور سب رئیسون مین اونکی عزت کو زیادہ ترقی بخشی اور بعد اونکی وفات
کے مجکو میری والدہ کی جگہہ بٹھایا اور مین شکر کرتی ہون جناب میڈ صاحب اجنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کا کہ وہ میری درخواست قبول فرما کر
بھوپال مین تشریف لائے اور جیسا کہ سکسپیر صاحب بہادر نے نواب سکندر بیگم کو
رئیسہ بھوپال اور مجکو ولیعہد کیا تھا ویسا ہی اونھون نے مجکو رئیسہ بھوپال اور میری
بیٹی نواب سلطان جہان بیگم کو میرا ولیعہد فرمایا اور مین شکر کرتی ہون کرنیل ایسرن
صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کا کہ اونھون نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کی بیماری
مین بعلاج و خبرداری اپنی ذات سے بہت تکلیف اوٹھائی اور بعد اونکی وفات کے
فوراً صدر رفیع القدر مین حسب سررشتہ رپٹ پونہچائی اور جیسے نواب سکندر بیگم کے

دفتر سوم مشتمل بر ہشت فصل

سلطان جہان بیگم میرے شکم سے پیدا ہوئین اور نہم ماہ شوال ۱۲۷۴ سنہ ہجری مطابق یکم مئی
۱۸۵۸ سنہ ع کو مین اپنی خوشی سے ولیعہد اور میری والدہ رئیسہ بھوپال ہوئین جیسا کہ
فصل سوم دفتر دوم مین مسطور ہے اور دوازدہم جمادی الاولی ۱۲۷۵ سنہ ہجری کو سلیمان جہان
بیگم صاحبہ دوسری لڑکی مجھسے پیدا ہوئی تیرھوین محرم ۱۲۷۷ سنہ ہجری کو اونکا انتقال ہوا مزار
اونکا نور باغ مین ہے اور مدرسہ و مسجد سلیمانی اونکے نام سے اس ریاست مین یادگار رہی
بست و یکم صفر ۱۲۸۴ سنہ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر میرے شوہر کا انتقال ہوا اونکا حب
موصوف مکہ معظمہ کو گئے تھے وہان بیمار ہوے اور عین بیماری مین بھوپال کو آئے یہان
ہرچند علاج یونانی و ڈاکٹری عمل مین آیا مگر کچھہ فائدہ نہوا بعد انتقال اپنے باغ مین دفن ہوے
سیزدہم رجب ۱۲۸۵ سنہ ہجری کو میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا جیسا کہ فصل ہشتم دفتر دوم
مین مرقوم ہے بعد رحلت خلد نشین کے تین روز تک حسب آئین جملہ کاروبار ریاست موقوف
رہا اور مدارج تعزیت ادا ہوے صاحبان عالیشان بہادر کو بھی نہایت ملال ہوا چھاونی
اجنٹی سیہور و ریذیڈنسی اندور مین قاعدہ ماتم داری کا حسب ضابطہ اہل یورپ مثل ہڑتال
و تعطیل کچہریات وغیرہ عمل مین آیا چونکہ یہ دن ہر ذی روح کو ایک بار پیش آنا ہے اور بجز تسلیم
و رضا کوئی چارہ نہین صبر و تحمل اختیار کر کے بیتے ہفدہم رجب سنہ مذکور سے کاروبار
ریاست کا حسب دستور کرنا شروع کیا غرہ شعبان ۱۲۸۵ سنہ ہجری مطابق شانزدہم نومبر ۱۸۶۸ سنہ ع
روز دوشنبہ کرنیل جان ولیم ویلی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال
و میڈ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا رونق افروز بھوپال
ہوے اور سات بجے صبح کے مجکو خلعت صدارت اور میری دختر نواب سلطان جہان
کو خلعت ولیعہدی جناب لارڈ صاحب بہادر کی طرف سے عنایت فرما کر مجھے
فرمایا سلامی کی توپین سر ہوئین ارکان و اعیان ریاست نے نذرین گذرانین اور
ولیعہد موصوفہ نے سر دربار اسپیچ پڑھا صاحبان بہادر ممدوح نے بہت سے کلمات

ان فی ذلک لآیات لاولی النهی
بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق از تصنیف شریف و تالیف لطیف
تاج الاقبال تاریخ ریاست بهوپال
با هتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان پرورده و تربیت یافته خدمت ادر معظم محمد مصطفی خان مغفور
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۰

صحت نامہ دفتر دوم تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۵	نابلوغ	تابلوغ	۷	۱۱	مین	میں
۱۲	۱۴	لاریٹ	لارڈ	۱۳	۱۱	اصدر	صدر
۱۴	۱	جس کسی	جس کسی	۱۷	۲	حسب حکموں اصحاب	حسب میکولن بعہدہ
۲۱	۲۱	اندرسکریٹری	اندر سکریٹری	۲۲	۲	سکتر	سکریٹر
۲۲	۵	سکتر اندر	سکریٹر اندر	۲۲	۵	دوسری سکتر	دوسری سکریٹر
۲۲	۵	بڑی سکتر	بڑی سکریٹر	۲۲	۸	اشتار	اسٹار
۲۲	۸	سکتر	سکریٹر	۳۵	۱۴	اسیر	آسیر
۴۸	۲۱	خولیطہ	خریطہ	تمت			

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر اوس خداوند جان بخش سخن آفرین کو جسنے اپنی عنایت و اعانت سے دفتر دوم فیض قوام
تاریخ فرخندہ فال **تاج الاقبال بھوپال** تالیف منیف شاعرۂ شیرین تربت ناثرۂ نثرہ رفعت ملقبیس سلیمان اقتدار
نوشابۂ سکندر اشتہار رابعۂ خصال وریا نوال خداترس و ادرس حامیۂ ملت علیہ اسلام مروجہ سنت سنیہ خیر الانام علیہ التحیۃ
نواب **شاہجہان بیگم صاحبہ** زید اللہ ملکہا و بقادہا اورنگ زیب بارالامارۃ بھوپال مرجع اہل کمال حرسہ اللہ عن الزوال
و عین الکمال حسب الحکم حاکمۂ ممدوحۂ الصدر باوان سعید باہ حمیدا و اخر جمادی الاخرہ ۱۲۸۹ ہجری الطاہرہ شہر کانپور مطبع
نظامی میں باہتمام تمام و اہتمام تمام **محمد عبد الرحمن** ولد حاجی محمد روشن خان مبرور تربیت یافتۂ برادر معظم محمد مصطفیٰ خان
مغفور مطبوع ہو کے مطبوع سخنوران زمان و مورخان جہان ہوا ❊

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد پر فصاحت منشی عنایت حسین صاحب بلگرامی متخلص بعنایت

زہی رئیسۂ بھوپال ثانیِ بلقیس
تمام حال رئیسان کشور بھوپال
نہاد تاج الاقبال نام این تاریخ
بوقت فکر عنایت نوشت مصرعِ سال

بفہم نور جہان اسم پاک شاہ جہان
بصد فصاحت و فہم رسا نمود بیان
نمود طبع ز حکمش چو عبدرحمان خان
کلام شاہجہان است بادشاہ جہان
۱۲۸۹ھ

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

العبد
عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

چھتین پست ہین تاریکی غالب ہی گوبردھن نام ایک پہاڑ کا ہی اوسکے گرد پھرنا جسکو پرکما
کہتے ہین مذہب ہنود مین موجب ثواب عظیم ہی پہاڑ کے گرد سڑک بنی ہوئی ہی بعضے ہندو
قدم قدم چلکر پرکما تمام کرتے ہین بعض لوٹتے ہوئے بعض ڈنڈوت کرتے ہوئے اوس دورے کو
طی کرتے ہین اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا تالاب پختہ بنا ہوا ہی اوسکے کنارے پر ایک پتھر قد آدم
زمین سے بلند جا ہوا ہی اوس پتھر کو اوس پہاڑ کی چوٹی تصور کرکے اوسکو پوجتے ہین گرد اس
تالاب کے بھرت پور کے راجونکی چھتریان بہت عمدہ بنی ہوئی ہین اس سفر کے بعد طبیعت جناب
ممدوحہ کسلمند ہوئی عارضہ درد گردہ لاحق ہوا اطبای یونانی و ڈاکتران انگریزی نے علاج
کیا فائدہ نہوا بیماری بڑھی ضعف کی شدت ہوئی حرارت غریزی جاتی رہی تا آنکہ سیزدہم رجب ۱۲۸۵
ایکہزار دوسو پچاسی ہجری بعد نماز مغرب بعمر پنجاہ و یکسال و ہشت ماہ پندرہ یوم انتقال فرمایا
صبح کو آٹھ بجے باغ فرحت افزا مین جو خاص اونکی تعمیر ہی مدفون ہوئین مطابق اونکی وصیت
کے جملہ مراسم موت موافق شرع شریف ادا ہوے قبر پر گنبد نہ بنایا گیا خطیرہ سنگ مرمر طیار ہوا
ملکہ معظمہ نے اونکی تعزیت لکھی میری تہنیت کی ولایت سے فرمان آیا عزت کا نشان آیا
جناب ممدوحہ نے کمال خوش نیتی سے معاش جاگیرداران ریاست کی بحال رکھی خیرخواہون کو
منصب و خطاب بخشے پاس لحاظ اقارب کا بہت کھا ما آل اندیشی سے لفظ نسلاً بعد نسل جو
اسناد مین لکھا جاتا تھا بجاے اوسکے قید حین حیات مقرر کی تھی اور از نوادر اتفاق سے یہ ہی
کہ جس سال جناب مرحومہ نے انتقال کیا اوس سال بہت نامی گرامی ہر فن کے اس
جہان فانی سے کوچ کر گئے جیسے اسد اللہ خان غالب دہلوی کہ عرفی و نظیری وقت تھے
بیدوم ذیقعدہ سال مذکور کو مر گئے اور افضل الدولہ تہنیت علیخان والی حیدرآباد دکن
چہاردہم ماہ و سال مذکور کو عین شباب مین اس عالم فانی سے راہی عالم باقی ہوئے

دوسرا دفتر تمام ہوا

گوالیار اوڑتیسوین کو دتیا دوم رمضان شہر جھانسی ہفتم رمضان قصبہ سیوہنس علاقہ بھوپال
مین پہونچکر بخیر و عافیت سوم شوال مطابق نہم فروری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو سٹھ عیسوی کو
بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین نذر مصارف معمولی سے نذر لارڈ صاحب بہادر مین ستائیس ہزار
ایک سو پینتیس روپیہ پون آنہ اور خرچ سفر مین پچھتر ہزار ستر روپیہ پاو آنہ جملہ ایک لاکھ دو ہزار
دو سو پانچ روپیہ ایک آنہ صرف ہوئے آگرے سے فتح پور تک بارہ کروہ وہانسے ڈیگ بست و پنج
کروہ وہانسے گوبردھن شش کروہ ہی ان تینون جگہون کا حال مختصر یہہ کہ فتح پور سیکری کے مکانات
سنگین بہت عمدہ اکبر بادشاہ کے تعمیر کیے ہوئے ہین قلعے کے اندر ایک مسجد سنگین ہی
جسکے صحن مین مزار سلیم چشتی کا ہی اوسمین جالیان سنگ مرمر کی بہت نازک و عمدہ کٹی ہوئی
ہین مقبرے کے اندر سیپ کا کام بطور پچی کاری کے ہی صحن مسجد مین ایک ٹانکا پانی کا بھی
بنا ہوا ہی جانب جنوب مسجد ایک بڑا اونچا دروازہ ہی جسکے اوپر سے تاج گنج کا مقبرہ واقع آگرہ دکھائی دیتا ہی
اوس دروازے کے باہر بھی ایک ٹانکا پانی سے بھرا ہوا ہی سوا اسکے اور بہت مکانات امرای اکبری مثل راجہ بیربل وغیرہ
کے خراب پڑے ہین مکانات مین نہرین حوض پانی کے بہت ہین مسجد او مقبرے پر یہ اشعار کندہ ہین اشعار

در زمان شہ جہان اکبر — کہ از و ملک را نظام آمد
کز صفا کعبہ احترام آمد — شیخ الاسلام مسجدی آراست
سال اتمام این بنای رفیع — ثانی المسجد الحرام آمد

دیگر شیخ ملت پیر طریق شیخ سلیم — کہ در کرامت و قربت جنید و طیفور ست
فرید گنج شکر را خلف مہین پورست — منور ست ز شمع خانوادہ چشت
دو بین مباش ز خود فانی و بحق باقی — کہ سال حالتش اندر زمانہ مشہور ست

ڈیگ مین محل راجہ بھرت پور کا ہی مکانات سنگین با جھروکھاے رنگین بہت اچھے بنے ہوئے
ہین ایک مکان سنگ مرمر مین صدہا فوارے لگے ہین خزانہ سب فوارون کا ایک بڑے
حوض مین لگا ہوا ہی اوس حوض کے چارون طرف چار کنوئے ہین اون کنوون سے پانی نکالکر
اوس حوض کو بھر دیتے ہین جب سارے فوارے چھٹتے ہین شعاع آفتاب سے پانی مین ایک
نیم دائرہ مثل قوس قزح معلوم ہوتا ہی وہان کے مکانات قابل دید ہین مگر وضع ہندوانہ ہی

خودشناسی وسلیقۂ کارفرمائی حاصل کرنے مین عاقبت اندیشی کو ملحوظ نہین رکھا اور نہ یہ فکر کی
کہ اپنی اولاد کو جو اونکی جانشین ہونے والی تھی تربیت وتعلیم شایستہ سے مہذب کرتے اسوجہ
سے بیشتر ایسا ہوا کہ جب کوئی رئیس اس جہان سے گذرا کسی نے اوسکو نیکی و دانائی کے ساتھ
یاد نہین کیا امراے ہند کی زندگی مین اکثر اونکے دوست ورفیق اون صفات کے ساتھ
جو فی الواقع اونکی ذات مین نہین ہی اونکی تعریف کرتے ہین اور اصل حقیقت اونکے مرنے کے
بعد بیان کرتے ہین بہادرون کے نام صفحۂ روزگار سے محو ہو جاتے ہین مگر حاکمان نیک کار
عاقل کے نام براے دوام زندہ رہتے ہین ایام جنگ و غارتگری کے ہندوستان سے ایسے
چلے گئے ہین کہ پھر نہ آوینگے لیکن شاید بعض سرداران موجودۂ دربار کو وہ وقت یاد ہوگا اور
سب نے اون ایام کا حال سنا ہوگا کہ جب بادشاہ کا محل ورنہ غریب کا جھونپڑا نہ ہندوون کے مندر
نہ مسلمانون کی مسجدین غارتگرون کے ہاتھہ سے محفوظ تھین اون دنون مین ملک ہند مین
ویرانی وپریشانی نظر آتی تھی حکومت انگریزی نے یہ سب ظلم مستاصل کر دیے بیشتر ہر طرف
آبادی نظر آتی ہی اور رعایا بہ نسبت سابق امن و امان مین ہی یہ صورت جو ہمنے بیان کی ا
تاہم اس ملک کے اقطاع جداگانہ کی حالت کو جو بغور ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہنوز ظلم وتعدی
کی تکلیف لوگون پر گذرتی ہی اور بہت جرمون کی سزا مجرمون کو نہین ہوتی پس جو امن رعایاے
انگریزی کو حاصل ہی چاہیے کہ آپ بھی اپنی رعایا کی نسبت ملحوظ رکھین اور یہ امر والیان ملک سے
ہو سکتا ہی سردارون کو اپنے حظ نفسانی وسیر کے لیے فرصت بہت ہی اگر سردار خبرگیری ملک
مین تغافل کرے امید نہین کہ نائب اوسکا کماحقہ اوس خدمت کو بجا لاوے انتظام کیواسطے
واجب ہی کہ قوانین معقول مقرر کیے جاوین اہلکاران پولیس کارپرداز اور عہدہ داران مالی
منتظم و واقف کار کا ہونا بدرجۂ مساوی بہت ضرور ہی تا رعایا کو امن ہو اور نوعمرون کی تعلیم کے
لیے مدرسے اور بیمارون کے لیے شفاخانے مقرر ہونے چاہیے مطلوب خاطر ہمارا صرف یہ ہی
کہ ہر والی ملک اپنے اپنے مقدور کے موافق اوسپر عمل کرین سرکار انگریزی اوس رئیس کی عزت

چہاردہم اگست ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی اندور سے باین مضمون لکھا کہ نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر گرینڈ ماسٹر اوف دی موسٹ اکسلنٹ آرڈر اوف دی اشٹار آف انڈیا کے حضور سے دوستدار کے پاس حکم پہونچا ہی کہ جناب ممدوح دسوین نومبر کو مقام آگرہ مین دربار فرماوینگے اور موسٹ اکسلنٹ آرڈر مذکور کے نئے نائٹون کو خلعت دینگے آپ کو تکلیف دیجاتی ہی کہ آپ بھی دربار مذکور مین تشریف لاوین ایسے دربار مین ملاقات ہونے سے مسرت حاصل ہوتی ہی اور آپ کا تشریف لیجانا بطور گرینڈ کمینڈر آرڈر کے گرینڈ ماسٹر کے دربار مین خصوصیت کے ساتھ بہت زیبا و مناسب ہی اسکے جواب مین لکھا گیا کہ مخلصہ بہت خوشی سے حاضر دربار ہوگی پھر حسب قاعدہ معیت جان ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بہوپال عازم آگرہ ہوئین نوزدہم [19] جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری کو پیش خیمہ بھیجا الکیارہوین کو خود مع ارکان و اخوان ریاست روانہ ہوئین بست و یکم [21] جمادی الآخرہ کو آگرے پہنچین ولوم رجب مطابق دہم نومبر روز شنبہ وقت شام لارڈ صاحب بہادر بسبیل ریل کلکتے سے آگرے مین آئے بارھوین [12] نومبر کو رؤسا سے جدا جدا لارڈ صاحب بہادر نے ملاقات خاص فرمائی نوزدہم نومبر جملہ رؤسا کو دربار عام مین بلایا جب سب رئیس جمع ہوئے لارڈ صاحب بہادر مجلس مین تشریف لائے بہ مخاطبہ جملہ امرا یہ گفتگو کی کہ ای مہاراجگان و راجگان و سرداران ہمکو نہایت خوشی اس امر کی ہی کہ آپ سب آج ہمارے روبرو موجود ہوئے ہم تمکو اس جگہ آنے کی مبارکباد دیتے ہین زمانہ سابق مین یہ شہر دار الخلافت تھا تم سب کو اسطور پر باہم ملاقات کرنا ایک امر عمدہ ہی ہمکو بلکہ معظمہ نے منصب سپہرائی کا عنایت کیا ہی ہمکو رؤسا ذی رتبہ سے ملاقات کرنا مناسب ہی آپ سب کے لیے واجب ہی کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرین اور اپنی اپنی ریاستون کے انتظام مین ہمارے مطالب و مقاصد کو بگوش دل سنین حکومت کا کرنا فن دانائی و خوش اسلوبی کا ایک امر دشوار ہی اور توجہ خاطر و ہوشیاری سے حصول اوسکا ممکن جو لیاقتین کہ اس امر اہم کیواسطے ضرور ہین ہندوستان مین تھوڑے سرداروں کو حاصل ہین اسلیے کہ اونھون نے شروع سن شعور سے

منبر پر روز جمعہ و عید الفطر کو خطیب چڑھکر خطبہ پڑھا کرتا ہی **قبہ کتب خانہ** یہان ہزارون کتابین
ہر علم کی وقف ہین الماریون مین مرتب کرکے رکھی ہین اہل علم وہان بیٹھکر سیر کرتے ہین
لکھتے پڑھتے ہین لیکن کتاب باہر نہین لیجاتے **قبہ ساعت خانہ** وہان طرح طرح کی گھڑیان
عمدہ روم و فرنگ کی رکھی ہین ساعت شناس بیٹھتے ہین وقت نماز اوس سے معلوم کرتے ہین
یہ بدعت بھی آخر زمانے مین نکلی ہی گرد حرم کے ایک سو باون کلس چھت پر لگے ہوئے ہین
طواف حجر اسود کو کہ گوشہ خانہ کعبہ مین نصب ہی بوسہ دیکر گرد خانہ کعبہ کے سات مرتبہ
پھرتے ہین یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہین **رکن یمانی** کونا ہی حجرہ کعبہ کا اوسکو
چھوکر ہاتھ چوم لیتے ہین **حطیم** کے گرد بشکل کمان ایک احاطہ سنگ مرمر کا ہی یہ جگہ داخل کعبہ
تھی اگرچہ اب جدا ہی یہان نماز نفل پڑھتے ہین بعضے احرام باندھکر حج کے لیے عرفات کو
جاتے ہین **میزاب رحمت** نام ناودان ہی بارش مین پانی سقف کعبہ کا اوس سے گرکر حطیم مین
پڑتا ہی کہ بر نیز طلائی ہی ہر سال دہم محرم کو تمام مرد یا زدہم رمضان کو تمام عورتین صبح سے پہر دن
چڑھے تک اندر حجرہ کعبہ کے جمع ہوا کرتی ہین دوازدہم ربیع الاول و جمعہ اول رجب و ستائیسوین
رجب و پندرھوین شعبان و جمعہ اول رمضان اور ستائیسوین و پندرھوین ذیقعدہ ان
تاریخون مین بھی صرف مرد جایا کرتے ہین عورتون کے لیے اور تاریخین مقرر ہین ہر سال تین مرتبہ
بیسوین ربیع الاول بیسوین ذیقعدہ بارھوین محرم کو شریف و پاشا بذات خود اور شیبی کلیدبردار کعبہ
دو تین خواجہ سرا کو ہمراہ لیکر کعبے کو دو مرتبہ پانی سے اور تیسری مرتبہ گلاب سے دھوتے ہین اور صندل
سودہ و عطر دیوار و زمین پر ملتے ہین یہ حکم شرعی نہین ہی صفائی کے لیے کرتے ہین سال پچیسوین ذیقعدہ کو
غلاف بیت اللہ کو زمین سے قد آدم اوٹھاکر سفید کپڑے سے باندھتے ہین اسکو عوام احرام کعبہ کہتے ہین کل خدام حرم
دو سو سات نفر ہین و بائیس دروازے بارہ گنبد کلان ایک سو بہتر کلس طلائی [illegible] کعبے کا [illegible] دیکھ کر روم ہی

فصل ہشتم بیان سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر حالت والدہ ماجدہ خلد نشین کے

کرنیل جیرڈ جان میڈ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے صاحبہ موصوفہ کو خط لکھا

عبادت کی ہی حاجی وہان جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے ہین لیکن اِن پہاڑون پر جانا سنت نہین **جنت المعلیٰ** نام قبرستان مکہ معظمہ کا ہی یہان بہت قبرین بزرگان اسلام کی ہین حاجی وہان زیارت کو جاتے ہین زیارت موتی سنت ہی خصوصاً ایسے صلحا و اولیا کی **مسجد جن** جو بیرون شہر مکہ کے ہی اور وہان جنات آکر پیغمبر خدا پر ایمان لائے تھے اور مسجد شجرہ مین مسلمان جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین **جبل ابو قبیس** متصل حرم کے ہی پیغمبر خدا وہان جاکر عبادت کیا کرتے تھے اب اس پہاڑ پر آبادی ہی **صفا مروہ** دو پہاڑ ہین اب اونکے بیچ مین بازار ہی متصل کعبے کے ایک گوشے مین محرابی دروازے بنے ہوئے ہین اوسکا نام صفا ہی اوسکے روبرو ڈھائی سو قدم پر دوسرا پہاڑ ہی اوسکا نام مروہ ہی صفا سے مروہ تک سات وقت آتے جاتے ہین دعا مانگتے ہین ان دونون کے بیچ مین دو میل ہین جنکو میلین کہتے ہین مرد وہان دوڑ کر چلتے ہین عورتین اپنی چال سے چلی جاتی ہین اس دوڑنے کا نام سعی ہی حرم مبارک کعبہ کے بائیس دروازے ہین پنج درہ اور دو درہ و یکدرہ اس تفصیل سے سمت مغرب باب[1] عمرہ باب[2] ابراہیم باب[3] الوداع اور جانب جنوب باب[4] امہانی باب[5] حاکم الحدید باب[6] شریف باب[7] العقد باب[8] الصفا باب[9] البغلہ باب[10] الربکہ اوسکو باب النعوش بھی کہتے ہین اور طرف مشرق باب[11] علی باب[12] عباس باب[13] النبی باب[14] السلام اور شمال رخ باب[15] دُریبہ باب[16] مدرسہ سلیمانی باب[17] المحکمہ باب[18] الزیادہ باب[19] قطبی باب[20] بسطی باب[21] مدرسہ زمانیہ باب[22] عتیق **چاہ زمزم** اندر حرم کعبہ کے ہی پانی اوسکا شور ہی رات و دن ہزارون ڈول پانی اوسمین سے بھرا جاتا ہی لیکن کسی موسم مین کم نہین ہوتا اس پانی کو تبرکاً دور دور لیجاتے ہین کھڑے ہوکر پیتے ہین غسل و وضو اوس سے درست ہی استنجا مکروہ کعبہ معظمہ کے چارون طرف چارون مذہب کی نماز ہوتی ہی چار مصلے ہین حنفی[1] شافعی[2] مالکی[3] حنبلی[4] یہ چارون مصلے خلفائے عباسیہ کے زمانے مین بنائے گئے ہین پہلے ایک نماز ہوتی تھی عمارت کعبہ جو اب موجود ہی وہ عہد حجاج بن یوسف ثقفی کی ہی **مقام ابراہیم** سامنے حجرہ کعبہ کے ہی نماز نفل بعد طواف وغیرہ وہان پڑھتے ہین

وشیوخ عرب واکابر اتراک اور غلامان حبشی گرجی اونکے بعد اعراب قبایل مختلف اور شرفاے
بادیہ نشین جملہ شتر سوار قریبا ایک ہزار کے شریف صاحب ایک اسپ مرصع ساز پر سوار ہوتے
ہین ہمراہ سواری کے روشن چوکی بھی ہوتی ہی بعد حج کے تین دن تک دسترخوان اونکے گھر مین
مہیا رہتا ہی جو آدمی ملاقات کے لیے آتا ہی وہ کھانا بھی کھاتا ہی **یلملم** نام ایک پہاڑ کا ہی جسکے
مقابل سے دریاے شور وغیرہ مین ہندومین کے حاجی احرام باندھتے ہین احرام یون ہوتا ہی
کہ غسل کرکے سفید کپڑے کا تہ بند باندھتے ہین ایک چادر سفید کاندھے سے اوڑھتے ہین
عورتین جو لباس پہنے ہوتی ہین وہی پہنے رہتی ہین مگر یہ قید ہی کہ کپڑا ریشمی نہو مداری ہین
دامن منہ پر نہ ڈالین عطر نہ ملین سرمہ نہ لگائین زیور نہ پہنین مرد وعورت باہم نہون بالون مین
تیل خوشبودار نہ ڈالین کنگھی نہ کرین کسی جانور کو نہ مارین یہانتک کہ طواف کعبۂ معظمہ کا کرکے درمیان
صفا ومروہ کے سعی کرین اور قربانی وحلق بجا لائین سارے سر کے بال مونڈنے کو حلق کہتے ہین
تھوڑے بال مقراض سے کاٹنے کو قصر کہتے ہین عورتین چار انگل قینچی سے کاٹ لیتی ہین
قربانی کو کہتے ہین شتر ہو یا بکری یا دنبہ اوسکی جھول کو خیرات کر دیتے ہین قربانی کے گوشت کو
جو چاہے کھاوے حرم سے تین کوس پر کوہستان مین ایک جگہہ ہی جسکو تنعیم کہتے ہین وہان سے
عمرہ لاتے ہین اسطرح پر احرام باندھکر دو رکعت نماز نفل پڑھکر لبیک گویان مکے مین آکر بعد
طواف دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑھکر سعی صفا ومروہ کرکے سر منڈا کر یا کترا کر احرام کھول
ڈالتے ہین **بیر ذی طوی** نام ایک کنوے کا ہی داخل حد حرم باہر شہر کے حاجی وہان سے
غسل کرکے مکۂ معظمہ کو آتے ہین یہ غسل سنت ہی اس چاہ کے پاس اب ایک مسجد بھی بنادی ہی
مسجد جعرانہ کعبے سے نو کوس پر ہی اس جگہہ سے بھی حاجی عمرہ لاتے ہین اوسکو عمرۂ کلان
کہتے ہین **جبل نور وغار حرا** حد حرم کے اندر مکے کے باہر ہی اول وہین پیغمبر خدا پر وحی نازل
ہوئی تھی یہ کوہ تخمینا دو میل بلند ہی غار حرا کے منہ پر قبہ بنایا ہی وہان دو رکعت نماز نفل پڑھتے
اور کوہ نور پر بھی ایک مسجد ہی **جبل ثور** داخل حد حرم باہر شہر مکہ کے واقع ہی وہان بھی پیغمبر خ

ہے جاہل عالم امیر فقیر مقیم مسافر ایک صورت پر احرام باندھے عاجزی کرتے گناہون
ڈرتے مغفرت مانگتے جمع ہوتے ہین کوسون تک خیمہ رنگ برنگ نظر آتے ہین طرح طرح
چیزین بازار عرفہ مین بکتی ہین شتر وغیرہ بے شمار قربانی ہوتے ہین سلطان روم کی طرف سے
سال ہمراہ قافلہ مصری کے غلاف سیاہ حریر کا واسطے پوشش کعبہ کے محمل مین بڑی دھوم
ہے سلطانی فوج باتزک و حشم ساتھ ہوتی ہے شتر محمل نہایت تنومند ہوتا ہے اسپر جھول زردوزی
مخمل سبز کی پڑی ہوتی ہے اوسکے سواے اور کئی شتر مکلف جھولون سے سجے ہوئے اوس
محمل کے ساتھ ہوتے ہین اگر شتر محمل کش مر جاوے تو بہت شتر بجائی اوسکے محمل کھینچین حج کے دن اس محمل کو
شتر
نیچے جبل رحمت کے کھڑے کرتے ہین بعد حج کے مکہ معظمہ مین لیجا کر غلاف سال گذشتہ کا الگ کر نیا سال حال کا غلاف پہناتے ہین غلاف
سال گذشتہ کو نصف شیبی کلید بردار کعبہ لے لیتا ہے اور نصف خواجہ سرایان خادمان حرم باہم تقسیم کرکے
پارہ پارہ حاجیون کو بعوض چند روپیہ کے تبرکا دیتے ہین دروازے کا پردہ اور کمربند زردوزی
شریف صاحب کے حصے مین آتا ہے غلاف اندرونی کعبہ سرخ حریر کا ہوتا ہے مگر ہر سال بدلا نہین جاتا
جب کوئی بادشاہ روم جدید تخت پر بیٹھتا ہے تب وہ غلاف آتا ہے جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے
جس محمل مین کعبے کا غلاف آتا ہے اوسکو تبرکا شہر مین پھراتے ہین اور اوس دن مثل عید کے
خوشی کرتے ہین یہ رسم بدعت سنہ ۶۷۵ چھہ سو پچہتر ہجری مین نکلی اول کعبے کو لباس سفید
پہناتے تھے ناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی نے اوسکو لباس سیاہ پہنایا وہی اب تک مرسوم ہے
سواری شریف صاحب کی ہشتم و نہم کو تا چہاردہم ذیحجہ بڑی دھوم سے نکلتی ہے پہلے بیس
بائیس گھوڑے عربی مع ساز و سامان طلائی و نقرئی مرصع کے کوتل نکلتے ہین پھر ناقے تیز رفتار
جھولین زردوزی پڑی ہوئین اونمین دو ناقے خاص شریف صاحب کی سواری کے ہوتے ہین
اونکی گردن موتیون کی لڑیون سے آراستہ ہوتی ہے قیمت چار لاکھ روپیہ سے کم نہوگی اونکے
پیچھے دو تین سو سوار لباس ترکی پہنے ہوئے پھر ترکی پلٹن پھر چار سو غلام شریف صاحب کے
مسلح و خوش لباس پھر عزیز و بیٹے اونکے گھوڑون زرین زین پر سوار اونکے پیچھے بزرگان

حسب معمول عرب مینے قہوہ و شربت پی لیا بخور سے دامن و آستین کو خوشبودار کرکے رخصت
ہوئی ہیبوین دروازے تک مشایعت کی سلیمان بیگ پسر پاشا مکہ سے معلوم ہوا کہ تنخواہ پیادگان
ترک سے فی آدمی کی تنخواہ بیس قرش ہین جسکے ساڑھے تین روپیہ کلدار نقد ہوئے اسکے سوا
پوشاک و طعام سہ وقتہ او چای و قہوہ اور وردی سرکار سلطانی سے ملتی ہی تمام خرچ یکماہہ
ایک آدمی کا تخمیناً الکیس ۲۱ روپیہ کلدار ہوتا ہی محمد حسین ترجمان نے کہا مردم معزز جب مجلس
شریف صاحب مین آتے ہین پشت دست کا بوسہ لیکر بیٹھ جاتے ہین بدو وغیرہ کم عزت
لوگ بوسہ دامن کرتہ کا اور نوکر غلام بوسہ گوشۂ مسند کا لیتے ہین لیکن شرع شریف سے
یہ طریقہ ثابت نہین بلکہ مکروہ یا حرام ہی عرفات بیت اللہ شریف سے نو کوس پر ہی
آٹھوین ذیحجہ کو احرام باندھتے ہین نوین کو روز حج ہی صبح سے احرام باندھے برہنہ سر
لبیک اللہم لبیک الی آخرہ کہتے ہوئے اوس میدان مین جمع ہوتے ہین خیمے مین ٹھہرتے
ہین خورد و نوش کی کچھ روک نہین جسکے دلمین جو آئے کھائے پکائے لیکن حد عرفات
سے باہر نجائے خطیب ظہر کے وقت ناقہ سوار آتا ہی بالای جبل رحمت ایک چبوترے پر
چڑھکر خطبہ پڑھتا ہی عصر کو ختم کرتا ہی وہی وقت وقوف کا ہی وقوف فرض ہی اور چڑھنا
پہاڑ کا سنت نہین جہان چاہے کھڑا ہو جائے پھر قریب شام بعضے بعد غروب اوسیدن
عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین ٹھہرتے ہین توپخانہ سلطانی سے فیر تواب سر ہوتی
ہین تجمیر مصری عرابہای عجب کو لیجاتے ہین اوسی دوا دوش مین توپچی توپین بھرتے سر کرتے
چلے جاتے ہین یہ کام شرعاً بدعت ضلالت ہی دہم ذیحجہ اول وقت صبح مزدلفہ سے طرف
منا کے جاتے ہین پھر وہان سے مکہ شریف مین آکر طواف زیارت کرتے ہین پھر اوسیدن
منا مین پھر آکر تین روز وہان رہکر رمی جمار کرتے ہین یہ تین دن تشریق کے کہلاتے ہین
پھر بارھوین یا تیرھوین ۱۴ ذیحجہ کو مکہ مین آکر بعد طواف وداع قافلے اپنے اپنے ملکون کو روانہ
ہوتے ہین حج کا دن عجیب دن ہوتا ہی میدان عرفات مین ہزارون لاکھون زن و مرد بچے

اور ساز و یراق رومی کی تعریف نہیں کیجاتی دیکھنے سے تعلق ہی رات دن الواع و اقسام کے
کھانے بازار میں ملتے ہیں لیکن قلیہ و قورمہ وغیرہ میں نمک نہیں ہوتا ترکون کی عادت ہی نمک
پیسکر رکھہ لیتے ہین کھاتے وقت بقدر رغبت ڈال لیا کرتے ہین مسجد الحرام میں اذان پنجگانہ
اور بعد نیم شب اذان تہجد اور ہنگام سحر ترحیم اور وقت نماز ظہر تکبیر باواز بلند پڑھی جاتی ہی ترحیم
یہ ہی کہ ایک شخص باآواز بلند صبحکو منارہ بلند پر چڑھکر آیات قرآن شریف جسمین ذکر عظمت و
جلال خدا اور توحید کبریا اور مضمون رحم و عفو و مغفرت ہوتا ہی بالحان خوش پڑھتا ہی اور درود
پیغمبر اور آل و اصحاب پر بھیجتا ہی یہ ترحیم اوسوقت بہت دلچسپ خوب معلوم ہوتی ہی مکانات
گرد حرم کعبہ معظمہ کو مدرسہ اور حجرون کو خلوہ کہتے ہین وہان حاجی لوگ اوترتے ہین ۱۴ سولھوین
رمضان ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری کو ہمین شریف صاحب کے گھر گئی بعد استقبال
حرم سرا تک پہونچی وہان سے تین خواجہ سرا درجہ اول تک لیجا کر یکسو ہو گئے کنیزکان گرجی
پاکیزہ لباس پہنے ہوئے روبرو آئین وہ درجہ دوم بالاخانے تک ہمراہ رہکر جدا ہو گئین زنان
مصریہ جو عفت باندھے کھڑی تھین بغل مین ہاتھہ دیکر باہستگی زینۂ درجہ سوم تک لے گئین
وہان سے دو بیبیان شریف صاحب کی استقبال کرکے ایوان نشست مین لیگئین شریف صاحب
کی مان مجکو دیکھکر اوٹھین لب فرش تک آکر ملاقات کی پھر اونکی دونون بی بی نے مصافحہ کرکے
دونون جانب گردن پر اور دونون رخسار اور لب و زنخ پر بوسہ دیا اور بڑی تواضع و خلاق
سے صدر مجلس مین بٹھایا تمام مکان شیشہ آلات اور فرش مکلف سے آراستہ تھا یہ بیبیان بہت
خوبصورت و جوان سر سے ناخن تک الماس کے زیور مین غرق تھین سر پر رومال ریشمی جسکو عربی
مین عصابہ کہتے ہین بندھے ہوئے تھے اوسپر مانند کلاہ کے حلقے جواہرات کے پھولون کے
رکھے ہوئے تھے اونکی نزاکت و خوبی بیان سے باہر ہی ادنی جنبش مین وہ گلدستہ وقت رفتار
و گفتار ہلتا تھا بعد ایک ساعت شریف صاحب نے اجازت آنے کی چاہی پھر وہ آئے بڑے
اخلاق سے گفتگو کی قہوہ و شربت انار و گلاب پاش و بخور عود سوز مین جلتا ہوا سامنے رکھا

خوابگاہ مین گئی شریف صاحب نے دوسرے دن بھی صبح و شام خوان طعام بھیجے تیسرے دن مینے
متصل عمر بن عقیل ایک مکان کرایے کا لیا مکۂ معظمہ بہت آباد ہی وہان کے مکانات بھی اکثر
ہفت منزلہ عالیشان ہین ہفت کشور کی چیزین وہان میسر آتی ہین باشندے وہان کے اکثر
دولتمند ہین سب سے زیادہ آسودہ شریف مکہ ہین گرد شہر کے پہاڑ بہت ہین اور سب بے درخت
و سبزہ اور بے آب اسلیے دن مین وہان گرمی سخت ہوتی ہی ہوا تند و گرم چلتی ہی رات کو کچھہ
ٹھنڈ ہوتی ہی چاندنی وہان کی بہت صاف و روشن ہی ابر بھی ہو جاتا ہی بجلی بھی چمکتی ہی
بادل بھی گرجتا ہی لیکن پانی کم برستا ہی رقص و سرود کا چرچا نہین ہی اگر کچھہ ہی بھی تو وہ نہایت
نامطبوع ہی فوج ترک مثل فوج انگریزی کے ہی لیکن قوا عد و وردی مین کچھہ فرق ہی کھانا وہان کا
گوشت اونٹ و دنبہ ہی قہوہ و چاے و حقہ کا بہت چرچا ہی مردم عرب بڑے جفاکش و مضبوط
ہین اگرچہ رنگ و جثے مین برابر مردم ہند کے ہین مینے حمالون کو دیکھا دو من کا بوجھہ کاندھے پر
اوٹھا کر بے دقت زینے پر چڑھ جاتے ہین آواز و بال اہل مکہ اچھے نہین عورتین مردون سے
قوی سواے اہل اسلام دوسرا مذہب والا وہان نہین ہی زبان اہل مکہ عربی غیر فصیح ہی سواے
گھر شیبی کلید بردار کعبۂ معظمہ اور خانۂ شریف مکہ اور دو ایک گھر اور کوئی اصل عرب وہان نہین ہی
اب یہ شہر مردم ہند و بخارا اور افغانستان وغیرہ سے آباد ہی یہ لوگ بسبب توطن و گذرنے
ایک دو پشت کے بصورت عرب ہو گئے ہین اطراف سے ہر سال مردم مختلف زبان کے
حج کے لیے آتے ہین اس سے خلل صحت زبان مین آگیا ہی اہل بادیہ کہ ہنوز عرب محض ہین زبان
اونکی کچھہ صحیح ہی تنخواہ لیکر نوکری خدمتگاری کرنے کی وہان رسم نہین ہی لونڈی غلام
حبشی گرجی چرکس علانیہ فروخت ہوتے ہین اونسے خدمت لیتے ہین جب چاہتے ہین بیچتے
ہین ہر محلے مین غسل کے لیے بڑے بڑے حمام تکلف سے بنے ہوئے ہین مرد و عورت جدا جدا نہاتے دھوتے
ہین پانی زبیدہ خاتون کی نہر کا بہت لطیف و شیرین ہی اکثر آدمی اوسی نہر کا پانی پیتے ہین
انار تربوز ککڑی وغیرہ تر و تازہ طائف سے آتے ہین نہایت لذیذ ہوتے ہین گھوڑے عربی

دور سے خوش وضع دکھائی دیتی ہی بنیاد و دیوار مکانات پختہ ہی چھت کچی ہی ہر گھر مین پایخانے
باورچیخانے غسلخانے نیک بنے ہوئے ہین ساکن وہان کے عرب ترک حبشی تھوڑے ہندوستانی
ہین جو تجارت کرتے عربی لباس پہنتے عربی مین گفتگو کرتے ہین وہان کے دولتمند خوش خوراک
خوش پوشاک ہین شہر مین آب شیرین نہین ہی باہر شہر کے بڑے بڑے حوض بنے ہوئے ہین
اونمین بارش کا پانی جمع ہوتا ہی وہ پانی اہل جدہ سال تمام پیا کرتے ہین اس بندر مین قنصل یعنے
وکیل ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس و شاہ ایران رہتے ہین باہر شہر کے قبر حضرت حوا کی ہی اوسکی زیارت
کی دو دیوار تخمیناً تین سو قدم دراز ناف تک بلند بنی ہوئی ہی اس شکل پر ____
سرہانے سر کے ایک قبہ چھوٹا اسی طرح سرہانے پاؤن کے دوسرا قبہ ہی درمیان مین ناف کے برابر
ایک بڑا قبہ بنا ہوا ہی گرد قبر کے احاطہ کلان ہی اوسمین بہت قبرین ہین گرد چار دیواری بنی ہوئی ہی
سید عبد اللہ شریف مکہ معظمہ اور عزت احمد پاشا حاکم مکہ نے خبر میرے پہونچنے کی سنکر جہاز جدہ لکھے
جب جدہ سے مکے کو روانہ ہوئی قریب جدہ کے سلیمان بیگ پسر پاشا اور برادر خرد شریف
تخمیناً پچاس پچاس ترک سوار سے برسم استقبال آکر ملاقی ہوئے ہفدہم شعبان کو قریب عشا
مکہ معظمہ مین داخل ہوئی سر راہ قریب ایک سو پیادہ وردی پوش مع کئی سوار ہمرسلہ شریف صاحب
استقبال کو کھڑے تھے اونھون نے سلامی ادا کی آواز اذان عشا کی کان مین آئی باب السلام
سے حرم شریف مین جاکر طواف قدوم ادا کیا پھر سعی کی اور جو رباط حاجیون کے لیے مینے
بنوائے تھے وہان جانے کا ارادہ کیا شریف صاحب کے غلامون نے آکر کہا کہ شریف صاحب
نے تمھارے اوترنے کے لیے جدا مکان اپنے گھر مین مقرر کیا ہی وہان چلو جب دروازہ مکان تک
پہونچی اونکے بھائی استقبال کرکے بعد سلام علیک ایک مکان عالیشان مین لیگئے وہان تمام
دالانون مین فرش زردوزی مخمل کاشانی کا بچھا تھا چند غلام حبشی نے جو باادب لب فرش کھڑے تھے
کہا کہ کھانا تناول فرمائیے مجکو تامل ہوا جعفر افندی ترجمان ہندی نے کہا یہان کی رسم یون ہی
ہی تب مین دسترخوان پر بیٹھی طرح طرح کے کھانے پانسو رکابیون مین چنے ہوئے تھے بعد طعام

ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی کو سوار ہوئین عنایت ایزدی سے بعافیت تمام تاریخ تیرھوین [۱۳]
شعبان ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق تیئیسوین [۲۳] جنوری ۱۸۶۴ء ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ
عیسوی جدہ مین پونہچین سترھوین [۱۷] ماہ مذکور روز چارشنبہ کو وقت عشا مکہ معظمہ مین پہونچکر اعمال
عمرہ بجا لائین نہم ذیحجہ سال مذکور کو مناسک حجۃ الاسلام ادا کیے چونکہ رستہ مدینہ منورہ کا بسبب شورش
و بلوے بدویون کے پرخطر تھا اسلیے وہان کا جانا ملتوی رکھکر چہاردہم [۱۴] ذیحجہ سنہ مذکور مطابق
اکیسوین [۲۱] مئی سال مذکور بندر جدہ مین آکر وہان سے دخانی جہاز پر مع اپنی مان و ماموں اور نوکران
خاص کے سوار ہوکر تاریخ پنجم محرم ۱۲۸۱ھ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری روز جمعہ مطابق دسوین [۱۰]
جون ۱۸۶۴ء ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بمبئی مین پونہچین وہان کے گورنر صاحب بہادر
وغیرہ اکابر سے ملاقات کی سولھوین [۱۶] ماہ صفر ۱۲۸۱ھ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق
اکیسوین [۲۱] جولائی ۱۸۶۴ء ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی ریل پر سوار ہوکر مچی آباد پونا کو گئین
تھوڑے روز وہان ٹھہر کر غرۂ ربیع الآخر ۱۲۸۱ھ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق سوم [۳] ستمبر
۱۸۶۴ء ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی روز شنبہ کو وہان سے کوچ کرکے بروز چہارشنبہ
تاریخ سوم جمادی الاولی ۱۲۸۱ھ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق پنجم اکتوبر ۱۸۶۴ء ایکہزار
آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بھوپال مین داخل ہوئین استقبال سکندر آباد تک گیا کسی تاریخ سے
دریافت نہین ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ یا رئیس اہل اسلام ہند سے حج کو گیا ہو اب جو رئیس مسلمان
حج کو جاویگا وہ مقلد اونکا ہوگا اس سفر مین سوائے کپڑے اور زیور گران قیمت کے جو شریف
صاحب مکہ اور خادمان حرم محترم اور فقیرون اور مساکین کو لوجہ اللہ دیے مبلغ ایک لاکھ نود و نہ
ہزار آٹھ سو بیاسی روپیہ آٹھ آنہ صرف ہوے اسیقدر نواب بیگم صاحبہ نے بھی خرچ کیا جناب ممدوحہ
نے روزنامچہ اس سفر کا مجلد کلان مین لکھا ہی جسکو لیڈی صاحبہ ولیم ولبی اسبرن صاحب بہادر
سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال نے انگریزی مین ترجمہ کرکے چھپوایا ہی خلاصہ اونکی تقریر کا یہ ہی
کہ جدہ دریاے شور کے کنارے پر آباد ہی ایک منزل سے ہفت منزل تک اونکی عمارت ہی

ای سرداران اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون تم امن و امان سے پہنچے اپنے ملک کو جاؤ بعد اس کلام کے دربار برخاست ہوا ہیجدہم فروری کو حسب قاعدہ لارڈ صاحب بہادر میرے خیمے مین تشریف لائے مدارج تعظیم مقررہ اس طرف سے ادا ہوے نوزدہم ماہ مذکور کو لارڈ صاحب بہادر آگرے سے تشریف لے گئے نہم رمضان مطابق ہشتم فروری مین آگرے سے طرف بھوپال کے روانہ ہوئی گیارھوین شوال مطابق یکم اپریل روز چہارشنبہ داخل بھوپال ہوئی اس سفر مین زائد مصارف معمولی سے اکتالیس ہزار چھ سو چھتیس روپیہ پونے چار آنہ صرف ہوے

نذر لارڈ صاحب بہادر	خرچ سفر
لو عہ/ ما ا ہو	۴۱ ع ۶۳۶ ۹ ما لو عہ
لارڈ صاحب بہادر سے خلعت قیمتی سترہ ہزار ایک سو روپیہ کا مجھکو عنایت ہوا	

ساتوین فصل سفر مکہ معظمہ کے بیان مین

جب والدہ ماجدہ نے ریاست کے انتظام سے فراغت پائی مکہ معظمہ کے جانے کا قصد کیا اونکی مان و ماموں نواب قدسیہ بیگم و میان فوجدار محمد خان بھی اونکے ساتھ ہوئے تاریخ بائیسوین جمادی الاولی ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق پنجم نومبر ۱۸۶۳ء ایک ہزار آٹھ سو ترسٹھ عیسوی روز پنجشنبہ کو بھوپال سے نکلکر تین روز شہر کے باہر باغ فرحت افزا مین قیام کیا قافلہ مردوزن کو کہ قریب ہزار نفر کے تھے بمبئی کو روانہ کر کے چوبیسوین تاریخ ماہ و سنہ مذکور روز شنبہ کو خود مع ملازمان خاص اور ماں و ماموں کے کوچ کیا ناہر گانون تک متصل شہر برہانپور کے کہ ریل وہان تک آگئی تھی منزل بمنزل گئین وہان سے ریل پر سوار ہوکر دوم رجب کو خیر و عافیت سے بمبئی مین پہنچین وہان تین جہاز کرایہ کیے دو جہاز ہوائی پر تمام اپنے ملازموں کو اسباب سمیت بٹھلایا اور خود دخانی جہاز پر مع اپنی مان و ماموں اور مدار المہام محمد جمال الدین خان نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال اور دوسرے ملازمان خاص کے پچیسوین رجب ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق ششم جنوری ۱۸۶۴ء

یہ اونکی مہربانی ہی کہ مجکو یاد فرماتی ہین سکرتر نے کہا تمھارا ارادہ مکہ شریف جانے کا ہی
مینے کہا ہان وہانکا جانا ایکبار فرض ہی انشاء اللہ جب جاؤنگی آپ کو لکھون گی بیٹی میری
شاہجہان بیگم آپ کے زیر سایۂ عاطفت ہی کہا ہمکو اونکا بہت پاس و خیال ہی پھر سکتر صاحب بہادر
نے کہا تم سیر فتحپور سیکری وغیرہ کی چاہتی ہو لارڈ صاحب بہادر اس ارادے سے خوش ہین
کیونکہ اونکو خود شوق دیکھنے بلاد کا بہت ہی مینے کہا اونکی سیر پادشاہانہ ہی اور ہمارا جانا تفریح خاطر
و تیزی عقل کے لیے ہی کیونکہ سفر سے بہت تجربہ حاصل ہوتا ہی پھر رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ کو
آئی ہفدہم فروری مطابق بست و ہفتم شعبان دربار عام گورنری مین گئی لارڈ صاحب بہادر نے
جو تقریر کہ سر دربار کی یہ ہی آی سرداران ہند مینے یہ مجلس بتقریب دو غرض ایک ملاقات تمھاری
دوسرے تبلیغ حکم ملکۂ معظمہ کی منعقد کی ہی ملکۂ معظمہ کو سرداران ہند کی رعایت و بہبود
منظور ہی اور مین بہت شکر کرتا ہون کہ تم سب میرے حسب الطلب فوراً یہان آگئے جو کہ ہماری
تمھاری اول دربار خاص مین ملاقات ہوئی ہی اسواسطے اسوقت ضرورت گفتگوی طویل کی
نہین ہی مختصراً بمقدمۂ حال ہند چند مراتب بیان کرتا ہون کہ اونکی بجا آوری سب پر فرض ہی
بالفعل ہندوستان مین فساد نہین ہی اور سرداران زمانہ مغلوب و رقوت و شوکت ملکہ سے
بخوبی واقف ہین منظور ہی کہ ایسے وقت مین خیال فتح غیر ملک سے باز رہکر جسقدر ممکن ہووے
راحت و ترقی دولت ہند کے لیے کوشش کیجاوے ریل و تار برقی عجائبات سے ہی تمام
کشور فرنگ نے اس سے فائدہ پایا ہی اور صاحب دولت ہوگئے ہین تم بھی اس کام مین ہمت
مصروف کرو اور فائدہ اوٹھاؤ اور تعلیم رعایا و تقرر مدارس اور تعمیر رستون و استیصال ہر بوٹین
مشغول رہو کہ تمکو اور تمھاری رعایا کو فائدہ و راحت پونہچے اور مین بہت خوش ہوا کہ اکثر سردارون
نے اپنی ریاستون مین محصول بیفائدہ کو کہ موجب نقصان تجارت کا تھا موقوف کر دیا جو کہ سرکار
انگلشیہ والی تمام ہند کی ہی لہذا بپیشگاہ ملکہ سے ایک فوج قاہرہ پر ہماری حکومت ہی کہ اگر کسی جگہہ
فساد دیکھون سزا دون اور جو آدمی کہ ہند کی بہبودی مین کوشش کرین اونکی حمایت کرون بس

پھر رخصت ہوئی مہاراجہ صاحب نے لب فرش تک مشایعت کی دوسرے دن ششم[6] شعبان
سنہ ایکہزار دوسو اوناسی[1279] ہجری مطابق بست وہفتم جنوری سنہ[1863] ایکہزار آٹھ سو ترسٹھ
عیسوی روز سہ شنبہ مہاراجہ صاحب سر سے خیمے مین آئے وہی مراسم ادھر سے بھی ادا کیے
گئے وقت آمد و رفت کے اکیس[21] فیر توپ کی سر ہوئین سوار و پیادہ رسم سلامی بجا لائے
انتظام سواری مہاراجہ صاحب بہادر اس طرح پر تھا کہ آگے آگے ناقہ سوار تھے پھر جوق جوق
پیادگان میواتی پھر گروہ قرابین برداروں کا پھر حلقہ ہاتھیون زردوزی جھولوں اور عماریون
وہودجہای مکلف سے آراستہ پھر اسپ کوتل ساز و یراق طلائی و نقرئی سے آراستہ پھر گروہ
چوبداران با عصاہای نقرئی شیر دہان عقب اونکے ہرکارے پھر بان بردار پھر علم بردار پھر تین
ترپ سواران رجمنٹ لین سر پھر چار سردار کلان ریاست پھر مہاراجہ صاحب بہادر خود اسپ
سبزہ پر سوار پیچھے اونکے افسران فوج و سواران سرخ وردی یازدہم[11] شعبان کو گوالیار سے
متوجہ اکبرآباد کی ہوئی بستم[20] شعبان مطابق دہم فروری روز سہ شنبہ اکبرآباد مین داخل ہوئی
آگرے کے کلکٹر صاحب بہادر نے استقبال کیا شلک توپون کی حسب دستور سر ہوئی تیئیسوین[23]
شعبان دیورند صاحب بہادر سکتر اعظم مع چند صاحبان عالیشان لارڈ صاحب بہادر کی طرف
سے تشریف لائے جانب جناب ممدوح سے سلام کہا مزاج پوچھا تھوڑی دیر بیٹھے رسم عطر
پان عمل مین آئی شانزدہم فروری روز دوشنبہ کو لارڈ صاحب بہادر کے دربار خاص مین مع آٹھ
خوان و ارکان ریاست فیل سوار گئی ایک سکتر اور ایک مصاحب لارڈ صاحب بہادر و
گل اجنٹ بھوپال نے پانسو قدم تک باہر سنتر کے اور دیورند صاحب بہادر سکتر اعظم
سیڈ صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے صدر سنتر تک استقبال کیا انیس[19] توپ سلامی کی سر ہوئی
صاحب بہادر نے لب فرش تک تعظیم دی سکتر صاحب بہادر نے کہا لارڈ صاحب بہادر
ہین کہ لارڈ کننگ صاحب بہادر جسوقت لندن کو گئے تمھاری تعریف جناب ملکہ معظمہ
ت کی وہ خوش و مشتاق ملاقات کی ہوئین مینے کہا مین اونکے ادنی تابعین سے ہون

فصل ششم بیان مین سفر اکبرآباد کے

جناب ممدوحہ نے حال اس سفر کا یون ضبط کیا ہے کہ جسوقت تحریر یجنس صاحب بہادر پولٹکل ا
بھوپال سے ظاہر ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۶۳ ایکہزار آٹھہ سو ترسٹھہ عیسوی مین نواب گورنر جنرل
ویسرای کشور ہند اکبرآباد مین تشریف لاوینگے اور نامی سرداران ہند اونکی ملاقات کو جاوینگے
ششم جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۹ ایک ہزار دو سو اوناسی ہجری کو مین ارکان و اخوان اور خا
وحشم کے ساتھہ کہ سب وہزار چار سو ستر آدمی شمار مین آئے تھے بھوپال سے کوچ کر کے
قصبہ بیرسیہ کو گئی اور وہان سے غرہ رجب کو سمت اکبرآباد راہی ہوئی چہارم رجب کو شا
سرونج مین اور بارھوین کو چھاونی گنہ اور اونیسوین (۱۹) کو چھاونی شیوپوری اور اٹھائیسوین (۲۸)
روز دوشنبہ کو گوالیار مین پہونچکر پھول باغ کے میدان مین فروکش ہوئی چار رسردار نامو
مہاراجہ صاحب سیندھیہ بہادر نے استقبال کیا اور سامان ضیافت کا تمام لشکر کو دیا مہا
صاحب شہر جھانسی مین تھے خبر سنکر تشریف لائے اور خواہان ملاقات ہوئے پنجم شعبان
روز دوشنبہ آٹھہ بجے دن کو مع ہیجدہ ارکان بھوپال و صاحب کلان بہادر سیہور کے
مہاراجہ صاحب کے مکان پر گئی اونیس (۱۹) ضرب توپ کی سر ہوئین اور ستولیہ صاحب نے بگھی تک
استقبال کیا دو کمپنی تلنگہ نے سلامی ادا کی جسوقت محلسرا مین گئی ایک کمرے مین کہ بہت
مکلف و آراستہ تھا اور سامنے اوسکے ایک شامیانہ باناتی مع چوبہای نقرہ کھڑا تھا داخل ہوئی
مہاراجہ صاحب نے دس قدم بڑھکر مصافحہ کیا کرسی پر بٹھایا اس مجلس مین قریب پچاس آدمی کے
کرسی نشین تھے بعد گفتگوی عرفی و رسمی کے مہاراجہ صاحب بہادر نے اول مجکو عطر دیا پیچھے
صاحب کلان بہادر و میان فوجدار محمد خان و نواب معز محمد خان اور نواب امراؤ دولہ کو دیا اور
بیڑہ پان کا صرف مجکو اور صاحب کلان کو اپنے ہاتھہ سے دیا اور باقی آدمیون کو اونکے
نائب نے تقسیم کیا اسیطرح تقسیم ہار پھولون کی ہوئی پھر ایک کشتی مین دو رومال سفید
عرق گلاب سے تر کیے ہوئے آئے مہاراجہ صاحب نے ایک مجکو اور دوسرا صاحب کلان کو دیا

آدمی کرسی نشین اس محفل مین تھے کسبیان زرین لباس پہنے ہوئے ناچتی تھین جب
طرفین سے مراسم عرفیہ ادا ہوچکے تھوڑی دیر اوس محفل مین ٹھہر کر رخصت چاہی مہاراجہ
صاحب بہادر نے ایک ایک حمائل و تار اور ایک ایک پھولون کا ہار اور ایک ایک بیڑہ پان
حسب معمول سب کو دیئے جناب ممدوحہ نے کہا آپ نے بہت اخلاق و تواضع جو سرداران
کو سردارون کے ساتھ چاہیے ہمسے کیا اس مخلص نوازی سے مین بہت خوش ہوئی
پھر رخصت ہو کر فرودگاہ کو آئے دوسرے روز پنڈت شیودین ہمارے دربار مین آئے
اور کہا بندے نے حضور و مہاراجہ صاحب بہادر کی ملاقات کے باب مین بہت سعی کی
برادران ریاست نہین چاہتے تھے کہ ملاقات ہو اور وجہ کوشش یہ تھی کہ مین دل سے
چاہتا تھا کہ دو رئیس بزرگ مین اتحاد کا ہونا بہت اچھا ہے پھر ذکر بندوبست زمانہ تمدد کا
کیا اور کہا ایجنٹ صاحب بہادر بار بار آپ کی تعریف کرتے تھے جناب ممدوحہ نے پوچھا
ریاست جے پور مین کتنی فوج ہے اور حاصل ملک کا کسقدر ہے کہا فوج بیس ہزار ہے ملک ایک
کرور کا ہے تینتیس لاکھ روپیہ کے جاگیردار ہین تینتیس لاکھ روپیہ خیرات مین جاتا ہے چونتیس لاکھ
روپیہ ریاست مین خرچ ہوتا ہے پھر پنڈت مذکور رخصت ہوئے جے پور وسواد اوسکا اچھا ہے عمارت
دلچسپ راستے چوڑے وصاف وسیدھے ہین باغات سرسبز و دلکش ہین امیر کی عمارت بہت
مضبوط و نازک و خوش چہرہ سنگ مرمر کی بنی ہے پانزدہم[15] شعبان کو جیپور سے کوچ کیا بست و چہارم
شعبان کو شہر اجمیر مین پہونچے خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر فاتحہ پڑھا اس مزار کے بہت
مجاور ہین خلاف شرع شریف مرقد کی تعظیم بعید کرکے اونکی روح کو آزار دیتے ہین سلخ شعبان کو
وہان سے کوچ کیا بارھوین[12] رمضان کو چھاونی نیمچ مین و بیسوین کو چھاونی آگر مین اور
انتیسوین[29] کو چھاونی سیہور مین و تیسری[3] شوال کو بھوپال مین پہونچے ایکہزار چھہ سو ستر میل کو
شش ماہ و ہشت یوم مین سیر کرکے اپنے گھر آئے علاوہ مصارف معمولی اور قیمت اشیای نو خرید
شصت و ہشت ہزار و یکصد و پنجاہ و چہار روپیہ دو آنہ پائو بالا اس سفر مین خرچ ہوا

اسیطرح جسدن سے جی پور کی عملداری مین ہم سب داخل ہوئے تھے جاگیرداران ریاست جیپور
کو حکم تھا کہ سلامی کی توپین سر کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علاقہ خاص راجہ صاحب بہادر مین
راجہ صاحب بہادر کیطرف سے توپون کی سلامی سر ہوتی تھی غرضکہ جب سواری اونکی داخل رام باغ
ہوئی بارہ دری تک حافظ محمد حسن خان نائب بخشی اور میر دبیر ریاست نے استقبال کیا دوسری
بارہ دری تک میان فوجدار محمد خان ورنواب امیر الدولہ بہادر گئے لب فرش تک خود جناب ممدوحہ
نے استقبال کیا اور جس سامان سے راجہ صاحب نے ملاقات کی تھی اوسیطرح ادھر سے بھی کی گئی
اور کشتیان تحفجات و فیل و اسپ وغیرہ پیش ہوئین پھر راجہ صاحب بہادر رخصت ہوئے سیزدہم
شعبان روز پنجشنبہ کو راجہ صاحب بہادر نے لشکر کے لیے سامان خشک دعوت کا بھیجا اور ہمکو
اذن کھانا کھانے کا اپنی محلسرا مین دیا بعد مغرب برادران و مقربان سترہ آدمی کے ساتھ
محل سرا کو گئے وکیل راجہ صاحب بہادر وہان موجود تھا خود نہ تھے جناب ممدوحہ نے راجہ صاحب بہادر کو
سلام کہلا بھیجا اونھون نے بھی جواب سلام بھیجا جس مکان مین کھانا کھایا وہان ایک
بڑا حوض پانی سے لبالب تھا اوس حوض مین ایک چبوترہ تھا جسمین فوارہ لگا ہوا تھا حوض کے
چارون طرف دالان تھے اوسمین کسبیان ناچتی تھین تھوڑی دیر کے بعد ناچ موقوف ہوا
دسترخوان بچھایا گیا کھانا آیا سب نے کھایا ایک سو پچیس قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا گیا تھا
سب لذیذ و پر تکلف تھا متصل اس مکان کے دوسرا کمرہ تھا اوسمین دعوت صاحب اجنٹ
جی پور و بھوپال تھی میزون پر انگریزی کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے سیر آتشبازی
کے لیے ایک بڑے مکان وسیع مین پونہچے اوسمین کرسیان بچھی ہوئی تھین پنڈت شیودین
مختار ریاست اوس جگہہ بیٹھے تھے ہمکو دور سے دیکھکر تعظیم کے لیے اوٹھے اور بڑی تکریم سے
بٹھایا سامنے اوس دالان کے ایک حوض بہت لنبا چوڑا بنا تھا اوسمین چالیس پچاس فوارے
چلتے تھے وہان کشتی تختے کی آئین آتشبازی سر ہوئی پھر جہان مہاراجہ صاحب بہادر رونق بخش
تھے ہم سب مع دونون اجنٹ صاحب بہادر گئے مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی قریب دو سو

سفید انگرکھہ پہنے اور سرخ پگڑی باندھے تھے گلے مین ایک کنٹھا زمرد کا کمر مین کٹار پر تلے مین تلوار
تھی دوسری تلوار مرصع سامنے ہودے مین دھری تھی ادھر سے جناب ممدوحہ و اجنٹ صاحب بہادر
بھوپال نے ہاتھی سواری کا بڑھا کر مہاراجہ صاحب سے ہاتھ ملایا طرفین سے مزاج پرسی ہوئی باہم
روانہ ہوئے کمپنی و رسالہ وردی پوش نے قاعدے کے موافق سلام کیا رعایا و سپاہ کا ہجوم تھا
آہستہ آہستہ راجہ صاحب کے محل تک سواری پہونچی محلسرا کے دروازے او صحن متعدد ہین تین دروازے
جب طے ہو گئے اور ہر دروازے پر فوج نے سلام کیا جو تھے دروازہ محل پر سواری پہونچی راجہ صاحب بہادر
ہاتھی پر سے اوتر کر ہوادار پر بیٹھکر پانچوین دروازہ محل پر جا کر کھڑے ہوئے جب ہم سب مع ارکان ریاست
و صاحبان انگریز بہادر وہان پہنچے خدم و حشم و سپاہ کا ازدحام بہت تھا مہاراجہ صاحب بہادر
بارہ دری مین لیگئے شامیانہ نقرئی چوب کے نیچے دو کرسیان بچھی تھین ایک پر راجہ صاحب بہادر
دوسری کرسی دست راست پر جناب ممدوحہ بیٹھین دست چپ پر بھوپال و جیپور کے اجنٹ بہادر
کرسیون پر بیٹھے اور اونکے برابر برادران راجہ صاحب بیٹھے اس مجلس مین قریب تین سو کرسی نشین
کے تھے شیودین کا مدار عقب کرسی راجہ صاحب پر بیٹھے جناب ممدوحہ کے دست راست پر
ارکان و خوانین ریاست بھوپال بیٹھے قوال آئے اور گائے پھر سلام کر کر علحدہ ہو گئے ۲۵ پچیس طوائف
لباس مکلف سے مع ایک طبلہ نواز و دو سارنگی نواز آئین اور ناچنے لگین تھوڑی دیر کے بعد مہاراجہ صاحب
نے عطر و پان و حمائل گل اپنے ہاتھ سے جناب ممدوحہ اور ہر دو اجنٹ صاحب بہادر اور میان
فوجدار محمد خان اور نواب العمراو دولہ صاحب بہادر و مدار المہام صاحب بہادر کو دیا باقی اہل مجلس کو
نائب ریاست جیپور نے تقسیم کیا پھر رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ کو آئے دوسرے دن راجہ صاحب
بہادر نے ملاقات کا عزم کیا اور بارہ دری رام باغ ملاقات کے لیے مقرر ہوئی جناب ممدوحہ نے
مع مدار المہام صاحب بہادر دروازۂ فصیل جیپور تک استقبال کیا جب سواری راجہ صاحب بہادر
رام باغ کے دروازے پر پہونچی توپون کی سلامی سر ہوئین جو کہ ہمارے ہمراہ توپین نہ تھین راجہ صاحب نے
براہ اخلاق اپنے توپخانے کو حکم دیا تھا کہ نواب بیگم صاحبہ جسقدر توپین چاہین طلب فرما لین

مزار سلطان نظام الدین اولیا و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی اماکن متبرکہ سے ہین احاطہ
ان مزارون مین اکثر صلحا و اولیا و شہزادون کی قبرین ہین ان دونون مزارون پر
فاتحہ پڑھکر چھرنے کی سیر کی یہ بہت فضا کی جاہی زیر کوہ ایک بہت بڑا حوض بنا ہوا ہی
اوسمین پہاڑ سے پانی گرتا ہی لب حوض دالان بنے ہوئے ہین جو کوئی سیر کو آوے
آسایش پاوے آنب کے درخت بھی وہان بہت ہین پھر سیر کنان خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کے مزار پر جانا ہوا وہان منارۂ مسجد قوۃ الاسلام جسکو سلطان شمس الدین التمش نے
بنایا تھا اور اب وہ منارہ بلند بنام لاٹ قطب صاحب مشہور ہی اوسپر بہت کتابی نقش ہین صدہا
مقابر امرا و سلاطین سواد دہلی مین سر بفلک افراشتہ ہین ازانجملہ مقبرۂ ہمایون بادشاہ
و منصور علیخان لاثانی ہین لال قلعۂ دہلی کو بھی دیکھا دیوان عام و خاص اور فصیل و بروج
پہلی عمارت سے موجود باقی منہدم ہی اینٹ چونہ پتھر کے ڈھیر بچشم عبرت دیکھکر
سلیم گڈھ کو گئے ریل کے لیے جو پل دریای جمنا پر تعمیر ہوتا تھا اوسکو دیکھا اور زینت المساجد
کیطرف سے جامع مسجد شاہجہانی کے دیکھنے کو روانہ ہوئے مسجد کا دروازہ بند تھا ہمارے
لیے حکام انگلسیہ نے کھلوادیا مسجد دیکھکر اپنی فرودگاہ کو روانہ ہوئے ستائیسوین جنتری
سمت جی پور کوچ کیا یازدہم شعبان مع الخیر پہونچے مہاراجہ صاحب والی جی پور نے
دروازۂ شہر تک تسطح استقبال کیا کہ جب سواری کا ہاتھی باتفاق پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر
بھوپال شہر پناہ کے دروازے پر پہونچا قریب دوسو سوار و پیادہ رنگین چھڑیان ہاتھوں مین
لیے ہوئے ادب سے تفاوت سے رہو پکارتے ہوئے نمودار ہوئے اونکے پیچھے قریب تیس آدمی کے
برادری راجہ صاحب سے گھوڑون پر سوار آکر دروازے کے برابر برابر ہاتھ باندھکر کھڑے ہوگئے
دروازے کے باہر گولہ اندازون نے توپون کی سلامی سر کی راجہ صاحب بہادر باتفاق
اجنٹ صاحب بہادر جی پور بسواری فیل نمودار ہوئے ہودج فیل سواری راجہ صاحب طلائی
ہندوستانی تھا اجنٹ صاحب بہادر جی پور کے ہاتھی کا ہودا انگریزی نقرئی تھا راجہ صاحب بہادر

اور تہ خانہ مین محل اور سوائے قبر اکبر بادشاہ آرام بانو شکر النسا بیگم اصالت بانو شہزادہ خانم دختران اکبر اور رقیہ سلطان بیگم زوجۂ اکبر اور قبر سلیمان شکوہ اور چند قبر لامعلوم الاسم ہین بعد سیر اماکن نامی آگرہ نوین رجب کو کوچ اور گیارھوین کو شہر متھرا مین مقام کیا سیکڑون بتخانے دیکھے ازانجملہ منی رام سیٹھ کے مندر کو بہت آراستہ پایا بتخانون کی نقاشی قابل تعریف ہی پتھرون پر ایسی نقاشی کی ہی کہ مو قلم کی معلوم ہوتی ہی اور ایساہی حال بندرابن کا ہی جسوقت سواری وہان پونہچی منی رام سیٹھ کے گماشتے حاضر ہوئے اور مندر رنگ کو مین سیر کو لیگئے یہ مندر بہت کلان اور دروازہ اسکا عالیشان ہی تمام در و دیوار پر بت بشکل گاو و شیر و بندر و مرد و زن و مار و ماہی بنے ہوئے ہین اور اس بتخانے کے احاطے مین ایک باغ پر فضا ہی حوض و فوارے سلیقے کے ساتھ ہین ایک نہر ہی چھوٹی تالاب کیطرح گرد اوسکے سنگ مرمر کی چھوٹی چھوٹی محرابون کی عمارت ہی بعد سیر و تماشا راستے مین ایک انبوہ ملا وہ سب گاتے بجاتے ہوئے ایک بت سیاہ کو تخت رواں پر لیے جاتے تھے اور دو آدمی برہنہ سر بت کے دونون طرف ایک چھتری لیے ہوئے دوسرا پنکھا لیے ہوئے چلے جاتے تھے معلوم ہوا کہ ٹھاکر جی سیر باغ کو جاتے ہین ایک آدمی نے کہا چھتری کو اپنے ٹھاکر کے چہرے سے علیحدہ کرو ہماری سرکار تمھارے ٹھاکر کو دیکھینگی اونھون نے کہا ٹھاکر جی پر دھوپ آویگی پھر تخت رواں کو کھڑا کر دیا اور کہا نذرانہ ٹھاکر جی کا لاؤ جناب ممدوحہ نے جواب دیا کہ مقیم مسافر کی تواضع کرتا ہی ٹھاکر جی ہمکو نذر دین یہ کہکر وہان سے چلے پھر بستم ماہ رجب کو شاہجہان آباد پونہچے یہ شہر زمانہ دراز سے پایۂ تخت ہندوستان ہی تواریخ ہند مین اسکا حال تفصیل سے لکھا ہی چند بار آباد و ویران اور چند نام سے موسوم ہوا پہلا نام اسکا ہستناپور تھا پھر دہلی پھر تغلق آباد پھر شیر منڈل اور اخیر مین شاہجہان آباد ہوا فصیل شاہجہان آباد کی باہر ہر طرف کوسون تک نشان آبادی پایا جاتا ہی چنانچہ موضع فرید آباد سے شاہجہان آباد تک کہ بارہ کوس کا فاصلہ ہی نشان مکانات منہدم کے اب تک موجود ہین کتاب آثار الصنادید مین اس شہر کا حال مفصل لکھا ہی

بارہ دری جواہر سے مرصع تھی اب صرف جواہر کے نگون کے نشان پتھرون پر عیان ہین کہتے ہین کہ سورج مل جاٹ کا تصرف جب مکانات شاہی پر ہوا اوسکے اہل فوج نے نگینے اوکھاڑ لیے موتی مسجد کی سادہ کاری و شفافی سنگ مرمر کی تعریف نہین ہو سکتی اس عمارت بیمثل کو دیکھکر باغ سکندرہ کو دیکھا یہ باغ آگرے سے تین کوس کے فاصلے پر ہی زمین باغ دو صد و ہشتاد و چہار بیگھہ ہی گرد باغ فصیل پختہ بارہ گز بلند ہر چہار گوشہ پر چار منارہ بلند اور روشین باغ کی بیس گز عریض سنگ سرخ کی ہین اور نہرین پانی کی ہر چمن مین جاری ہین بیچ باغ مین اکبر بادشاہ کا مقبرہ ہی اور قریب مقبرہ ایک حوض کلان ہی یہ مقبرہ عالی سنگ سرخ و مرمر اور سنگ ابری و موسی اور سنگ زرد سے بکمال لطافت و استحکام بنا ہی گنبد مثمن ہی اندر باہر بخط طغرا کتابے نقش ہین اور در درون پر اشعار فارسی کندہ ہین ازانجملہ ایک رباعی اور چند بیت مثنوی کی ہین رباعی +

روشن زسایۂ اتش رخ تابندہ اختر ست
ازروضۂ منورہ شاہ اکبر ست
طاقیکہ از رواق نہم چرخ برتر ست
این طاق زیب نہ فلک و ہفت اختر ست

مثنوی

که ذاتش ترا بود از عدم
دو عالم ز فیض ازل آفرید
بشاہان با افسر و تاج و گنج
زہ داوری را چو گیرند پیش
بود سایۂ ذات پروردگار
ببالای زرینہ مسند نشست
دل اہل عالم ازو گشت شاد
چو از عدل آباد گرد جہان
ازو عالم قدس آباد باد

ہمہ پادشاہان روی زمین
یکے کرد پنہان و دیگر پدید
کہ از عدل ایشان شود روزگار
شناسند بیگانہ را ہمچو خویش
ز نہصد فزون بود و شصت و دو سال
بر تخت او گشت افلاک پست
بگیتی دو افزون پنجاہ سال
سوی انجہان رخت و شن روان

بنام شہنشاہ ملک قدم
ازو صاحب تاج و تخت و نگین
بخشید آنکہ سرای سپنج
شگفتہ تر از باغ در نوبہار
شہے کو چنین نیست در روزگار
کہ اکبر شہ آن سایۂ ذوالجلال
جہان ابادست از عدل داد
چنین کرد شاہی ز روی جلال
روانش ہمیشہ ز حق شاد باد

اس مقبرے مین بھی مثل مقبرۂ تاج گنج درجۂ بالا مین نقل قبر کی

آصف خان مخاطب بہ ممتاز محل جنکا مزار تاج گنج آگرہ مین ہی شاہجہان بادشاہ پسر جہانگیر
بادشاہ سے منسوب ہوئین سنہ ۱۰۵۵ ایک ہزار پچپن ہجری لاہور مین نورجہان بیگم کا انتقال ہوا
باغ شالامار لاہور مین جہانگیر کی قبر کے برابر انکی قبر ہی یہ بیت طبع زاد نورجہان بیگم کی بابت
کشادِ غنچہ اگر از نسیم گلزار ست ٭ کلید قفل دل ما تبسم یار ست ٭ اور اکبر آباد کا پرانا نام آگرہ ہی اگرہ
زبان یونانی مین قلعہ کو کہتے ہین اب جو قلعہ لب دریای جمنا موجود ہی وہ اکبر بادشاہ کا بنایا
ہوا ہی حکام فرنگ نے اوسمین سامان جنگ اقسام اسلحہ و توپ گولہ بہت آراستگی و سلیقے سے رکھا ہی
ایک ہفتہ اس شہر مین مقام ہوا باغ و مقبرہ تاج گنج اس شہر مین بے مثل عمارت ہی جتنی کوئی اوسکی
تعریف کرے سچ ہی دروازے پر سورہ والفجر بخط طغرا کندہ ہی خط کی جودت دیکھنے سے متعلق ہی
چالیس بیگھہ زمین باغ کی ہی روشین مرمری ہین حوض کلان پانی سے لبالب ہی اوسمین ایک سو
بیس فوارے ہین مغرب و مسجد عالیشان مشرق سو نقل مسجد موسوم بجماعت خانہ خوش قطع
بلند ارکان چارون گوشہ باغ پر چار منارے بلند ہین روضے کی عمارت مثمن سنگ رخام کی ہی
ہر پہل پر منارہ جملہ آٹھ منارے اور بیچ مین بڑا گنبد عالیشان ہی روضے کے اندر چار طرف چار
دالان کلان اور چار خرد اور بیچ مین حجرہ مربع اور وسیع اندر باہر در و دیوار پر گلکاری ہی آیات
قرآن مجید اس خوبی سے منقوش ہین کہ زبان اوسکے وصف مین قاصر ہی لوح مزار درجہ بالا سنگہای
رنگارنگ سے آراستہ اور قبور اصلی تہ خانے مین ہین ایک قبر ارجمند بانو ممتاز محل کی دوسری
قبر شاہجہان بادشاہ کی تعویذ بادشاہ پر یہہ عبارت رقم ہی مرقد منور مضجع مطہر بادشاہ رضوان دستگاہ
خلد آرامگاہ اعلی حضرت علیین مکانی فردوس آشیانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ در شب بیست وششم شہر رجب سنہ ۱۰۷۶ ایک ہزار و ہفتاد و شش ہجری
ازین جہان فانی بنزمگاہ جاودانی انتقال کردند آسکو دیکھکر پھر عمارت قلعہ کو دیکھا دیوان عام
دیوان خاص تختگاہ مثمن برج نگینہ مسجد بھول بھلیان خوش آب سوسن محل شیشہ محل
زنانہ باغ یہ سب مکانات سنگ سرخ و سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین در و دیوار سر دخانہ

نورجہان بیگم نورالدین جہانگیر پادشاہ کی بی بی کا ہے فی زمانا اوسمین بجز روشنہای سنگین اور
دو تین حوض اور کوئی عمارت سابق نامی نہین ہے نورجہان بیگم کا نام مشہور ہے اسلیے مختصر حال
اوسکا لکھا جاتا ہے خواجہ غیاث اکبر پادشاہ کا نوکر تھا اوسکی بیٹی مسماۃ مہر النسا نہایت جمیلہ شاعرہ
تھی خواجہ نے اوسکی شادی علی قلی خان جاگیر دار شہر بردوان واقع صوبہ بنگالہ سے کردی تھی
زمانۂ شاہزادگی مین جہانگیر نے اس خوبصورت عورت کو ناگہان دیکھا تھا اوسدن سے اس
عورت پر عاشق تھا مگر اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہا بستم جمادی الآخرہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ
ہجری کو جب پادشاہ ہوا مخفی شوہر مہر النسا کے قتل پر آمادہ ہوا علی قلیخان کو بردوان سے
اپنے پاس بلایا یہ شخص ایرانی شجاع و زور آور تھا ایک روز ایک شیر گرسنہ قوی ہیکل کو میدان مین
چھوڑوا دیا اور علی قلیخان کو حکم دیا کہ بے شمشیر و تیر شیر سے مقابلہ کرو خان مسطور نے براہ
مردانگی شیر سے مقابلہ کیا اور پیش قبض سے اوسکو مار ڈالا اونھون نے بظاہر خوش ہوکر خطاب
شیر افگن خان دیا پھر ایک فیلبان کو خفیہ حکم دیا اوسنے مست ہاتھی کو اوپر ہول دیا اس بار بھی
یہ بچ گئے اور تلوار سے ہاتھی کو مارا پھر رخصت لیکر بردوان کو چلے گئے ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ
ہجری مین جہانگیر نے قطب الدین خان کو بظاہر خدمت صوبہ داری بنگالہ دے کر پوشیدہ
شیر افگن خان کے قتل کے لیے بھیجا یہ چند بہادر آدمی لیکر شیر افگن خان کے پاس گیا اثنای
گفتگو مین ناحق جنگی ہوئی شیر افگن خان و قطب الدین اور چند آدمی مارے گئے جہانگیر نے خبر
پاکر مہر النسا کو طلب کیا اور اشرف النسا نورجہان بیگم کا خطاب دیکر نکاح کر لیا اور اسدرجہ
تعشق ہوا کہ تمام کاروبار سلطنت حوالۂ نورجہان بیگم کر دیا یہان تک کہ فرمان شاہی پر بھی
مہر نورجہان بیگم کی ہوتی تھی سجع مہر یہ ہے نورجہان گشت بفضل اله ٭ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ
اور سکہ جہانگیری پر ایک طرف جہانگیر و نورجہان کی تصویر اور ایک رخ پر یہ شعر لکھا تھا
بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان پادشاہ بیگم زر ٭ خواجہ غیاث والد نورجہان
وزیر ہوئے اونکے بھائی مرزا ابوالحسن کو یمین الدولہ آصف خان خطاب ملا ارجمند بانو دختر

اور اقسام میوہ ہای ولایت کے درخت لگے ہوے ہین ایک مکان وسیع مین صدہا قسم کی
چڑیان نہایت خوشرنگ و خوبصورت اور جانور کمیاب پنجرون مین بند ہین خورشید خواجہ سرای
شاہ اودہ جو ہمارا نوکر تھا اوسنے عرض کیا کہ انکے سوا اور چند مکانات ذیل قابل ملاحظہ ہین
قصر فرح بخش دلکشا دلآرام دولت پورہ موسی باغ الماس باغ باغ محسن الدولہ
باغ منور الدولہ محلسرای امین الدولہ کوٹھی روشن الدولہ استری منجن وزیر باغ
نگینے کی بارہ دری بنارسی باغ مقبرہ نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر باغ مکا خیاط
عیش باغ نمونہ درگاہ حضرت عباس شبیہ نجف اشرف نقل کاظمین کربلای خدا بخش خان
کربلای عاشق علی کربلای عظیم اللہ خان جو کہ فرصت زائد نہ تھی اور سیر اکبر آباد بھی کرنا منظور
تھا اسلیے دوازدہم جمادی الآخرہ کو لکھنؤ سے کوچ کیا سولھوین تاریخ کانپور مین کنارہ دریای گنگ پر
لشکر پونچا حکام کانپور نے پل دریای گنگ پر جو کشتیون سے مرتب تھا بڑا اہتمام اور چھڑکاو کرایا تھا
اور اکثر اہل کار استقبال کو آئے تھے بہت آسانی سے مع لشکر عبور کر کے کانپور مین ورود ہوا
میدان پریٹ پر خیمے استادہ کیے پہلے روز سیر نہر جو شعبہ نہر گنگ ہی فرمائی وہانکے کارپردازونے
دروازے جھالون کے جو نہر مین نصب ہین اونکا کھولنا اور بند کرنا اور پانی کا چڑھانا اور کشتی کا
لانا اور نکالنا اور پانی کو پنچکیون کیطرف جاری کرنا اور بند کرنا سوا اسکے اور صنائع جو اوسکے
متعلق ہین بہت چستی اور چالاکی سے دکھائے حقیقت مین ایک صنعت عجیب نکالی ہی کہ پانی کو
اختیار مین کرلیا بعد ملاحظہ کارپردازون کو انعام دیا اور بہت خوش کیا اکثر عمائد کانپور کے
مستدعی اور متکلف ضیافت ہوئے از انجملہ محمد عبدالرحمن خان شاکر مہتمم مطبع نظامی کی ورخواست بسبب
اظہار قدامت و خلوص پذیرا ہوئی اور صاحبون کو جواب ہوا دوسرے روز دربار عام کیا حکام اور
عمائد شہر آئے اور مشرف بملازمت اور اخلاق رئیسانہ سے خرم اور خشنود ہوئے آٹھ بجے
سے گیارہ بجے تک دربار عام رہا وقت رخصت عطر و پان عنایت ہوا بعد ادای نماز ظہر کوچ
وہانسے بکوچ متواتر سوم رجب کو اکبر آباد پونچے باغ نور افشان مین اوترکے کھانا کھایا باغ

خوش قطعی و سادہ کاری مین رو کش گلبرگ تری ہی **قیصر باغ** تعمیر واجد علی شاہ اودہ
بہت عریض و طویل ہی اپنی وضع مین بعدیل ہی انواع اشجار میوہ دار و اقسام گلہاے رنگارنگ
اوسمین موجود ہین موقع کے ساتھہ عمارات عالیشان بالکل ہای زر اندود ہین در و دیوار پر
تصاویر مختلف الاشکال کشیدہ ہین اگر کوئی بچشم غور دیکھے تو اپنے بانی کے حال پر آبدیدہ ہین
اس باغ کی گلگشت مین کسیقدر دیر ہوئی تین ساعت نجومی مین چہارم باغ کی سیر سے طبیعت
سیر ہوئی **حسین آباد** امام باڑہ محمد علی شاہ اودہ کا بنایا ہوا ہی اوسمین دو تعزیے جسکو
اہل لکھنو ضریح کہتے ہین سونے چاندی کی سادہ کاری ہوئی دہری ہین اور مکان بہت نفیس
سنگ مرمر کا ہی اور فرش و شیشہ آلات سے آراستہ ہی صحن مین ایک بڑا حوض پر آب ہی اوسمین
ایک بجرہ پڑا ہی اوس بجرے مین ایک گھوڑے کی مجسم تصویر گھوڑے کے برابر ہی دروازہ بھی
اس مکان کا عالیشان اور ایک حمام سنگ مرمر کا بہت نفیس ہی احسن الدولہ برادر نواب
محسن الدولہ غازی الدین حیدر بادشاہ اودہ کے نواسے مہتمم اس امام باڑے کے ہین ہمارے
آنے کی خبر سنکر تشریف لائے بہ تعظیم و اخلاق ملے اور وقت رخصت گوٹے کے ہار اور پان کی
گلوریان دے گئے **فرنگی محل** ایک محلے کا نام ہی اوسمین بیشتر علماے اہل سنت و جماعت
رہتے ہین وہان مولوی عبد الحکیم سے ملاقی ہوئی مولوی صاحب کو فاضل نیک رویہ
متواضع پایا **کوٹھی بارئین** اس عمارت کو جیسا سنا تھا ویسا نہ دیکھا ہان کچھہ شیشہ آلات و عمدہ
فرش و اسباب ولایتی اوسمین موجود ہی **امام باڑہ و مسجد و رومی دروازہ** نواب آصف الدولہ
بہادر مرحوم کا دیکھا اس مکان کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ایسی مستحکم لداو چونہ و خشت کی عمارت
عالی ہندوستان مین کم ہی **دریای گومتی** پاٹ اس دریا کا بڑا اور گہرائی تھوڑی اور پانی سبک
و ہاضم و شیرین ہی طرح طرح کی سیکڑون کشتیان اس دریا مین پڑی ہین پل آہنی جو اس دریا پر بنا ہی
بہت عمدہ قابل تعریف ہی **چتر منزل** عمدہ و دلکش عمارت ہی کنگرے طلائی ہین در و دیوار
تصاویر سے منقش ہی **کمپنی باغ** یہ بہت بڑا باغ ہی اس باغ مین خوشرنگ پھولون کے

مسجد مذکور ہے اور اسی شہر مین مکان ہنومان مقرب راجہ مذکور بھی تھا محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ نے اوسکو منہدم کر کے مسجد بنائی تھی یہ دونون مسجدین بسبب کہنگی جابجا سے شکستہ و ریختہ
تھین راجہ درشن سنگہ زمیندار نامی اودھ نے گرد مسجد بابری حصار بناکر نام اوسکا ہنومان گڑھی رکھا
اور بیراگیون کو وہان آباد کیا بیراگیون نے آہستہ آہستہ بنیاد مسجد کی منادی اور مندر بنایا غریب
مفلس مسلمان جمع ہوئے بیراگیون نے عامل فیض آباد کو اپنا دوست بناکر اونپر حملہ کیا اور بانا اور
انکے سرگروہون نے جو بنام مہنت مشہور ہین نواب علی نقی خان وزیر واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو
اور راجہ بالکرشن دیوان ریاست سے سازش کی اونھون نے چشم پوشی کر کے تدارک نکیا
سید امیر علی نے بحمیت اسلام بدلا اونکا چاہا بہت مسلمان اونکے رفیق ہوئے شہر لکھنو مین ملکہ مقرر کیا
علمای لکھنو نے بایمای وزیر مذکور اہل اسلام کو رفاقت سید امیر علی سے باز رکھا بہت لوگ پھر
وہ ساڑھے چار سو آدمی کے ساتھ فیض آباد کو گئے کپتان بار او یلام سرکار شاہ اودھ بحکم وزیر
فوج کثیر لیکر روانہ ہوا بست و ششم صفر روز چار شنبہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری بمقام
شجاع گنج جس میدان مین سالار مسعود غازی اور ہندوون سے بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی
کپتان مذکور اوسنے مقابل ہو کر لڑا توپ و بندوق سے اونکو مع رفیقون کے مار ڈالا بعد سلخ
بست و ششم جمادی الاولی سنہ مذکور حکام فرنگ نے شاہ اودھ کو عشرت دوست غافل مزاج
پاکر ریاست کو شامل ملک انگریزی کر لیا اور اونکی تنخواہ مقرر کر دی المختصر ششم جمادی الآخر کو
مع الخیر سواری لکھنو مین پہونچی بادشاہ باغ مین نزول ہوا حکام انگریزی نے استقبال و سلامی
و جملہ مراتب مقررہ تعظیم کو ادا کیا بعد زمانہ غدر اگرچہ قریب نصف شہر کو بسبب جرم بغاوت کے
حکام فرنگ نے کھود ڈالا اور عمارت عالی کو ڈھا دیا اس خرابی پر بھی جو دیکھا تو بڑا شہر ہے عمارات
اچھے بازار دلچسپ ہین اشیای خورد و نوش و اسباب نفیس ہر دیار بکثرت میسر ہے مکانات
بادشاہی کو کہ بچشم عبرت دیکھا مختصر حال اونکا یہ ہے **بادشاہ باغ** جسمین ہم سب فروکش
ہوئے تھے نہایت وسیع و فسیح باغ ہے محل عشرت و فراغ ہے اس باغ مین ایک مرمر کی بارہ دری ہے

مصافحہ کرکے خیمہ دربار سے اپنے خیمہ شاہی مین گئے شان شاہانہ سے رئیسی دربار برخاست ہو گیا
اوسی روز وقت شام شب بست و ہشتم ماہ مذکور والدہ ماجدہ پھر حسب الطلب بزم گورنری مین
تشریف لیگئین اور آتشبازی کا تماشا کہ پھول پتے اوسکے برنگ یاقوت و زمرد و نیلم والماس نظر
آتے تھے ملاحظہ کیا لارڈ کیننگ صاحب بہادر دوم نومبر ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو
طرف دیار شرقی ہند راہی ہوئے اور تمغے والیان اپنے اپنے ملک کیطرف گئے اس تمغے کے تین عدد تھے
پہلا عدد طلائی آفتاب نما نگینہائے الماس سے مرصع اور اوسمین بخط انگریزی لکھا تھا کہ آسمان
کا نور ہی ہمارا رہنما اور دوسرا عدد تصویر ملکہ معظمہ کی تھی نگین سرخ عقیق کلان تقطیع پر کندہ اور
وہ نگینہ ایک فیتے مین آویزان تھا تیسرا عدد ایک ہار تھا گلہای طلائی مینا کار کا باتصویر
تاج ملکہ معظمہ نہایت عمدہ و نازک و خوشنما اور یہ تینون عدد حسب معاہدہ بعد انتقال خلد نشین
سوم نومبر ۱۸۶۸ء ایک ہزار آٹھ سو اڑسٹھ عیسوی مطابق ہفدہم رجب ۱۲۸۵ھ ایک ہزار دو سو
پچاسی ہجری کو محکمہ ایجنسی سیہور مین بھیجدیئے گئے اور جب یہ تمغا خلد نشین کو عنایت ہوا تھا
بخیال تصویر ذی روح استفتا اوسکا اہل علم سے کیا قاضی ریاست شیخ زین العابدین عرب نے
لکھا کہ عورتون کو استعمال چاندی سونے کا جائز ہی اور استعمال تصویر پادشاہ وغیرہ بشمول زیور
مکروہ تحریمی ہی درمختار مین لکھا ہی مکروہ ہی کندہ کروانا تصویر پرندہ یا کسی آدمی کا نگینہ مہر پر اور
پہننا تصویر جاندار کا بشمول زیور عورات کے لیے کفر نہین جب تک بقصد عبادت و تعظیم
مثل تصویر پرستون کے نہ پہنے بحر الرائق و فتاوای ابراہیم شاہی مین لکھا ہی ایک آدمی نے نماز
پڑھی اوسکے پاس روپے تھے جسمین تصویر پادشاہ کی ہی اور دور سے نظر نہین آتی تو کچھ ڈر نہین
اور فتاوای تاتارخانی و طحطاوی مین لکھا ہی کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مہر پر شبیہ دو مکھیون کی نقش تھی
اور زمانہ خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین مہر دانیال پیغمبر کی ملی اوسکے نگینے پر تصویر شیر
و شیرنی کی اور بیچ مین ایک تصویر لڑکے کی تھی جسکو وہ دونون شیر چاٹتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوس مہر کو دیکھکر روئے اور ابی موسی الاشعری کو وہ مہر دیدی اور ابن عباس رض کے پاس ایک

اور مصاحبین خاص کے رونق بخش دربار ہوئے اکیس ضرب توپ سلامی توپخانہ شاہی سے سرہوئی
جناب موصوف تخت پر بیٹھے سکتر اعظم نے اشتہار مورخہ پنجم جولائی ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی
جو بمقدمہ قاعدہ اشٹار آف انڈیا کے ملکۂ معظمہ نے مقرر کیا تھا انگریزی و اردو مین پڑھا پھر کمانڈر نجیف
رو س صاحب بہادر اول والی گوالیار پھر والیۂ بھوپال پھر والی پٹیالہ پھر والی رامپور کو تخت کے سامنے
لیگئے سکتر اندر اور دوسرے سکتر مقابل اور بڑے سکتر صاحب بہادر داہنے طرف تمغا لیے ہوئے
کھڑے تھے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے اوٹھکر علی الترتیب چارون سردار ندکور سے
زبان انگریزی مین کہا کہ ملکۂ معظمہ نے آپ کو نیٹ مقرر فرمایا ہی مین بحکم ملکۂ معظمہ بڑی عزت و افتخار کا
تمغا آپ کو دیتا ہون پھر حلقہ تمغے کا گلے مین ڈالکر انشا ر دیا اور سکتر صاحب بہادر نے اوسکو
زبان ہندی مین ترجمہ کیا اور کمانڈر نجیف صاحب بہادر نے چارون رئیسون کو درجہ بدرجہ کرسی
پر بٹھایا پھر نواب گورنر جنرل بہادر نے کھڑے ہو کر ہر چہار رئیس کو مبارکباد حصول تمغا نیٹ کو دی
اور کہا آپ اس مرتبۂ بزرگ کے بھائی بندون مین شامل ہوئے اور یہ رتبہ حسب ارشاد ملکۂ معظمہ اسلیے
مقرر ہوا ہی کہ سرداران ہند کو جناب ممدوحہ کی شفقت علانیہ ثابت ہو بنظر رفاہ رعایا کشور ہند کو
جو اجارۂ کمپنی مین تھی اپنی ذات خاص سے متعلق فرما کر اوسکا انتظام بادشاہی کیا تا مہربانی شاہانہ
اونکی ہمیشہ منقوش خاطر رعایا رہے تین برس ہوگئے کہ اشتہار اس امر کا اسی جگہہ سے کشور ہند مین
دیا گیا تھا اب بطریقۂ سلاطین یون منظور ہوا کہ جو بڑے درجے کے خیر خواہ ہین اونکو ممتاز کرنا
مناسب ہی اسلیے یہ عنایت ظاہر ہوئی اور آپنے کمال خیر خواہی او ثبات قدمی اور بجا آوری خدمات
عمدہ سے جناب ممدوحہ کی مہربانی کا استحقاق پیدا کیا ہی ہمکو یقین ہی کہ آپ صاحبون کیطرف سے
ہمیشہ اس رتبۂ بزرگ کی حق شناسی ملحوظ رہیگی اور جو یہ رتبہ سب سے پہلے تمکو ملا ہی امید ہی کہ ہند کے
باشندون مین آپ ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ اوسکو دیکھکر سرداران باج گزار کو ملکۂ معظمہ کے ساتھ
محبت دلی پیدا ہوگی پھر صاحب بہادر سکتر ہی نے اس تقریر کا ترجمہ ہندی مین اہل دربار کو سنا
پھر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہر چہار سردار مذکور کی کرسیون تک تشریف لائے اور درجہ بد

جملہ دو ہزار دو سو اکتالیس نفر کے بھوپال سے سمت الہ آباد کوچ کیا دوسری ربیع الآخر کو ساگر
پہنچے سولھوین کو داخل ریوان ہوئے راجہ صاحب بہادر رئیس ریوان نے استقبال کرکے باخلاق
تمام ملاقات کی اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اٹھارھوین کو وہان سے چلکر چوبیسوین
ربیع الآخر دن منگل کو الہ آباد مین داخل ہوئے نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر نے اوسیدن
اول وقت جناب ممدوحہ کے خیمے مین قدم رنجہ فرمایا اور اپنے حسن اخلاق کا ممنون کیا عصر کو
وہ مع نواب بیگم صاحبہ قدسیہ میان فوجدار محمد خان مدار المہام صاحب بہادر لارڈ صاحب بہادر
کی ملاقات کو گئین اور قرین مسرت اپنے آئین وقت آمد و رفت انیس انیس ضرب توپ سلامی سر ہوئین
بیست و پنجم ربیع الآخر روز چہارشنبہ بوقت عصر لارڈ صاحب مع کرنیل ایورڈ صاحب بہادر
سکتر اعظم اور دو صاحب بہادر دیگر اونکی ملاقات کو براہ مہربانی آئے بیست و ششم ربیع الآخر
روز پنجشنبہ جناب ممدوحہ نے قلعۂ الہ آباد و میگزین کو دیکھا یہ قلعہ نامی جہان گنگا جمنا ملتی ہین
وہان پر جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی نے تعمیر کیا تھا اور بندوق و سکو پر لگے ہوتے ہین یکم نومبر سنہ ۱۸۶۱
ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ۱۲۷۸ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری
روز جمعہ بارہ بجے دن کے جناب ممدوحہ بارگاہ اور دربار مین گئین اور حصول تمغاے ستارۂ ہند ہوا
اس دربار کا اسطور پر اہتمام ہوا تھا کہ چارون شخص سابق الذکر مع عہدہ داران ملکی و جنگی سرکار
انگریزی وغیرہ جنکو شریک جلسہ ہونے کا ایما تھا خیمہ دربار مین دس بجے پہنچکر اپنی اپنی جگہہ مقرر پر
بیٹھ گئے صاحبان بہادر عہدہ دار کو تخت نشست گورنری کے بائین طرف اور سرداران
ہندوستانی مع صاحبان بہادر پولٹکل ایجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان بلند تر جن خیمہ
دونون طرف سرکل نما لگے ہوے اور سپاہ انگریزی و ہندوستانی صف آرا تھے اور خیمہ پر ایک سیاہ
آہنی کٹہری تھی مہاراجہ گوالیار اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کی سلامی اکیس اکیس ضرب توپ اور
مہاراجہ پٹیالہ کی سلامی سترہ ضرب توپ اور نواب رامپور کی سلامی تیرہ ضرب توپ سر ہوئی
اور بجے جناب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہمراہی صاحبان سکرٹری گورنمنٹ و ڈپٹی سکرٹری

اپنی اولاد کو ایسی تعلیم کرونگی کہ وہ بھی جانین کسقدر عزت میری کی گئی بعد اس گفتگو کے کشتیہائے
نذر پیشکش کین اور ایک طرہ مروارید کا اپنے ہاتھ سے گذرانا پھر نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کیطرف سے
کشتیہای نذر لائی گئین بالای مروارید اونھون نے اپنے ہاتھ سے دیا بعدہ لارڈ صاحب
بہادر رخصت ہوئے اور اکیس فیر توپ کی سلامی سر ہوئی دوسرے روز پانچوین جب کو لیڈی صاحبہ
لارڈ صاحب بہادر رونق افروز ہوئین استقبال و اہتمام دربار کامل دربار لارڈ صاحب بہادر کیا گیا
لیڈی صاحبہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ مجکو تمہاری ملاقات سے بہت خوشی ہوئی اونھون نے
کہا آپ ہماری بادشاہ ہین آپکے تشریف لانے سے ہمکو فخر و عزت ہے پھر وہ دوسرے کمرے مین
جہان مین بیٹھی تھی تشریف لائین اور ملاقات کی پھر مجلس عام مین آکر رخصت ہوئین اور لشکر روانہ بھوپال
ہوا اور نوین رجب ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دو سو ستھتر ہجری مطابق بیست و یکم جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار
آٹھ سو اکسٹھ عیسوی روز دوشنبہ کو خود کوچ کیا دوم شعبان سنہ صدر مطابق سیزدہم فروری
سنہ مذکور روز چہارشنبہ بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین بابت پیشکش لارڈ صاحب بہادر
بتیس ہزار ایک سو چھیاسی روپیہ دو آنہ اور بابت اصراف سفر تئیس ہزار تین سو دو روپیہ
پونے چھ آنہ جملہ مبلغ پنجاہ و پنجہزار چہار صد و ہشتاد و ہشت روپیہ ہفت آنہ سہ پائی بالا خرچ ہوئے

فصل پنجم سفر الہ آباد و حصول تمغا و سیر بلاد کے بیان مین

۱۲۷۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری ماہ ربیع الاول مین پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال نے
جناب ممدوحہ سے فرمایا کہ نواب گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر الہ آباد مین تشریف لاوینگے اور
مہاراجہ جیاجی راو سیندھیہ بہادر اور آپ کو اور راجہ صاحب پٹیالا اور نواب صاحب بہادر رامپور
[illegible] نے نیمی اور خطاب اسٹار آف انڈیا عطیہ ملکہ معظمہ دینگے اوسپر سامان سفر مہیا کیا اور
[illegible] ۱۸۶۲ء ایک ہزار آٹھ سو باسٹھ عیسوی مطابق بیست و پنجم ربیع الاول سنہ مذکور کو
[illegible] نواب بیگم صاحبہ قدسیہ و نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان بہادر و میان
[illegible] المہام صاحب بہادر وغیرہ ارکان ریاست و سوار و پیادہ و اہل عملہ

فصل چوتھی بیان سفر جبلپور مین اور ملنے پر گینہ بیر سیہ کے سر کانگ کا اسیہ

ماہ جمادی الاولی ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دوسو ستہتر ہجری مین بزبانی میجر مہکمولین صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کے معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب بہادر شہر جبلپور مین تشریف لاتے ہین اس دیار کے سردار جبلپور مین اونکی ملاقات کو جاوینگے والدۂ ماجدہ یہ خبر سنکر آمادۂ سفر ہوئین اونتیسوین ۲۹ ماہ و سنہ مذکور کو بخشی مروت خان بہادر نصرت جنگ کو مع فوج بھوپال جبلپور کیطرف روانہ کیا اور خود باتفاق میرے اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ اور نواب معز محمد خان اور میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام محمد جمال الدین خان بہادر وغیرہ ارکان ریاست اور سواران بیکسے کے غرۂ جمادی الآخرہ ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دوسو ستہتر ہجری روز شنبہ کو کوچ کیا بعد طی منازل و مراحل بست و پنجم جمادی الآخرہ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھہ سو اکسٹھہ عیسوی کو سہ شنبہ کے دن جبلپور مین داخل ہوئین دوسرے روز سواری لارڈ صاحب بہادر کی بھی آئی پندرھوین جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھہ سو اکسٹھہ عیسوی مطابق سوم رجب ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دوسو ستہتر ہجری روز سہ شنبہ کو گیارہ بجے ملاقات حاصل ہوئی تمام سرداران بھوپال آرایش و پیرایش کے ساتھہ ہاتھیون پر سوار ہوکر خیمہ صاحب بہادر ممدوح کیطرف چلے جب متصل خیام پہونچے سوار و پیادہ کھڑے ہوگئے سرحد خیمہ گاہ مین فیلان سواری نے قدم رکھا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور سکتر اعظم نے بسواری فیل سرحد خیام گورنری تک استقبال کیا لارڈ صاحب بہادر کے خیمے کے روبرو شامیانہ کھڑا تھا جب سواری وہان پہنچی سکتر بہادر نے ہاتھہ والدۂ ماجدہ کا اپنے ہاتھہ مین لیکر اور رزیڈنٹ صاحب بہادر نے ہاتھہ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اپنے ہاتھہ مین لیکر ہودج فیل سے اوتارا اور پولٹکل اجنٹ بھوپال متصل فیلان سواری نواب معز محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر وغیرہ کے گئے یہ سب لوگ ہاتھیون سے اوترے جب شامیانے کے نیچے پہونچے کمپنی گورہ کھڑی تھی اوسنے سلام ادا کیا ہم سب خرگاہ گورنری مین آئے اور جن کرسیون پر نام ہمارے لکھے تھے باشارۂ سکتر صاحب بہادر بیٹھہ گئے پھر دوسرے سردار جنکی ملاقات اوسدن مقرر تھی اپنی اپنی

کہا اطلاع دی الحق تمہارے جواب نے بڑے مقدمے کو اچھی طرح سے ختم کردیا جب تک کہ نواب
سکندر بیگم صاحبہ زندہ ہین اختیار ریاست بھوپال کا اونکے قبضے مین رہیگا سرکار انگریزی اونکی
خدمتون سے جو زمانۂ غدر مین اونھون نے کی ہین نہایت ممنون ہی اور ہمیشہ اونکی مدد کریگی
جب یہ معاملہ طی ہوا رزیڈنٹ صاحب بہادر نے والدۂ مرحومہ کو لکھا کہ ۱۸۵۵ء ایک ہزار آٹھ سو
پچپن عیسوی مین کپتان اینن صاحب بہادر نے بوقت شادی نواب شاہجہان بیگم کے بنام
رعایای بھوپال یہ اشتہار جاری کیا تھا کہ سرکار انگریزی نے نواب شاہجہان بیگم کو رئیسہ اور اونکی
والدہ کو اونکی صغر سنی تک مختار ریاست مقرر فرمایا ہی اب ستم جولائی کو اس سال مین زمانہ اونکی صغر سنی کا
ختم ہوگیا اور نواب شاہجہان بیگم نے کپتان ہچنسن صاحب بہادر سے کہا کہ اختیار ریاست کا میری والدہ سے
متعلق رہے سو نواب گورنر جنرل بہادر نے اس امر کو منظور فرماکر مجکو ہدایت کی ہی کہ آپکو منصب
رئیسی کا دون اعلام اسکا تمام رعایا و امرا کو کیا جاوے لہذا نقل اشتہار کی بھیجی جاتی ہی آپ
مطابق اوسکے اشتہار ریاست بھوپال مین جاری کردین اور جب تاریخ صدر نشینی آپ مقرر کرین کی
مین بذات خود بھوپال مین آکر حسب اسم مقررہ تمکو مسند پر بٹھلاونگا جو خدمتین کہ آپنے زمانۂ غدر مین
کی ہین گورنمنٹ انگریزی کبھی اوسکو فراموش نہین کریگی نہم شوال ۱۲۷۶ھ ایک ہزار دو سو چھہتر
ہجری دن صدر نشینی و ولیعہدی کا مقرر ہوا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اندور سے اور پولٹکل اجنٹ بہادر سیہور سے تشریف لائے اور اونکو مسند ریاست پر
بٹھاکر اور مجکو ولیعہد قرار دیکر جناب ممدوحہ کو خلعت مفصلۂ ذیل دیا ؛

کنٹھہ مروارید	دست برنجن مرصع	دوشالہ	سیلہ برہانپوری
کمخواب	ململ	قلمدان نقرہ	شمشیر
سپر	توپ کار ولایت سہ ضرب	اسپ با ساز و یراق دو راس	فیل با ہودج نقرہ و جُھل زردوزی یک

اونھون نے دو سو ستائیس مہر نذر لارڈ صاحب بہادر حوالۂ صاحب بہادر ممدوح کین ؛

او ٹھہ گیا اب پھر وہی صورت دوسری بار نظر آتی ہے اور ایفای عہد مین نزدیک منصفون کے اتفاق
رای رئیسون اور خاندان و غیر خاندان اور دخل اونکی رای کا اور منظوری اوسکی عدالت شاہی مین
ملحوظ نہین ہوتی ہے اور بحیات وارث کے ریاست اوسکی اولاد کو سپرد نہین کیجاتی ہے اگر قید تنسل
و بطن جو عہد نامے مین مکرر مندرج ہے عدالت شاہی مین گواہی دیوے تو میرے لیے وہی حکم
میری زندگی تک کہ مجکو بعد انتقال والد کے رئیسہ کر دیا تھا موافق ایفاے عہد کے بحال رہے
اور جو مینے انتظام ریاست بڑی محنت و جانفشانی سے کیا ہے وہ خراب نہو جاوے اور سب حال
زمانہ غدر کا میجر ہنری رکارڈس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال اور کرنیل مرین ڈریند صاحب
بہادر قائم مقام اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور سر رابرٹ ہملٹین بارونیٹ صاحب بہادر
اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو لکھا گیا ہے لارڈ صاحب بہادر نے اوسکے جواب مین
ششم جمادی الآخر ۱۲۷۶ ایک ہزار دو سو چھہتر ہجری مطابق سی و یکم دسمبر ۱۸۵۹ ایک ہزار
آٹھہ سو اونسٹھہ عیسوی کو لکھا جو کلمے کہ سر رچمنٹ سکسپیرنیٹ صاحب بہادر اجنٹ متعینہ سنٹرل
انڈیا نے بمقدمہ اختیار ریاست کے آپکے اور نواب شاہجہان بیگم سے کہے ہین اطلاع اوسکی
مجھے کر دی جو کہ شاہجہان بیگم صاحبہ بذاتہ وارث ریاست ہین اور اولاد اونکی مستحق اونکی
جانشینی کی ہے اور وہ خواہش منظوری اس بات کی رکھتی ہین کہ آپ رتبہ رئیسی ریاست اور بھی
نیابت پر مقرر رہین اسواسطے مینے آپ کی درخواست کو قبول کر کے صاحب اجنٹ بہادر موصوف
کو لکھہ بھیجا کہ آپ کو صدر نشین کر کے اشتہار اس مضمون کا وہان جاری کر دین کہ حکومت ریاست
بھوپال کی بنام نواب سکندر بیگم کے سرکار انگریز بہادر سے منظور ہو گئی فقط جو کہ انگریز بہادر
پابند اپنے عہد و پیمان کے ہین اور اونھون نے اول مجکو صدر نشین کیا تھا اسلیے ہجنس صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ سیہور نے عندیہ میرا لیا مینے رضای خاطر مادر معظمہ کو مقدم رکھا اونھون
نے یہ حال سکسپیر صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کو لکھہ بھیجا صاحب بہادر ممدوح نے مجکو لکھا کہ
کپتان ہجنس صاحب بہادر نے ہمکو اوس مضمون سے جو آپ نے براہ دانشمندی و سعادتمندی کے

سرکار انگلیسیہ کے قبضۂ حکومت مین لایا اور جس کسی رخنہ انداز نے فتنہ و فساد اوٹھایا اوسکو
ہلاک و معذب فرمایا جناب ملکۂ معظمہ کوین وکٹوریہ ہندوستان کو جو سرکار انربل ایسٹ انڈیا
کمپنی بہادر کے سپرد تھا اونسے نکالکر عدالت خاص مین لائین اور نوید داد خواہی حقوق بابی
خاص و عام کو دی تاکہ زمانۂ تفویض ملک کو مین اگر حق تلفی کسیکی ہوئی ہو تو وہ عدالت شاہی مین
رجوع لائے اور وہان سے اپنا حق پائے اسلیے مجکو بھی توفیق ہوئی کہ اپنے استحقاق کو ظاہر کرون
اور اگر اوسکے اثبات پر دستاویز و تمسک قوی لاؤن تو محروم نرہون یہ استحقاق محض واسطے
استحکام بنیاد ریاست بھوپال کے ہے کہ اوسمین تزلزل نہ آوے اور ایفا اوس عہد کا جو درمیان دو
سرکار کے ہے اور اوسکو ملکۂ معظمہ نے اشتہار مشتہرہ مین قبول فرمالیا ہے ترمیم پاوے تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ مینے زمانہ تفویض مین ایفاے عہد معہودہ سے اس بات مین دو نقصان پائے ایک یہ کہ خاوند
رئیسہ کو والی ریاست کر دیتے تھے دوسرے یہ کہ بعد انتقال میرے والد کے کہ مین ایک برس
تین مہینے کی تھی مطابق عہدنامے کے مجکو رئیسہ اس ریاست کا کیا جب مین لائق حفاظت ریاست
اور امتحان فراست کے ہوئی تو ریاست جو میری زندگی تک دوسرے کو نہین مل سکتی تھی بغیر
امتحان و خلاف دین جانبین اور مضمون عہدنامہ کے میرے شوہر کو دیدی پھر اونکے مرنے کے
بعد بھی مجکو نہ دی بلکہ باوجود ہونے میرے کے میری ہفت سالہ دختر کو رئیسہ کرکے یہ خریطہ مجکو
لکھ بھیجا کہ سرکار انگلیسیہ نے صدر نشینی شاہجہان بیگم کی جو بیٹی آپکی اور نواب صاحب بہادر مرحوم کی
ہین جسطرح کہ تمھارے لیے بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر کے باتفاق رؤسا اوس ریاست کے
باسترضای سرکار انگلیسیہ ہانکی صدر نشینی قرار پائی تھی منظور و قبول کرلی پھر مقدمہ اونکی شادی
کے حسب پسند تمھاری اور رئیسون بھوپال اور سرکار انگلیسیہ کے بندوبست ہوگا اور اوسکا شوہر رئیس
ٹھہریگا فقط مینے بعد دریافت اس مضمون کے جب اختیار پایا تو قبل شادی نواب شاہجہان بیگم
کے یہ درخواست کی کہ جس لڑکے سے شادی اونکی قرار پاوے وہ رئیس اس ریاست کا نہو یہ درخواست
جو مطابق عہدنامے کے تھی سرکار مین قبول ہوگئی اور وہ نقصان جو سپردگی ریاست سے داماد کو تھا

اور نیک و بد کو سمجھنے لگی تب نواب جہانگیر محمد خان بہادر کو بسبب میری شوہری کے رئیس اس ریاست کا
جو میرے نام پر مقرر تھی ٹھہرایا یہ خلاف عہد نامے کے ظہور مین آیا کیونکہ اگرچ میرے والد محکو
اور میرے شوہر اور بیٹی کو زندہ چھوڑ کر انتقال کرتے تو ہم تینون مین سے ریاست کسکو سپرد کی جاتی
اگر محکو سپرد ہوتی تو وفای مضمون عہد نامہ کا برابر تھا اور اگر میرے شوہر کو ہوتی تو خلاف اوسکے
عمل مین آتا اور تیسری شکل اسطور پر تھی کہ بعد وفات رئیس کے ریاست بنام اوسکی بیٹی کے زمانہ
طفولیت تک مقرر کردین جب وہ بالغ و ہوشیار و صاحب شعور ہو جس سے کہ اوسکا نکاح ہوا وسکو
ریاست سپرد کرین اگر موجب اس قاعدۂ بندوبست جدید کے میرے والد محکو اور شوہر میرے کو جوان
و صاحب تمیز چھوڑ کر رحلت کرتے تو اوسوقت لازم تھا کہ اول محکو رئیسہ ریاست کا کرتے پھر
شوہر کے ہاتھہ مین بسبب میری زوجیت کے زمام حکومت ریاست کی دیتے یہ بات لائق پسند کسی
عہد پرور انصاف پسند کے نہوتی پس اسی خوف سے درخواست میری بواسطہ تمھارے اور
پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کے اصدر مین گذری کہ داماد کو جو مطلق استحقاق نہین رکھتا ہی ریاست
نہ دیجاوے یہ درخواست میری جو مطابق عہد نامے کے تھی صدر مین قبول ہو گیی الحمد للہ جس جگہہ سے
کہ یہ نقصان شروع ہوا تھا اوسی جگہہ سے اوٹھہ گیا اب کہ پھر وہی صورت دوسرے قالب مین نظر
پڑتی ہی اسواسطے بحکم ضرورت اظہار اپنے استحقاق کا کیا گیا اب مین امید واثق رکھتی ہون جیسا کہ
سرکار ازبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے بعد سماعت میری درخواست کے نقصان سپرد کرنے ریاست کا
داماد کو اس ریاست سے دور کر دیا اوسیطرح نقصان ثانی بھی بدرخواست میری عدالت شاہی سے
اوٹھہ جاوے آپ جو اس ریاست کے حال اور یہان کے ماجرے و استحقاق سے بخوبی واقف ہین
ولایت کو تشریف لیے جاتے ہین اسلیے خریطہ میرا واسطے ملاحظہ جناب مستطاب معلی القاب نواب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے ارسال کردین تاکہ بنا اس ریاست مین جو بتائید الٰہی اور آپکی توجہ سے
اچھی پڑی ہی کسیطرح رخنہ و زوال نہ آوے اور مضمون خریطہ نام نامی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مورخہ تاریخ صدر یہ ہی ہزار شکر اوس خدا کا جو ملک ہندوستان کو ظالمون کے پنجے سے چھوڑا کر

ہو گئے تھے اور انھون نے عامل بیرسیہ کو جو اوس زمانے مین ملک انگریزی کے شامل تھا مار ڈالا تھا وہ ایسے کھوئے گئے کہ پھر بھوپال کو نہ دیکھا بعد زمانہ غدر حکام فرنگ والدہ ماجدہ سے بہت راضی و خوشنود ہوئے پانزدہم دسمبر ۱۸۵۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی مطابق ہشتم جمادی الاولی ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری ہلطین صاحب بہادر جنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے خریطہ لکھا کہ آپ اس امر کو اپنے اقارب کے دلون پر جما دین کہ قیام ریاست کا ایک حکومت مستحکم سے ہوتا ہی جداگانہ حکومت سے آپکے ماموں نواب معز محمد خان کے قریب تھا کہ فساد و انقلاب ہوئے جو ریاست کا قیام حکومت کی درستی پر ہی بس نہین ہو سکتا کہ جو امور مقتضای ریاست سے ہین اونکے اختیار کرنے مین خیال دلشکنی اقارب کا ہو اور یہی مراتب بعینہ معاملات آپکی والدہ ماجدہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی نسبت صادق آتے ہین انتظام اونکی جاگیر کا ایسے شخص کو سونپنا چاہیے جو اونکے نام نیک پر لوث نہ آنے دے فقط با وصف آنکے ایسی دستاویز کے جناب مرحومہ نے دلشکنی اونکی بخیال پیرانہ سالی روا نرکھکر صرف اختیارات مقدمات فوجداری سنگین کو اون سے سلب کر لیا خلد نشین نے حکام فرنگ کو خوش پاکر بمقدمہ اپنی مختاری کے تادم زیست کہ اثنای گفتگو شادی میری مین گفتگو اس امر کی بھی شروع ہو گئی تھی بہت کوشش کی اور اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ریٹ انربل چارلس جان ویکونٹ کننگ صاحب بہادر نائب السلطنت فرمان فرمای کشور ہند کو بیسوین شعبان ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق سی ویکم مارچ ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو انسٹھ عیسوی کو لکھا جس وقت سے کہ ملک ہندوستان قبضے مین جناب ملکہ معظمہ کے آیا مجکو بھی توفیق اظہار اپنے بقیہ حق کی ہوئی کہ جو نقصان میرے ایفای استحقاق مین باقی ہی وہ اونکی نظر انصاف سے زائل ہو جاوے آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ زمانہ سابق مین اس ریاست مین ایسی وضع پڑی تھی کہ بعد انتقال رئیس کے ریاست بنام اوسکی اولاد کے مقرر کر دیتے تھے چنانچہ مجکو بعد انتقال میرے والد کے رئیسہ اس ریاست کا کر دیا یہ بات مطابق عہد نامے کے تھی جب مین جوان ہوشیار ہوئی

اور ایک لاکھ روپیہ ماہانہ سرکار انگریزی سے پاکر شاہجہان آباد کے قلعے مین رہا کرتے تھے
تخت پر بٹھلایا حکام فرنگ نے ہندوستان کو چار حصہ کیا ہے ١ بنگالہ ٢ ممبئی ٣ مدراس ٤ پنجاب
چند روز مین یہ فساد تمام احاطہ بنگالہ مین پھیل گیا ستر پلٹن اور کئی رجمنٹ سوارون نے اپنے سردارونکو
مار کر خزانہ و سلاح خانہ لوٹ لیا اور رعیت کو برباد کر کے دہلی مین جمع ہوئے اور فساد برپا کیا لقب
اس ہنگامے کا غدر ہے اسکا حال حکام فرنگ اور ہند کے ارباب فرہنگ نے زبان فارسی و اردو انگریزی مین
مفصل لکھا ہے اس تاریخ مین اسکے لکھنے کی کچھ حاجت نہین ہے تاریخ محاربۂ عظیم جو لاہور و لکھنؤ مین
مکرر چھپی ہے وہ اوس زمانے کے تہلکہ و تفرقہ کے بیان حال کو کافی ہے اوس زمانے مین مہاراجہ گوالیار
و اندور نے جو فوج بہت رکھتے ہین اور ملک بھی اونکا بہت بڑا ہے بخوف باغیان اور شورش
اپنی سپاہ کے انگریزون کی مدد سے پہلو تہی کی حتی کہ خاص چھاونی مرار گوالیار اور چھاونی
رزیڈنسی اندور مین بہت صاحب بہادر مارے گئے اور بہت خرابیان پیش آئین لیکن والدہ ماجدہ
نے جو بڑی مدبرہ تھین ایسے وقت نازک مین شہری و لشکری کو پابند اپنے حکم کا رکھکر باطمینان تمام
مدد سرکار انگریزی کی اور لشکر فرنگ کے لیے حدود کالپی تک رسد غلہ وغیرہ بھیجی اور اپنی سپاہ واسطے
حفاظت بعض قصبات و پرگنات کے ساگر و بندیل کھنڈ تک مقرر کی نوکران ریاست بھوپال حتی المقدور
بدل و جان سرگرم اطاعت سرکار انگلسیہ رہے اور کارہای نمایان بجا لا کر مورد تحسین و آفرین ہوئے
اور جنھون نے سرمو سرکشی کی وہ اوسی وقت اپنی سزا کو پہونچے جب فاضل محمد خان اور عادل محمد خان
جاگیردار آبائی باغی ہو گئے خلد نشین نے جاگیر انکی ضبط کر لی فاضل محمد خان راحت گڈھ مین
سپاہ انگلسیہ سے قلعہ بند ہو کر لڑے اور زندہ گرفتار ہو کر سولی دیے گئے اور عادل محمد خان ایسے
گم ہوئے کہ اونکی کچھ خبر نہین کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے سپاہ کنٹنجنٹ سیہور نے بھی بغاوت اختیار
کی والدہ ماجدہ نے فوج معقول اونکی سرکوبی کو مقرر کی اور بہت ہوشیاری و احتیاط سے چھاونی
سیہور کو باغیون کے ہاتھ سے بچایا باغی لوگ صاحبان بہادر کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور
مارے گئے اور جو لوگ باغوای سرفراز خان ساکن راحتگڈھ بھوپال کے باہر جا کر شامل حال اوسکے

سنہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری سے جاگیر پنجاب نوین موضع مینیٹھہ ہزار تین سو ستاون روپیہ جمع کامل کی ریاست دیگئی اور اس کار خیر مین سات لاکھہ اکہتر ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ سوا ساتآنہ اس تفصیل سے خرچ ہوئے

سامان جہیز جو ہمارے توشکخانے مین پونہچا	سامان جہیز جو نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر کے توشکخانے مین پونہچا
[illegible]	[illegible]

اخراجات شادی

[illegible]

اور میری جاگیر جو ستاون ہزار آٹھہ سو چھپاسٹھہ روپیہ ساڑھے چودہ آنہ کی بیشتر سے مقرر تھی ہی قائم رہی وقت شادی کے کوئی جاگیر جدید ریاست سے علیحدہ کرکے سپرد نہین کی گئی ؎

فصل سوم ہندوستان زمانہ غدر اور خلد نشین کی صدر نشینی اپنی ولیعہدی کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۳ ایک ہزار دو سو تہتر ہجری مین نئے کارتوس سلاح خانہ لندن سے ہندوستان مین آکر چھاونیون مین تقسیم ہوئے فوج کے ہندو و مسلمانون نے ایک بان ہوکر کہا کہ کاغذان کارتوسون کا روغنی ہی یقین ہیکہ یہ مردار جانورون کی چربی سے بنے ہونگے ہندوونکے مذہب مین گاے کے گوشت اور چربی سے اور مسلمانون کے مذہب مین خنزیر اور دوسرے جانور حرام کے گوشت و چربی سے پرہیز ہے اور قاعدہ ہیکہ وقت کاغذ کارتوس کا دانتون سے کاٹ کر بندوق کی نال مین ڈالا جاتا ہی ہم یہ کام نہین کرینگے ہنوز یہ گفتگو تھی کہ ماہ رمضان سنہ مذکور مین اول سپاہ میرٹھہ نے اونکے لینے سے انکار کیا حکام نے عہدہ داران سپاہ کو تہدیداً نظر بند کیا تمام سوار و پیادہ سپاہ انگریزی کے باغی ہوگئے اور اپنے افسرون کو مع زن و بچہ اونکے مار کر گھرون کو جلا کر سولھوین ماہ مذکور کو دہلی چلے گئے وہان کی فوج بھی باغی ہوگئی بہادر شاہ دہلی کے بادشاہ کو جو نوے برس کے مسن تھے

نصرت جنگ سے کہ لائق و شریف اور ساکن قدیم بھوپال اور رکن ریاست کے ہین مناسب معلوم
ہوتی ہے اوسپر اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے لکھا کہ موافق ارشاد نواب گورنر جنرل
بہادر کے اطلاع دیتا ہون کہ انتظام ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کی اکیس برس کی عمر تک تمہارے
ہاتھ رہیگا پھر اگر وہ بلحاظ سن بلوغ اپنے کے استدعاے حکومت کی کرینگی اوس حالت مین کاروائی
خلاف مرضی اونکی مشکل ہوگی اوسکا جواب والدہ ماجدہ نے یہ لکھا کہ مستحق ریاست بھوپال کا میرے برابر
کوئی دوسرا نہین ہے اور محنت و مشقت میری بندوبست امور ریاست مین پسند حکام انگلسیہ ہے مین
اپنی زندگی تک مستحق مختاری ریاست کی ہون غرضکہ چوتھی جولائی ۱۸۵۵ء ایکہزار آٹھ سو پچپن عیسوی کو
پولٹکل اجنٹ بہادر آئے اور خریطہ نواب گورنر جنرل بہادر کا لائے کہ آپ کا مہربانی نامہ مشعر پسند
کرنے بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ کو واسطے کتخدائی نواب شاہجہان بیگم کے آیا اور جس سبب
طرح سے اونکو آپ نے لائق اس کام کے دیکھا دوستدار کے نزدیک بھی مناسب ہے بعد آنے اس
منظوری کے اٹھائیسوین شوال ۱۲۷۱ھ ایک ہزار دو سو اکہتر ہجری کو رسم چمک چھٹی کی ہوئی دوسری
ذیقعدہ کو اشتہار محکمہ جنبشی ملک بھوپال مین سنایا گیا کہ شاہجہان بیگم رئیسہ ہین اور والدہ اونکی
مختار ریاست اور شوہر اونکے براے نام نواب ہین چوتھی ذیقعدہ کو رسم منگنی کی ادا ہوئی اور باقی محمد خان
کو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر کا بمنظوری صدر دیا گیا پانچوین ماہ مذکور کو تقریب شادی
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے لارڈ صاحب بہادر کیطرف سے نواب صاحب کو
خلعت پہنایا اکیس ضرب توپ سر ہوئی سترہ فیر توپ سلامی کی سرکار انگریزی کیطرف سے استقبال
وغیرہ مین مقرر ہوئی گیارھوین تاریخ ماہ مذکور کو بموجب شرع شریف مولوی عبد القیوم پسر مولوی
عبد الحی مرحوم نے خطبہ نکاح کا پڑھا اور دو کرور روپیہ کا مہر قرار پایا لیکن اونھون نے ایک حبہ وسمین سے
ادا نکیا اور پانسو روپیہ ماہوار بابت نان نفقہ واجب مقرر کیا تھا وہ بھی ندیا اور نہ اونکے ترکے مین سے
کچھہ مجکو اور نواب سلطان جہان بیگم اونکی دختر کو ملا بلکہ سب اونکے بیٹون کے تصرف مین رہا اور حسب منظوری
صاحب بہادر ممدوح نواب موصوف کو صرف حیات تک آغاز ۱۲۷۲ھ ایکہزار دو سو بہتر سے [illegible]

اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کا مورخہ ستائیسوین نومبر ۱۸۵۵ء ایک ہزار آٹھ سو پچپن ع
اس مضمون سے آیا کہ آپکا اشفاق نامہ بمقدمہ شادی نواب شاہجہان بیگم پونہچا جواب اوسکا
نواب گورنر جنرل بہادر پر منحصر تھا اسلیے اب لکھتا ہون کہ تجویز صدر کی اس مقدمے مین
یہ ہی کہ تم کسی لڑکے کو واسطے نکاح نواب شاہجہان بیگم کے حسب پسند اپنی تجویز کرو وہ لڑکا بعد
شادی کے برائے نام نواب ہیگا اور نواب شاہجہان بیگم وقت پہونچنے سن بلوغ کے موافق دستور
رئیسہ بھوپال ہونگی اور انتظام و کارکردگی آن مشفقہ نے ریاست کو بار گران قرض سے
سبکدوش کیا اور تمہاری خوبی بندوبست سے جو ضرب المثل ہی آیندہ کو بھی زمام انتظام ریاست
تمہارے ہاتھہ مین رہنا چاہیے کہ تمہاری تعلیم مادرانہ سے نواب شاہجہان بیگم فائدہ اوٹھاوے
اور وقت مناسب پر اختیار ریاست کا اونکو سونپا جاوے بجواب اسکے خلد نشین نے لکھا
کہ مینے ولیم فریڈریک ایڈن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو کیفیت یکم صفر ۱۲۷۱ ایکہزار
دوسو اکہتر ہجری مطابق بست و چہارم اکتوبر ۱۸۵۴ء ایک ہزار آٹھہ سو چون عیسوی مین منجملہ
چھہ شخصون کے نام باقی محمد خان نصرت جنگ بخشی ریاست کا جو حسب رای میری کے قرار پایا ہی
لکھہ بھیجا ہی اب صرف تحریر شرائط باقی ہی وہ بھی بنام نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور آپکے
نام اور بنام ایڈن صاحب بہادر لکھکر بھیجے جاوینگے اور وہ جو آپنے لکھا ہی کہ وقت مناسب پر
اختیار ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کو سونپا جاویگا اور اوسکے انتظام مین صلاح و صوابدید
[illegible] رہیگی سو صرف صلاح و صوابدید سے انتظام ریاست کا جیسا کہ چاہیے ناممکن ہی جب تک
[illegible] امور ریاست ایک حکم اور ایک راے سے نہو اور یہ تجویز میری مشکل نہین کہ اوسکی
[illegible] صاحبان عالیشان بہادر کو تردد ہوا اور جب کہ آپکے زمانے مین حسب دلخواہ میرے
[illegible] ہو تو کب ہوگا فقط پھر دوبارہ یہ لکھا کہ خط نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
[illegible] ۱۸۵۶ء ایک ہزار آٹھہ سو چھپن عیسوی مین جو کچھہ کتخدائی نواب شاہجہان بیگم
[illegible] اب وقت اوسکا آ پونہچا میری دانست مین کتخدائی اونکی بخشی باقی محمد خان

فصل دوم بیان مین شادی محررہ سطور کے

جب مین قریب سن بلوغ کے پہونچی خلد نشین نے سب بھائی بندون کی اولاد کو جو بھوپال مین
ہین بچشم غور دیکھکر بعض کو اپنے ذہن مین انتخاب کیا اور اونکی تربیت کا کچھہ اہتمام بھی فرمایا
لیکن جب اونمین کچھہ نقصان ذاتی و صفاتی پائے تو بواسطہ میجر ڈیورنڈ صاحب بہادر اجنٹ بھوپال
نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے ہند سے اجازت چاہی کہ کسی دوسرے خاندان عمدہ سے
کوئی شخص بہتر اپنی دامادی کے لیے تلاش کرین کیونکہ پہلے اونکے نام صدر سے خریطہ آیا تھا کہ
شادی شاہجہان بیگم کی حسب پسند تمہاری اور روسائے بھوپال و سرکار انگلشیہ کے ہوگی خط
صاحب بہادر مسطور باطلاع منظوری درخواست مذکور آیا خلد نشین نے نوکران دانا و سنجیدہ کو بلاد
ہند کیطرف واسطے جستجو کے بھیجا متلاشیون نے شاہجہان آباد اور دوسرے شہرون سے تصویرین
اور نسب نامے اور کیفیت حیثیت ظاہری و باطنی چند نامی گرامی اشخاص کی بھیجی اور بعض شہزادے
خاندان تیموریہ کے یہ حال سنکر بصد تمنا بھوپال مین آئے چند روز مہمان رہے اور پھر چلے گئے آخرالامر
چھہ شخص کہ فی الجملہ پسند ہوئے تھے اونکے نام و نشان سے ولیم فریڈریک ایڈن صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال کو اطلاع دی اور یہ ظاہر کیا کہ ہمارے خاندان مین لائق شادی نواب
شاہجہان بیگم کے کوئی لڑکا نظر نہین آتا اور جب غیر خاندان کے ساتھہ کتخدا ہونگی تو معلوم
نہین کہ انجام کیا ہو اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ریاست نواب شاہجہان بیگم کے نام رہے
اور شوہر اونکا امور ریاست مین بے اختیار ہو صرف مرتبہ و نام و عزت مین نواب رہے اور
جو اولاد ہو وہ مستقل نواب و مالک ٹھہرے اجنٹ صاحب بہادر نے کہا یہ تجویز بیگم صاحبہ
کی ہماری ولایت کے طور پر ہی کہ ملکہ معظمہ مالکہ ملک ہین اور شوہر اونکا امور ریاست مین بیدخل ہی
یہ درخواست انگریزی مین بذریعہ اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا صدر کلکتے کو جاویگی
جیسا حکم ہوگا ویسا عمل مین آویگا یہ کہا اور ترجمہ کرکے خلد نشین کے خریطے کے ساتھہ جو بنام
نورثٹ کالی ہملٹن صاحب بہادر سنٹرل انڈیا تھا بسبیل ڈاک روانہ کیا اوسکے جواب مین خریطہ

ساکن کوتانہ مضافات صوبہ دہلی کو خیر خواہ دور اندیش پاکر راجہ خوشوقت راے کے مرنے کے بعد
خطاب خانی و مدار المہامی سے ممتاز اور عہدہ جلیلہ نیابت اول پر سرفراز کیا اور لالہ کشن رام
ساکن سرونج کو لائق دیوانی و متصدی گری ریاست پاکر خطاب راجگی اور عہدہ معتمد المہامی
دیکر منصب نیابت دوم کا بخشا اور گیارہوین ذیقعدہ ۱۲۷۱ ایک ہزار دو سو اکہتر ہجری کو
نکاح میر بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ بن بخشی بہادر محمد خان بہادر سے مطابق شرع
شریف کر دیا اور اونکو خطاب نواب نظیر الدولہ امراو دولہ بہادر دیا اور مبلغ اونیس لاکھ
چہتر ہزار سات سو تیئیس روپیہ سوا نو آنہ زر قرض عہد والد مرحوم کے اور تین لاکھ بیاسی ہزار
ایک سو ستر روپیہ آٹھ آنہ قرض عہد نیابت میان فوجدار محمد خان مرحوم جملہ تیئیس لاکھ
اٹھاون ہزار آٹھ سو اکتالیس روپیہ سوا آنہ ادا کیے اور ریاست کو قرض سے پاک کیا اور ۱۲۷۳
ایک ہزار دو سو تہتر ہجری مین جب فوج جنگی سرکار انگلسیہ باغی ہو گئی اور غدر ہوا او سوقت
مدد سرکار انگریزی کی اوسکے جلدو مین خطاب اشتار آف انڈیا و جاگیر ملکہ معظمہ لندن سے پائی
اور جبلپور و الہ آباد اور شہر آگرہ مین جا کر ملاقات نائب السلطنت فرمانفرماے ہند سے کی
اور مورد تحسین و آفرین کی ہوئین اور بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور عمارات عالیہ بنائین
اور مکہ معظمہ مین جا کر سعادت حج حاصل کی یہ خوش کلام بلند آواز میانہ قد بارعب اندام معاملہ فہم
قیافہ شناس حساب دان فارسی خوان حنفی المذہب تھین اٹھائیسوین شوال ۱۲۳۳ ایک ہزار
دو سو تینتیس ہجری مین پیدا ہوئین اٹھارھوین ذی حجہ ۱۲۵۰ ایک ہزار دو سو پچاس ہجری کو
اونکا نکاح ہوا پندرھوین محرم ۱۲۶۳ ایک ہزار دو سو ترسٹھ ہجری کو مختار ریاست ہوئین
نوین شوال ۱۲۷۶ ایک ہزار دو سو چھہتر ہجری کو برضامندی میری اور منظوری نواب گورنر
جنرل بہادر نائب السلطنت فرمانرواے ہند صدر نشین ریاست بھوپال ہوئین اور رئیس
مستقل ٹھہرین تیرہوین رجب ۱۲۸۵ ایک ہزار دو سو پچاسی ہجری کو دار فانی سے سراے جاودانی
کو گئین اب انکو خلد نشین لکھا جاتا ہے اس لفظ سے جہان آوے گا اب یہی مراد ہو گی

بمرض وبا بھوپال مین رحلت کی اور نواب اسد علیخان رئیس باسودہ جو ماموں شاہ نائب میرے
والد ماجد کے تھے اور مخفی مشورہ بد دادا صاحب کو دیتے تھے مورد عتاب سرکار انگلسیہ ہوکے
اور دس برس تک شہر بنارس مین قید رہے اور پھر تیس ہزار روپیہ چہرہ دار بحکم صدر جرمانہ دیکر
رہا ہوئے غرضکہ بعد جنگ کلیا کھیڑی کیننگم صاحب بہادر اجنٹ نے کلکتہ کو لکھا کہ بھوپال مین
میان فوجدار محمد خان اور نواب سکندر بیگم صاحبہ مشترک حکومت کرتے ہین اور دو حاکم کا ایک
ملک مین ہونا موجب خرابی و نقصان کا ہے اختیار ریاست ایک شخص کو چاہیے صدر والون نے
میری والدہ کو ذی حق اور بیدار مغز و مستعد و مطیع دولت انگلسیہ پاکر خلعت صدر نشینی میرے
لیے او خلعت مختاری ریاست اونکے لیے کلکتہ سے بھیجا اور پندرھوین ماہ محرم ۱۲۶۳ ایکہزار
دوسو تریسٹھ ہجری کو اجنٹ صاحب بہادر نے میانصاحب سے استعفا لیا اور ہمکو خلعت مذکور دیا
پہلے حضرت والدہ نے چھٹی صفر ۱۲۶۳ ایک ہزار دوسو تریسٹھ ہجری کو راجہ خوشوقت رائے کو جو عہد
حکومت نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین نائب ریاست تھے خلعت نیابت دیا اور اپنی جان پر محنت
رات دن کی گوارا کی اور فوج و محکمات کا انتظام کیا اور آرایش و پیرایش شہر پر توجہ کی اور
ادای قرض ریاست پر کمر ہمت کی باندھی اور آبادانی ملک و رفاہ رعایا مین کوشش کی اور
تمام ملک بھوپال کو تین حصے کیا اور تین طرفدار مع تین نائب کے مقرر کیے اور لقب اونکا
ناظم ضلع مغرب اور ناظم ضلع مشرق اور ناظم ضلع جنوب رکھا اور انکے زیر دست عامل
تھانہ دار اوس ضلع کے مقرر کیے سنہ ۱۲۶۴ ایک ہزار دوسو چونسٹھ ہجری سے سنہ ۱۲۷۳ ایکہزار
دوسو تہتر ہجری تک چار بار دورہ ضلع جنوب کا اور تین بار دورہ ضلع مغرب کا اور تین مرتبہ
دورہ ضلع مشرق کا فرمایا اور ایک ایک محال کو بچشم خود دیکھا اور جریب سے پیمایش کرایا اور
قاعدہ لینے محصول زمین کا زمینداروں سے ٹھہرایا اور تمام نقصان مالی و ملکی رفع کیے اور
ہر ایک گانون کو محدود کیا اور اونکی حد پر منارے بنائے اور حساب ناتمام و پراگندہ سنین ماضیہ کو
مرتب کیا اور کتابین قانون دیوانی و فوجداری و مال کی تالیف کین اور منشی جمال الدین خان

میر آتش وغیرہ بھوپال سے سیہور گئے اور بنام نورث کالی ہملٹن صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور عرضداشت لکھی کہ حسب الحکم صدر ہم لوگ مطیع میانصاحب بہادر کے ہین مگر میانصاحب ہمکو کبھی دربار رئیسہ مین نہین لیجاتے کہ ہم اپنے آقا کو سلام کرین بلکہ بوجہ نوکران عہد نواب جہانگیر محمد خان بہادر کو موقوف کر کے بجاے اونکے اپنے نوکرون کو بڑے منصبون پر مامور کیا ہی اور باقی لوگون کے نکالنے کی فکر رکھتے ہین ہملٹن صاحب بہادر نے انکی تسلی کی اور ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر اور منشی شہامت علی خان میر منشی اپنے کو بھوپال بھیجا تاکوئی مفسدہ نہ اوٹھے پندرھوین ذیحجہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو اکسٹھہ ہجری کو بتقریب عید الضحی ملازمان ریاست میرے دربار مین آئے اور نذرین گذرانین اور بعد عطر و پان رخصت ہوئے اس اثنا مین ترولین صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ کی بدلی ہو گئی بجاے اونکے جوزف ڈیوی کننگم صاحب بہادر رہے دولاہور سے اجنٹی بھوپال پر آئے اور اونکے آنے تک ایڈن صاحب بہادر قائم مقام رہے میری والدہ کی مداخلت انتظام ریاست مین برابر دخل میانصاحب کے ہوئی میرے دادا میان امیر محمد خان بہادر نے بمشورہ بعض ناسمجھ لوگون کے کئی سو رہیلے نوکر رکھے اور اونسے زر نذر لیکر صرف کر ڈالا صاحب اجنٹ بہادر بھوپال نے مختار ریاست کو حکم دیا کہ انکے نوکرون کو برطرف کر دو اور روپیہ اونکی تنخواہ کا قرض لیکر دیدو اور آمدنی جاگیر انکی سے قرضا دا کرو میان امیر محمد خان نے نہ مانا اور کلیا کھیڑی مین جو بھوپال سے بارہ کوس طرف جنوب کے ہی جاکر مخالفت اختیار کی کننگم صاحب بہادر فوج کنٹنجنٹ سیہور اور فوج بھوپال لیکر اونکی تنبیہ کو گئے چودھوین شوال ۱۲۶۲ ایک ہزار دوسو باسٹھہ ہجری کو دادا صاحب مع شیر محمد خان اور اکبر محمد خان دونون لڑکون اپنے اور دوسو ولایتی افغانون کے زندہ گرفتار ہوئے اور تین چار سو ولایتی توپ اور بندوق فوج مذکور سے مارے گئے میان صاحب بحکم صدر مع دونون لڑکون کے قلعہ اسیر مین زندگی تک قید ہوئے تیرھوین تاریخ جمادی الآخر ۱۲۷۰ ایک ہزار دوسو ستر ہجری کو اونکا انتقال ہوا نعش تابوت مین بھوپال آئی اور نور باغ مین دفن ہوئی اسی سال مین پچیسوین رمضان کو نواب منیر محمد خان بہادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مالک الملک و اجب الوجود و نعت حضرت احمد محمود و منقبت آل و اصحاب باجود وسامو کا
اِس امتیاز ہو کہ یہ دوسرا دفتر ہی کتاب تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال کا مشتمل آٹھ فصل پر
فصل اوّل ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان اور تقرر صدارت اس نیازمند
درگاہ الٰہی کے اور ذکر جنگ کلیاکھیری اور استعفا میان معز کا کار نیابت سے اور
حاصل ہونا اختیار نظم و نسق ریاست کا جناب والدہ خلد نشین کو ؛
فصل دوم بیان مین ہماری شادی کے ؛
فصل سوم بیان مین بندوبست زمانۂ غدر اور صدارت خلد نشین کے ؛
فصل چہارم ذکر مین سفر جبل پور اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کے سرکار انگلشیہ سے ؛
فصل پنجم بیان مین سفر الہ آباد اور حاصل ہونے تمغا و سیر بلاد کے ؛
فصل ششم ذکر مین سفر اکبر آباد کے ؛
فصل ہفتم بیان مین سفر مکۂ معظمہ کے ؛
فصل ہشتم بیان مین سفر ثانی اکبر آباد اور سیر بعض بلاد اور ذکر رحلت والدہ مرحومہ خلد نشین کے

إن في ذلك لذكرى لأولي الألباب

بتوفیق مالک الملک بر حق وتایید بادشاه مطلق از ترصیف شریف نوادر لطیف

تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال ۱۲۸۹

باهتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافته بخدمت برادر معظم محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹

صحیحنامۂ دفتر اول تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۲۰	گونہ	گونٹہ	۱۳	۲	ہوگتی	ہوگئی
۱۳	۱۱	چا	چار	۱۳	۱۷	سالگی	سالکی
۱۴	۸	غزیز	عزیز	۱۵	۱	میرزائی خیل	میرازئی خیل
۱۶	۱۹	ابھون نے	اونھون نے	۲۱	۱۹	تیچھا	پیچھا
۲۲	۷	تن آسانی	تن اسائی	۲۳	۸	بٹی سنگہ	ہٹی سنگہ
۳۰	۱۵	باز ہو	باز رہو	۳۳	۹	حدد	عدد
۳۳	۱۴	نے ہجر	کی ہجر	۳۸	۱۶	زوقا	رفقا
۴۰	۱۷	ندی غنیا سن آئی	ندی غنیلیس چڑھ آئی	۴۱	۱	غامل	عامل
۴۲	۱	ہوئے	ہوئے			تمت	

با کمال فنون سپاہگری مین بے مثل تھے لیکن عین جوانی مین مبتلای ضعف معدہ وغیرہ امراض ہوئے
حکیم وارث علیخان معالج تھے کچھ فائدہ نہوا اپنے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ نے آکر اونکی عیادت
کی پھر اسلام نگر کو پلٹ گئے اٹھائیسوین ذیقعدہ ۱۲۶۰ ہجری کو چھبیس برس کی عمر مین اونکا
انتقال ہوا نور باغ مین مدفون ہوئے میانہ قد باریک اندام سپید رنگ خوبصورت خوشخو نامجو
شہسوار مشاق شکار تیغ زن شیر افگن نیزہ باز تفنگ انداز موزون طبیعت خوکردہ سخاوت تھے
ریش خشخاشی رکھتے تھے اور سر پر بال تھے شعر اچھا کہتے تھے یہ شعر اونکے ہین اشعار

محشر کا تماشا دل مائل نے دکھایا	کانون سے جو سنتے تھے وہ اس دل نے دکھایا
ہم سو پڑے دیکھ اپنے اس آغوش تہی کو	گرد اپنے جو ہالہ مہ کامل نے دکھایا
سرگشتہ ہوئے ہم جو کھلا زلف کا عقدہ	کیا پیچ اب اس عقدہ مشکل نے دکھایا
پیتھر کو ہوا زخم جگر سے مرض سل	جب زخم جگر آپ کے بسمل نے دکھایا
وولہ یہ غزل ہمنے سنائی تو خجل ہو	دیوان نہ پھر ناسخ غافل نے دکھایا

انکے عہد مین ارزانی غلہ وغیرہ بہت تھی پرگنات مین گندم وادو دخانی ایک روپے کے اسی سیر تک
اور شہر مین پچاس سیر تک بکتے تھے اسیطرح سب چیز سستی تھی آمد و رفت و قدرشناسی مردم ذی جوہر
ولیاقت کی انھین کے زمانے سے زیادہ ہوئی بھوپال والے جو سوائے فن سپاہگری علمون کیطرف
کم توجہ کرتے تھے انکے عہد سے نوشت وخواند کی جانب مائل ہوگئے مولوی شریف حسین دہلوی کو
قاضی ریاست کیا کئی عالم وشاعر ومنشی ملازم ہوئے ادیب لاثانی شیخ احمد عرب شروانی مصنف
نفحۃ الیمن و حدیقۃ الافراح وعجب العجاب وغیرہ اونکے زمانہ حکومت مین آئے کتاب شمس الاقبال انکی مسجع
فصیح وبلیغ عربی زبان مین بحکم نواب صاحب تصنیف کی اونھونے سات برس دو مہینے اٹھائیس دن حکومت کی

دفتر اول تاج الاقبال	ہوگیا ختم بفضل متعال

تمت

آشٹہ مین گردھاری لال نام مرسلہ اجنٹ صاحب بہادر داخل ہوا بعد چندے اجنٹ صاحب بہادر مع فوج انگریزی مقیم سیہور وغیرہ بھوپال مین آکر متصل باغ وزیر محمد خان ٹھہرے اور بیگم صاحبہ سے کہا عہد و پیمان سے پھر جانا مناسب نہین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر فرماتے ہین کہ آپ ریاست نواب جہانگیر محمد خان صاحب کو سپرد کر دو اور اپنے جان و مال و عزت و جاگیر کا حین حیات تک سرکار کمپنی بہادر کو نگہبان جانو بیگم صاحبہ نے چار ناچار منظور کیا اجنٹ صاحب بہادر اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آٹھ سو سولہ و نیم موضع جنکا حاصل چار لاکھ اٹھانوے ہزار چھ سو بیالیس روپیہ تشخیص آئی تھا اور پہلے سے آمدنی اونکی صرف بیگم صاحبہ مین آتی تھی اونکی جاگیر مین مقرر کر دیے اور راجہ خوشوقت راے کو بیس ہزار کی جاگیر ریاست سے دیکر منتظم فرمایا

فصل آٹھوین بیان مین حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ تا سانحۂ وفات

غرۂ رمضان ۱۲۵۳ھ ہجری کو نواب صاحب بہادر بتجویز صدر رو برو لارڈ ولکنسن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ وغیرہ ارکان بھوپال صدر نشین ہوے اسد علیخان ماموں اونکے نائب ریاست میر واجد علی وکیل ٹھہرے اسیطرح سب رفیقون کو اچھے اچھے عہدے ملے چند روز نواب سکندر بیگم صاحبہ سے اتفاق رہا وہ حاملہ ہوگئین پھر آپسمین لوگون نے شکر رنجی کرا دی شب پنجشنبہ دوم ماہ صفر ۱۲۵۵ھ ہجری کو اونھون نے بسبب غیرت کے پردگی کہ خلاف شرع ہو اور خصوصاً پٹھانون کو اوس سے بڑی عار ہے صاحبہ موصوفہ کے ہاتھ پر تلوار ماری چار ٹانکے آئے ہفتم صفر روز دوشنبہ کو وہ زخمی ہوکر ہمراہ نواب بیگم صاحبہ کے مع جملہ ملازمان اسلام نگر کو چلی گئین اٹھارھوین صفر کو منشی جمال الدین خان اندر گئے محمد شفاعت جراح کو علاج کے لیے لائے زخم اچھا ہوا دسوین ربیع الاول کو غسل صحت کیا ششم جمادی الاولی ۱۲۵۴ھ ہجری کو اسلام نگر مین میری ولادت ہوئی نواب صاحب بہادر کو شوق سیر و شکار بہت تھا اونکی سخاوت و داد و دہش سے کوئی مقیم و مسافر محروم نرہا ۱۲۵۶ھ ہجری مین محلہ جہانگیر آباد آباد کیا جس شخص نے وہان مکان بنایا اوسکو خزانے سے روپیہ عنایت فرمایا اہل علم کو جمع کیا ہر فن کے آدمی کی قدردانی کی

راجہ کے پاس پیغام لائے کہ آگے نہ آؤ پیچھے جاکر موضع کوٹھری مین ٹھہرو جو کچھہ تمکو کہنا ہو
کہلا بھیجو راجہ نے کہا سپاہ ہماری بھوکی پیاسی منزل پر آئی ہی اسوقت پھر نہین سکتی تم
جاؤ مین پنپاس ندی کے کنارے پر مع فوج ٹھہرتا ہون کل جو کچھہ مناسب جانونگا کہلا بھیجونگا
یہہ دونون شخص پھرے اسمین ایکطرف سے بندوق سر ہوئی دونون لشکر مین لڑائی ہونے لگی
توپ بندوق چلنے لگین کانسنگہ نے راجہ پر گھوڑا اوٹھایا سواران بھوپال نے مقابل ہوکر
اوسکو مارا اور سر کاٹ کر راجہ کے پاس لائے راجہ نے بیگمصاحبہ کے پاس بھیجدیا پھر
سعد اللہ خان نے مع ولائتیون کے سپاہ بھوپال پر حملہ کیا بخشی ارادت خان افسر فوج بھوپال
کو زخمی کرکے پھر گیا غرضکہ قریب تین سو سوار و پیادہ کے ایک گھنٹے مین مارے گئے نوابصاحب
کی سپاہ نوملازم پریشان ہوئی مگر نوابصاحب بڑے استقلال سے میدان مین کھڑے رہے
ملک حیدر خان جو فوج بھوپال مین بہادر اور شہسوار مشہور تھا نواب صاحب کے مقابلے مین
آیا اوسکا حملہ بچاکر نیزے سے اوسکو ہلاک کیا علی شاہ غلام شاہ صغر حسین ظہور اللہ حکیم
بہار علیخان وغیرہ افسران بھوپال نے قدم آگے بڑھایا نواب صاحب آہستہ آہستہ بلاتشویش
قلعے مین چلے گئے راجہ اپنا لشکر لیکر کنارہ ندی پنپاس متصل قلعہ جا اوترے پچیسوین
ماہ مذکور کو چند افسر بھوپال تھوڑے سوار و پیادہ سے محلہ نظر گنج آشٹہ پر حملہ لائے خفیف
لڑائی ہوئی چالیس آدمی مارے گئے محلہ نظر گنج لٹگیا بھوپال کے لشکر کو بسبب موسم بارش
بہت تکلیف ہوئی بیسوین جمادی الاولی ۱۲۵۳ ہجری مطابق تئیسوین اگست ۱۸۳۷ع کو
ندی پنپاس پر آنے لشکریان بھوپال کا بہت نقصان جنس و مال ہوا اسی اثنا مین خط مکناٹن
صاحب بہادر سکتر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتے سے بمقدمہ رفع فساد بنام
ولکنس صاحب بہادر اجنٹ آیا اونھون نے بینی پرشاد میر منشی اجنٹی کو آشٹہ بھیجا
منشی نے راجہ سے کہا تم بھوپال جاؤ راجہ نوین جمادی الآخر ۱۲۵۳ ہجری مطابق دہم
ستمبر ۱۸۳۷ع کو لشکر سمیت بھوپال کو آئے نواب صاحب اپنی سپاہ سمیت سیہور کو چلے گئے

سیان امیر محمد خان بہادر اور نواب منیر محمد خان اور اسد علیخان ماموان نواب صاحب سیہور کو گئے اور بمقدمہ رہائی نواب صاحب گفتگو کی اور چند صد سوار و پیادہ نوکر رکھے اور غفور خان کو دو گھوڑے دیکر بھوپال بھیجا وہ سر شام چوبیسوین ذیحجہ ۱۲۵۲ ہجری کو قریب شہر مولوی ضیاء الدین کے مزار پر ٹھہرا اور نواب صاحب کو خفیہ اطلاع کی پہر رات گئے وہ اور میر اسد علی تبدیل ہیئت کرکے کوہ پچہ بھوپال تک پیادہ پا گئے وہان سے ایک گھوڑے پر نواب صاحب دوسرے پر میر اسد علی سوار ہو کر سیہور روانہ ہوئے دو گھنٹے مین دس کوس طے کرکے آدھی رات کو وہان پونہچے اجنٹ صاحب بہادر کوٹھی سے نکل آئے اور بڑی تعظیم سے ملے گیارہ ضرب توپ سلامی کی سر ہوئین نواب صاحب نے بمشورے اپنے والد اور بھائی اور ماموں کے مہاجنوں سے قرض لیکر کئی ہزار سپاہ نوکر رکھی اور سیہور سے نکلکر عاملان بیگم صاحبہ کو دور اہے دیہی پورہ جھر کھیڑہ سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیا اسوقت اجنٹ صاحب بہادر نے پھر بیگم صاحبہ کو لکھا کہ اگرچہ مین تمھاری ریاست مین مداخلت نہین رکھتا لیکن دوستانہ رفع فساد کے لیے تمکو کہتا ہون اوسپر بیگم صاحبہ کیطرف سے راجہ خوشوقت رائے اور حکیم غلام حسین خان اور نواب صاحب کیطرف سے اسد علیخان اور میر واصل علی اجنٹ صاحب بہادر کی کوٹھی پر جمع ہوئے بیگم صاحبہ کے وکیلون نے کہا کہ نواب دس برس تک ہمارے زیر حکم رہین پھر رئیس ہون نواب صاحب کے وکیلون نے تین برس کا اطاعت قبول کی لیکن گفتگو طے نہوئی ہر ایک واپس گیا صلح سے ناامیدی ہوئی نواب صاحب نے شہامت خان قلعہ دار آشٹہ کو اپنا مطیع کرکے قلعہ لے لیا یہہ خبر بیگم صاحبہ کو پونہچی راجہ خوشوقت رائے کو فوج دیکر بھیجا لالہ بیجناتھ محکمہ اجنٹی سے وقائع نگاری پر مامور تھے اونیسوین ربیع الآخر ۱۲۵۳ ہجری کو فوج بھوپال موضع مغلی کے میدان مین آشٹہ سے دو میل پر پونہچی نواب صاحب سعد اللہ خان کانسنگہ میر اسد علی وافضل محمد خان جاگیردار آنباپانی میر واصل علی ماما ابراہیم خان اور تمام سپاہ کو لیکر قلعہ سے نکلکر صف آرا ہوئے میر واصل علی ماما ابراہیم خان

شہرت نکالا اکرم محمد خان نے ابتدا سے ۱۲۵۰ ہجری مین انتقال کیا نواب قدسیہ بیگم
نے اول میان فوجدار محمد خان اپنے چھوٹے بھائی کو نائب کرنا چاہا پھر خوشوقت رائے
کو بنواب انکی دیگر مدارالمہام نیابت دیا علی شاہ کالیخان محمد تراب خان وغیرہ راجہ کے مقرب
تھے اور حکیم غلام حسین خان اور حکیم بہار علیخان نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے حضور مین تقرب کلی رکھتے
تھے پھر ہمہ الوریس کیساحب کی بدلی اجمیر کو ہوئی اونکی جگہہ پھر لان سلٹ ولکنسن صاحب بہادر آئے
اور ہمہ بہ تشکیل حسب ایمای سابق لارڈ صاحب بہادر سلسلہ جنبانی کی اٹھارویں ماہ ذیحجہ ۱۲۵۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۲۴۲ فصلی و نوین ماہ اپریل ۱۸۳۵ء روز جمعہ کو باہم بہین نکاح ہوا تھوڑے دن کے
بعد نواب صاحب نے حکومت چاہی ولکنسن صاحب بہادر نے بطریق فہمایش اس مقدمے مین
نواب بیگم صاحبہ سے گفتگو کی راجہ خوشوقت رائے نے مستغیثان کے مقدمات پیش کرکے اصلاح
نواب صاحب فیصلہ کرنا شروع کیا یازدہم ربیع الآخر ۱۲۵۲ ہجری کو بتقریب عرس شیخ عبدالقادر
کیلانی کے روشنی چراغان ہوئی سب بھائی بند وغیرہ افسران فوج جمع ہوئے ہمیر سنگہ نے
نواب سکندر بیگم صاحبہ سے کہا نواب صاحب تمہارے اور نواب قدسیہ بیگم کے قتل کیواسطے ابتیہ لوگونکو
جمع کیا ہے اور سعادت خان معزول ریاست بھی مع گروہ ولایتیان متصل باولی چندن خیاطہ
قریب شہر لتة الاشارہ ہے وہ یہہ خبر سنکر بعد ادلے رسم فاتحہ مع نواب قدسیہ بیگم صاحبہ اپنے
محل کو چلی گئین اور کالیخان کو مع تیس نفر سواران یکہ نوکران خاص رسالہ حکم دیا کہ نواب صاحب
بہادر کی حفاظت کرو کہین جانے ندو اور مستجاب خان اور ٹھاکر ہمیر سنگہ نے نواب صاحب کو قید کر دیا اور میر انور علی کو ایک سو سوار دیکر سعادت اللہ خان کی گرفتاری کے لیے
روانہ کیا اور اندر باہر محل نواب دولہ صاحب بہادر کے پہرے مقرر کر دیے نواب نظر بند ہو گئے
اور پاس نوکرا ونکے اوسیوقت بھوپال سے نکالے گئے انور علی تا سرحد ریاست متصل
... بھاگ کر پھر گئے اور بعض نوکران ریاست باشتباہ سازش و آمیزش برطرف اور شہر بدر ہوئے
... ولکنسن صاحب بہادر نے بکر اس ہنگامے کے دور ہونے کو لکھا کہ کچھ نواب ...

انہ جنگی و خونریزی باہم ہوتی رہی طاس ہر بار
ے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کو لکھا مین تمھارے پاس
ب فی الحال سیہور سے بھوپال مین آکر اس فساد کو موقوف
کرنا کہ قبل میرے پہونچنے کے یہ نزاع دور ہوجاوے القصہ
زمانہ مخالف دیکھا لڑائی موقوف کی انکی جاگیر چالیس ہزار روپیہ
نواب جہانگیر محمد خان بہادر اونکے چھوٹے بھائی سے بتجویز اہالی ریاست
بہادر شادی نواب سکندر بیگم صاحبہ کی ٹھہری انکا لقب نواب نظیر الدولہ
بہادر تھا دولہ نواب کہلاتے تھے اس اثنا مین حکیم شہزاد مسیح کا چوبیسوین
رہ سنہ ۱۲۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۶ فصلی و یکم جنوری سنہ ۱۸۲۹ع کو بمرض درد اعضا او
ے بیالیس برس کی عمر مین انتقال ہوا نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بسعی ولکنسن صاحب بہادر
ی عبد القادر و ملا شہاب الدین کو واسطے تربیت نواب صاحب کے مقرر کیا اور
میر اصل علی بتجویز اجنٹ صاحب بہادر معلم ٹھہرے جب اونکی بدلی ہوئی بجاے اونکے
الویس صاحب بہادر آئے اونھون نے سرکار بزرگ کو لکھا کہ آپ نواب صاحب کو کب
صدر نشین کروگی اونھون نے لکھا کہ جب اونیس بیس برس کے ہونگے پھر سنہ ۱۲۴۹ ہجری مطابق
سنہ ۱۸۳۳ع ماہ جنوری مین لارڈ بنٹنک گورنر جنرل بہادر کلکتے سے ساگر مین تشریف لائے
نواب دولہ صاحب بہادر نے ساتھ کرم محمد خان مدار المہام اور دیوان خوشوقت رائے کے
بڑے تجمل کے ساتھ ساگر مین جاکر ملاقات کی اور خلعت پایا اور درخواست حصول اختیار
ریاست اور نکاح کی کی لارڈ صاحب بہادر نے میجر الویس صاحب بہادر کو حکم دیا کہ نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ کو فہمایش کرکے نواب صاحب کا نکاح کرادو اور بمقدمہ اختیار ریاست کے
کہا ابھی تم ذرا صبر کرو جب نواب دولہ صاحب ساگر سے بھوپال آئے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
یہ گفتگو سنکر بہت ناخوش ہوئین اور سعد اللہ خان و ابراہیم خان وغیرہ کو اپنا بدخواہ سمجھکر

ہوئے ایسا تجویز کیا ہے کہ قلعہ اور شہر اسلام نگر مع اوسکے ملحقات کے جو اگلے زمانے مین تمھارے بزرگون کے
قبضے مین تھا بسبیل آل تمغا کے نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن تمکو مرحمت ہووے چنانچہ موافق اوسکے
نواب صاحب بہادر ممدوح نے قلعہ اور شہر مع مضافات اوسکے تمکو اور تمھاری اولاد و احفاد کو ہمیشہ کے واسطے
عنایت کیا یقین ہے کہ تم بھی بمقابلہ اس عطیہ کے زیادہ اس سے مراسم دوستی و خیر خواہی مین وقت ہو
سوم اکتوبر ۱۸۱۸ء مطابق بائیسوین ذیحجہ ۱۲۳۳ ہجری موافق ۱۲۲۶ فصلی کنوار سدی تیج سمت ۱۸ روز شنبہ

فصل ساتوین بیان عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ مین

بعد انتقال نواب نظیر الدولہ میان کرم محمد خان بہادر حکیم شہزاد مسیح نے بمشورۂ
میجر ہنری صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال گوہر بیگم صاحبہ کو مختار ریاست بھوپال
قرار دیا اور خود بطور نیابت بندوبست ریاست مین مشغول ہوئے اور منظوری صدر مہر نواب
قدسیہ بیگم کندہ کروایا جسدن انتقال نواب نظیر الدولہ بہادر کا ہوا نواب قدسیہ بیگم اٹھارہ برس
چھ مہینے چودہ دن کی تھین اور نواب سکندر بیگم ایک برس تین مہینے کی نابالغ ریاست نے
باتفاق رائے پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر مذکور یہہ تجویز کی کہ جو شخص شوہر انکا ہووے رئیس
ٹھہرے نواب غوث محمد خان کے سولہ بچے تھے آٹھ پسر آٹھ دختر نام اونکے یہہ ہین
نواب معز محمد خان¹ میان فوجدار محمد خان² حاتم محمد خان³ بہادر محمد خان⁴ عاقل محمد خان⁵ اکبر محمد خان⁶
اوج محمد خان⁷ امراؤ محمد خان⁸ سردار بی بی¹ صاحب بیگم² وزیر بی بی³ لاڈو بی بی⁴ جمعیت بی بی⁵
امانت بی بی⁶ عوض بی بی⁷ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ گوہر بیگم صاحبہ⁸ اور نواب غوث محمد خان کا
انتقال تیسوین محرم ۱۲۳۴ ہجری کو ہوا پھر بمشورۂ اجنٹ صاحب بہادر نواب منیر محمد خان
بن میان امیر محمد خان بن میان وزیر محمد خان سے اقرارنامہ اطاعت نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اور
اونکے والد سے اقرارنامۂ عدم مداخلت امور ریاست کا لیکر تجویز منگنی نواب سکندر بیگم صاحبہ
کی اونکے ساتھ ہوئی بعد اوسکے جب اونکو بوجہ نامردی شہر اکثر ترک نسبت کرنا چاہا تو وہ آمادہ جنگ
ہوئے حکیم شہزاد مسیح نے چہارم ربیع الآخر ۱۲۳۴ ہجری بسر کردگی بخشی بہادر محمد خان آدھی رات کو

مطابق اونتیسوین شہر ربیع الآخرہ ۱۲۳۳ھ ہجری آور بعد معاہدہ سرکار انگریزی رہنا پولٹکل اجنٹ صاحب
بہادر کا سوا قصبہ سیہور مین حسب مرضی حکام انگلسیہ مقرر ہوا اور ایک قطعہ زمین چھاونی کے
لیے محدود کی گئی اور ہزار سوار و پیادہ مطابق عہدنامے کے فوج بھوپال سے زیر حکم اجنٹ صاحب
بہادر بھوپال سیہور مین مقیم ہوئے یہہ فوج ماہ بماہ تنخواہ ریاست سے پاتی تھی عہد نواب قدسیہ بیگم تا
۱۲۳۳ فصلی مین ایک لاکھ سی ہزار روپیہ سالانہ بابت تنخواہ فوج سرکار انگریزی کو ریاست سے
نقد دینا قرار پایا اور نام اوسکا کنٹنجنٹ بھوپال ٹھہرا پہر نواب جہانگیر محمد خان بہادر مغفور کے عہد
۱۲۵۰ فصلی مین دس ہزار روپیہ سالانہ اضافہ ہوا اور ۱۲۵۸ فصلی مین بعہد مختاری نواب سکندر بیگم صاحبہ
دو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہو گیا اور دستاویز حکام انگلسیہ اس عبارت سے شامل عہدنامہ ہوئی کہ
دفعہ ششم عہدنامہ منعقدہ مابین نواب صاحب بھوپال و سرکار کمپنی انگریز بہادر کہ ۱۸۱۸ع مطابق
۱۲۳۳ ہجری مین زیب توثیق پایا ہے مشروط ہے کہ ریاست بھوپال ایک فوج مقدار ششصد سوار
و چہارصد پیادہ واسطے بجا آوری خدمات سرکار کمپنی انگریز بہادر کے ہمیشہ موجود و مستعد رکھیگی
بعدہ برضامندی طرفین یہہ امر مستقر ہوا کہ فوج مرقومہ بالا خاص تحت حکومت اہالی سرکار انگریز بہادر
سے ہے اور بعوض سپاہ مذکور زر نقد جو نگہداشت فوج سوار و پیادہ و سلاح و توپخانہ کو کافی ہو مقرر ہووے
اور تعیین مقدار زر نقد کا ہونا مناسب ہے بیگم صاحبہ فرمانروای ریاست بھوپال نے مبلغ خطیر
دو لاکھ روپیہ سالانہ جو دینا چاہا اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے قبول فرمایا اسواسطے
ازروی عہدنامہ ہذا شرط و عہد کیا جاتا ہے کہ ابتدائے اول جولائی ۱۸۴۹ع سے ہمیشہ دو لاکھ
روپیہ مروجہ بھوپال مقرر رہیگا اور سوا اسکے اور روپیہ کا مطالبہ ریاست بھوپال سے بموجب
دفعہ ششم عہدنامہ نہوگا اور نقل سند سلام نگریہ ہے جو تمہارا اخلاص و محبت پر نواب
مارکوئیس ہسٹنگ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بوجہ احسن تحقیق ہے اسلیے نواب صاحب موصوف نے
واسطے اظہار خوشی خود مشاہدہ تمہارے تردداتِ نمایان اور جانفشانی و خدمتگزاری تمہاری
فوج کی جو اندنون مین وقت درپیشی مہمات ضلع مالوہ مین اس سرکار کے لشکر مین شامل ہو کر ظاہر

سرکار انگریزی کرین **دفعہ ہشتم** چھہ سو سوار اور چار سو پیادے عند الطلب سرکار بھوپال سے سرکار انگریزی مین حاضر ہووین اور بضرورت کیوقت ساری فوج سوائے اوسکے جو واسطے انتظام درکار ہی شامل افواج سرکار کمپنی ہوئے **دفعہ ہفتم** کچھہ مانعت آمد و رفت فوج انگریزی کی ملک بھوپال مین نہووے بوقت ضرورت کے چھاونی بھی اوس ملک مین کرین اور واسطے اوسکے نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن اقرار کرین کہ وقت درخواست کے قلعہ نظر گڈھ یا کاگانو یا دو ہزار گز زمین قلعہ مذکور کی گرد نواح کی واسطے چھاونی و ذخیرے کے سرکار انگریزی کو دیوین اور تاکید کیجاوے کہ ملک بھوپال مین فوج کی آمد و رفت سے کچھہ نقصان نہوگا **دفعہ ہشتم** نواب موصوف نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بہم پہونچانے غلہ و اجناس مین واسطے لشکر سرکار انگریزی کے حتی المقدور اپنے مدد کرین اور واسطے فوج کے جس قسم کی ضرورت پڑے اوسکے خریدنے مین ملک نواب صاحب یا جو کیات راہ مین کچھہ محصول لیوین **دفعہ نہم**[9] نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن مالک اور مختار اپنے ملک کے ہین اہالیان سرکار انگریزی اوسمین کسیطرحکا دخل نہ دیوین **دفعہ دہم**[10] جو نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر نے پنڈارون کی تنبیہ مین کوشش کی اور ملک و مال بنا بر راہ وفاداری تصرف مین لائے سرکار انگریزی نے اسواسطے کہ خوبی اس کام کی تمام عالم پر ظاہر ہوئے واسطے مد خرچ فوج مقررہ پانچ پرگنے آشٹہ اچھاور سیہور دوراہہ دیبی پورہ نواب صاحب کو عطا کیے کہ حکومت محالات مذکور کی منحصر نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد پر نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن ہمیشہ رہے **دفعہ یازدہم**[11] یہہ عہدنامہ گیارہ دفعات کا مقام رائسین مین بمہر و دستخط کپتان جو ساتھہ اسٹورٹ صاحب بہادر اور میان کرم محمد خان بہادر اور حکیم شہزاد مسیح کے مرتب ہوا کپتان اسٹورٹ صاحب بہادر اقرار کرتے ہین کہ تین ہفتے مین اس عہدنامے پر نواب گورنر جنرل بہادر کی مہر و دستخط کراکر نواب موصوف کو دیوینگے اور میان کرم محمد خان اور حکیم شہزاد مسیح یہہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دو دن مین نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر کی مہر و دستخط اس عہدنامے پر کروا دیوینگے مورخہ چھبیسوین[26] فروری ۱۸۱۸ع

سنہ ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری دن جمعرات کو بطریق سیر و شکار قلعہ اسلام نگر کو گئے آخر روز اپنی
حرم سرا مین سوتے ہی کان کو بھرے تمنچے سے کھجلایا وہ چل گیا گولی سر سے نکلکر دیوار
مین لگی انتقال ہوگیا دوسری روایت ہی کہ وہ نواب سکندر بیگم صاحبہ اپنی بیٹی کو زانو پر
کھلاتے تھے پہلو مین تمنچہ بھرا ہوا رکھا تھا فوجدار محمد خان اونکے سالے نے کہ ہشت سالہ
تھے تمنچہ اوٹھالیا وہ اونکے ہاتھ سے عمداً یا سہواً سر ہوگیا گولی انکے سر سے نکل گئی یہ روایت
بہت صحیح ہی اسلیے کہ تاریخ انگریزی میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین لکھی ہی بہرکیف تین برس
نو مہینے چھ دن اونھون نے حکومت کی اٹھائیس برس کی عمر مین رحلت فرمائی بڑے باغ مین
نزدیک پدر خود مدفون ہوئے وہان اونکا مقبرہ ہی یہہ چار مصرع اوسپر کھدے ہین قطعہ
نظیر الدولہ آن یکتای عالم شہادت از تمنچہ یافت دردم پی سال وفاتش گفت ہاتف حدیک از نظیر الدولہ شد کم
جو عہدنامہ انسے اور سرکار انگلسیہ سے ہوا تھا نقل اوسکی یہہ ہی دفعہ اول دوستی اور یکجہتی
درمیان سرکار کمپنی بہادر اور نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد کے ہمیشہ
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن قائم رہیگی اور دوست دشمن ایک جانب کے دوست دشمن
جانبین کے ہووینگے دفعہ دوم حفاظت ریاست و ملک بھوپال کی ذمہ صاحبان انگریز
نے ہی دفعہ سوم نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن اطاعت و رفاقت سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کرینگے اور دوسری سرکارون
اور سردارون سے کچھ سروکار نرکھینگے دفعہ چہارم نواب موصوف نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن بے مرضی و اطلاع سرکار انگریزی کے سوال جواب کسی سردارون و سرکارون
سے نکرینگے مگر دوستانہ سلسلہ خط خطوط کا دوستون اور برادرون کے ساتھ جاری
رکھینگے اور مقدمات ضروری مین نوشت خواند زمیندارون اور گرد نواح کے رئیسون کے ساتھ
کرینگے دفعہ پنجم نواب موصوف نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کسی کے ساتھ جھگڑا فساد
نکرین اگر اتفاقاً کسی کے ساتھ ہو بھی جاوے تو فیصلہ اوسکا ازروے انصاف کے اہالیان

اونکے آخر زمانے مین روشن الدولہ کمک صاحب بہادر تہور جنگ و ناصر الملک انتظام الدولہ جنرل برون صاحب بہادر
مظفر جنگ و جنکنس صاحب بہادر و نواب گورنر جنرل لارڈ مینتو صاحب بہادر و مستر مٹکاف صاحب بہادر
و کرنیل سمویل صاحب بہادر وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بواسطہ تحریر روابط اتحاد و ضوابط
وداد نے استحکام اور رونق پائی چنانچہ بعض خرائط و خطوط اونکے دفتر ریاست مین موجود هین فقط

فصل چھٹی نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان کے حال مین

وزیر محمد خان بہادر کے دو بیٹے تھے بڑے امیر محمد خان انھون نے اپنی عالی ہمتی سے ریاست پر التفات
نکیا چھوٹے بیٹے نظر محمد خان بہادر رئیس ٹھہرے نواب نظیر الدولہ بہادر خطاب پایا اونھون نے
تھوڑے دنو مین ملک و فوج کا اچھا انتظام کیا پہلے بسفارت مولوی نظام الدین رزیڈنٹ صاحب بہادر
شاہجہان آباد سے اپنے تعہد کے مقدمے مین سرکار انگلسیہ سے کوشش کی اور حکام انگلسیہ کے سامنے
اچھی طرح پیش آئے نواب غوث محمد خان جو بعد لڑائی جگوا کے وزیر محمد خان سے مغلوب ہوکر
خانہ نشین و بے اختیار ہو گئے تھے اسوقت مین بالکل اونکی حکومت جاتی رہی اور تھوڑی
جاگیر جو اونکے خرچ کیواسطے مقرر ہوئی تھی اونھون نے قناعت کی بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر
سنہ بارہ سو بتیس ۱۲۳۲ ہجری کو جمعے کے دن انکی شادی گوہر بیگم دختر نواب غوث محمد خان سے
ہوئی جب سپاہ انگریزی بسر کردگی جنرل آدم صاحب بہادر واسطے استیصال پنڈارہ کے
ہوشنگ آباد مین آئی نواب نظیر الدولہ بہادر نے حکیم شہزاد مسیح کو اونکے پاس بھیجا اور فوج
انگریزی کی مدد پر کمر باندھی جب فوج نربدا سے اوتر آئی انھون نے رائسین مین جاکر جنرل صاحب
بہادر سے ملاقات کی اور حکیم شہزاد مسیح کو کئی سو سوار و پیادے دیکر ہمراہ کیا حکیم مقام
کوڑیا تک گئے غلبۂ مرہٹہ اور طول محاصرۂ جگوا سے یہہ ملک بے چراغ تھا اوسپر بھی زیادہ بارہ
لاکھ روپیے سے نقصان اوٹھاکر اکیاون لاکھ روپیہ کا زیور و جواہر بیچکر انگریزی فوج کی مدد
کی اوسدن سے انکی دوستی و خیرخواہی حکام انگلسیہ کے دلپر نقش ہو گئی اوسکے جلدو مین
پانچ پرگنے اور قلعۂ اسلام نگر باسند آل تمغا انکو حکام انگلسیہ سے ملا بائیسوین محرم

کہ نواب نے قلعے کے فلان برج مین کوئی چیز رکھی ہی نہین معلوم کیا ہی وزیر محمد خان نے جو برج کا
منہ کھولا وہان ایک تہ خانہ نکلا اوسمین پانسو بدرے باروت کے نکلے پھر توپ اور بندوق
چلنے لگی طول محاصرہ سے ہوا متعفن ہو گئی غنیم کے لشکر مین بہت آدمی بیمار ہونے لگے اور رسد کام آگئی
گھاس نہ ملنے سے گھوڑے دبلے ہو گئے سپاہ بیدل ہو گئی صدیق علیخان بجائے خواب مولنا کے
ناگپور کو چلا دیے جگوا باپو غیرت سے الماس کھا کر مر گیا لشکر یون نے اوسکو اسلام نگر کے
پاس جلا کر گوالیار کی راہ لی بھوپالیون نے محاصرے سے نجات پائی ان لڑائیون مین وزیر محمد خان
اور اوسکے دونون بیٹون کی ثابت قدمی و شجاعت فطری و بہادری ضرب المثل ہوئی دولت راو
سیندھیہ واپسی فوج سے ناخوش ہوا اور سر جان بٹس فرانسیس اور جسونت راو مرہٹہ کو دوسری
فوج دیکر بھوپال بھیجا وزیر محمد خان نے اختر لونی صاحب بہادر سے نقل عہدنامہ کرنیل گدرڈ صاحب
بہادر مع تحف و ہدایا مصحوب مولوی نظام الدین اور قاضی محمد یعقوب دہلی کو بھیجکر مدد چاہی اور
خود فراہمی غلہ مین مصروف ہوئے اتفاقاً درمیان دونون افسر فوج سیندھیہ کے مخالفت ہوئی
سواد سیہور مین ایک دوسرے سے لڑکر چلدیا بھوپال بچگیا ان دونون سفیر نے دہلی مین
پہونچکر نامہ اور تحفہ گذرانا کرنیل صاحب بہادر نے اوسکا جواب شافی لکھا مہاراجہ سیندھیہ
باپیاسے صاحب بہادر ممدوح تعرض بھوپال سے باز رہے جب ان ترددات سے فرصت
ہوئی وزیر محمد خان بطور دورہ سیواس ہوکر پنڈارے سے لڑکر چھیپانیر گئے کرم محمد خان
محمد دین خان عنایت مسیح کو سفیرانہ راجہ ناگپور کے پاس بھیجا کہ دشمنی زائل اور دوستی
حاصل ہو وہ ناگپور کیطرف گئے وزیر محمد خان چھیپانیر سے رائسین مین آئے جب برسات
ہوگئی بطور دورہ ٹمراون کو گئے وہان سے بیمار ہوکر دیورے مین آئے سولھوین ربیع الآخر
سنہ بارہ سو تیس ہجری روز شنبہ کو بعارضہ تپ انتقال کیا حکیم شہزاد مسیح بیٹے حکیم عنایت مسیح
نے جنازہ اوسکا بھوپال کو بھیجا اور مع فوج اور اثاثہ خود بھی بھوپال کو آئے جانب شمال بھوپال
باغ مین اونکو دفن کیا انکی اکیاون برس کی عمر تھی اونیس برس حکومت بھوپال کی اونکے

مرسلہ میان امیر محمد خان اوسدن دو سو بیل بھولا گندم لایا بھوپالی خوش ہوئے شکر خدا کا بجالائے
فاقہ شکنی کی تھوڑا بنڈارہ جو پانسو سوار اپنے زیر حکم رکھتا تھا بحکم میان امیر محمد خان غلہ لانے کو مستعد ہوا
اور ہر ایک سوار کو ایک ایک تھیلی گندم کی دیکر شبا شب بر فصیل قاتحہ کہنہ آیا طلایہ فوج صدیق علیخان
کا پھرتا تھا اوسنے کہا خبردار فوج رایسین مدد محصوروں کو پاشند کو آتی ہے سواران طلایہ اپنے
لشکر کو خبر دینے گئے تھوڑ ستہ غنیم سے خالی پاکر قلعے کے دروازے پر آیا میان وزیر محمد خان نے
اوسکو قلعے کے اندر لے لیا سبکو خلعت و انعام دیکر رخصت کیا **چھٹی لڑائی** وزیر محمد خان بہادر
طول محاصرہ سے تنگ ہوکر مستان شاہ مجذوب کے پاس گئے اور سپر و تلوار اونکے آگے رکھکر
اپنے ضعف و دشمن کی قوت ظاہر کی مستان شاہ نے سپر اور تلوار انکو دیکر کہا آسمان سے بلا آئی
تھی بارے خدا نے رحم فرمایا جاؤ لڑو مدد غیب کے منتظر رہو اسی اثنا مین خبر آئی کہ ڈونگر سے گنج محلہ
قاتحہ کہنہ دشمنون سے ملگیا ہزار آدمی دشمن کے نواب فیض محمد خان کے مقبرے تک آ گئے ہین
نظر محمد خان بن وزیر محمد خان بہادر نے مع سید حسن پیرزادہ و بخشی بہادر محمد خان و مرزا کمال بیگ
و غلام محی الدین خان فوج مذکور سے مقابلہ کیا اور دشمن کی سپاہ کو بڑی جرأت سے نکال دیا
ساتوین لڑائی جب بارود نرہی وزیر محمد خان نے زبانی مولوی نظام الدین اوسوقت منشی
محمد یعقوب کے صدیق علیخان کو جو پاس اسلام و دل سے فتح بھوپال پر توجہ نکرکے جنگ سے
چشم پوشی کرتے تھے کہلا بھیجا کہ مین لڑائی سے ہاتھ اوٹھا کر رایسین کو جاتا ہون تم بھی باز رہو
چنانچہ اوسدن توپ و بندوق سرہوئی پہر رات گئے تھوڑا بنڈارہ تین سو تھیلی بارود اور دو سو
تھیلی آرد اور قند سیاہ اور تماکو کی لایا میان وزیر محمد خان نے بارود پاکر حکم دیا کہ توپ
سر کرین گولے توپ کے لشکر جگوا اور صدیق علیخان پر پڑے اوسسے زلزلہ لشکر مین پڑ گیا
دلیری اور حماستی آواز توپ سنکر واپس آئے اور وزیر محمد خان سے کہا اگر تمکو لڑنا تھا تو ہمکو صلح
کے لئے کیون بھیجا اور ناخوش ہوکر اپنے گھر کو چلے گئے جب بارود ہو چکی پھر فکر ہوئی ایک
منشی ... وزیر محمد خان بہادر سے کہا کہ میرا باپ جو نواب یار محمد خان کا آبدار تھا یہ کہتا تھا

بندوق اور توپون کا چھرا اتنا مارا کہ وہ تاب نہ لا کر بھاگے بہادران بھوپال نے بعض سیڑھیون
اوپر کھینچ لیا اور بعض کو توڑ ڈالا اور تلوارین کھینچکر شہر کے باہر ہوئے جو سامنے آیا اوسکو مارا
تیسری لڑائی نواب غوث محمد خان محاصرے سے گھبرا کر ایکدن باہر شہر کے گئے وزیر محمد خان
بھی ہمراہ تھے جب مستان شاہ کے تکیے پر پہونچے مرہٹہ کی فوج خبردار ہوگئی راجہ بھاؤ دس ہزار
پیادے اور پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر مقابلے مین آیا باوصفیکہ ہمراہیان نواب بہت تھوڑے
آدمی تھے وزیر محمد خان نے دشمنون پر حملہ کیا اور تلوارون سے مار کر اونکو ہٹا دیا نواب بھی
زیر فصیل دروازہ اتوارہ گھوڑے پر سوار بہادرون کی بہادری دیکھتے تھے سید خیر اللہ حسینی
متوطن گلبرگہ دکن وزیر محمد خان کے اشارے سے قلعے کے برج پر چڑھگئے اور اپنے ہاتھ
سے اتنی توپین مارین کہ دشمن بدحواس ہوگئے اس اثنا مین شام ہوگئی میان وزیر محمد خان نے
اقبال خان چیلے کو حکم دیا کہ ویران گھرون مین آگ لگا دو کہ دشمنون کو پناہ نہ ملے اور نواب
و میان وزیر محمد خان شام سے صبح تک گھوڑے پر سوار اوس جا کھڑے رہے صبح کی نماز
پڑھکر شہر مین آئے چوتھی لڑائی محمد دین خان نے وزیر محمد خان سے آکر کہا ناگپور کی فوج
گنوری دروازے کیطرف سے فصیل کے نیچے آگئی ہی اور فصیل پر سیڑھیان لگا دی ہین
وزیر محمد خان مع اپنے ہمراہیون کے دوڑے اور فصیل کی جنگیون سے گولیان مار کر دشمنونکو
پست پا کیا یہ لڑائی ایک گھنٹے تک رہی آخر ناگپور کی فوج اپنی فرودگاہ کو پھر گئی پانچوین لڑائی
میر محمد عاقل مجذوب نے برج شجاع خان معروف باٹہ سوجی خان پر چڑھ کے پتھرون سے کہا
ہمنے تمھین خدا کو سونپا صبح تم کہان اور ہم کہان یہ خبر میان وزیر محمد خان کو پونہچی وہ برج
مذکور پر گئے اور تھالی مین رائی رکھی دانے ہلنے لگے معلوم ہوا برج کے نیچے سرنگ لگائی ہی
برج سے آدمیون کو علیحدہ کر دیا صبح کو جگوا بابو کی فوج کنارہ نہر چھوٹے خان پر جمی اور پلٹنین
متصل فصیل آگئین ادھر سے شتابہ سرنگ مین آگ لگا دی سارے پتھر برج کے دشمنون کے
سر پر برسے سیکڑون آدمی مر گئے فوج دشمن اپنی فرودگاہ کو پھر گئی امان سنگھ پٹیل پرگنہ رہلی

برا خواب دیکھا ہے بھوپالیون پر خدا کی مہربانی ہے اُسے نہ لڑنا چاہیے یہ کہکر نانا گیور کو چلا گیا
سیندھیہ کی فوج بھی سہارنگپور کیطرف کوچ کر گئی سات لڑائیان جو بڑے گھیرے کے زمانے
مین ہوئین وہ یہ ہین پہلی لڑائی جگوا بایو نے تسخیر بھوپال پر کمر باندھکر توپہای قلعہ شکن سے
گولے جانب شمال بھوپال اسقدر مارے کہ چند گز فصیل گر پڑی وزیر محمد خان اپنے رفیقون کے
ساتھہ جمعراتی دروازے کے باہر آئے دیکھا دو پلٹن محلہ وزیر گنج مین پہونچ گئی ہین اسجگہہ
دو ضرب توپ چھرہ بھری ہوئی مخفی رکھی تھین جسوقت دشمن کی فوج نزدیک آئی گولا اندازون نے
دونون توپین سر کین تین سو سپاہی غنیم کے لوٹ گئے وزیر محمد خان نے تیس آدمی مارے اور
ادھر فضل الٰہی محمد خان وزیر محمد خان کے ماموں مارے گئے اور سید احمد اور احمد علیخان
زخمی ہوئے غنیم کی فوج بھاگی مسلمانون نے خدا کا شکر کیا غلہ نہونے سے محصورون پر دن
کا فاقہ تھا تیسرے روز رتن سنگہ زمیندار ساتن باڑی دو سو بیل گیہون لایا وزیر محمد خان اس سے
خوش ہوئے اور بھاری خلعت اوسکو عنایت کیا دوسری لڑائی جگوا نے تمام فوج سے
پیر کے دروازے پر حملہ کیا وزیر محمد خان مع اپنے رفیقون کے قلعے کے باہر کھڈیرون مین
جا چھپے جب غنیم کی فوج نزدیک آئی بندوقون کی باڑھین مارین بہت آدمی غنیم کے مارے گئے
غنیم نے انکو گھیر لیا دیوان کشن رام نے اپنے ہمراہیون سمیت بیسا ہزارے کی کھڑکی سے
نکلکر اسقدر بندوقین اور بان مارے کہ دشمن متفرق ہوگئے وزیر محمد خان نے رہائی پائی جگوا
اپنے خیمے کو پھر گیا رام لال راجہ بھاؤ دان سنگہ وغیرہ افسران فوج مرہٹہ نے جگوا کو بہت
ملامت کی اور کہا تمنے اتنی فوج سے بھوپال نہ لیا کل دیکھو ہم کسطرح ایک ہلے مین لیلیتے ہین
صبح کے وقت اونہے سب سپاہ آراستہ کر کے ہلہ کیا اور بیس سیڑھیان گندے نالے کی
فصیل پر اور نو نے شیر بیگ کی بدررو کے پاس اور پانچ سیڑھیان جمعراتی دروازے کے
پاس اور نو سیڑھیان پیر کے دروازے کے پاس فصیل پر لگا کر فوج کے چڑھ جانے کا حکم دیا
وزیر محمد خان ناظر محمد خان سو سپاہیون سے مقابل ہوئے دستی گولے اور پتھر اور بان اور

دروازہ بدھوارہ پر دو سو نفر سید برہنہ کے ساتھ دو سو نفر ہمراہ ملایم خان دروازہ اتوارہ پر
دو سو نفر ہمراہ خواجہ بخش چیلہ دروازہ جمعراتی پر دو سو نفر ہمراہ نواب معز محمد خان بہادر دروازہ
پیر پر چار سو نفر ہمراہ کرم محمد خان دروازہ امامی پر دو سو نفر ہمراہ لالہ گلشن رامی کھڑکی بسیا...
پر پانسو نفر ہمراہ دل محمد خان قلعۂ فتح گڈھ مین دو سو نفر ہمراہ ظالم سنگہ بالا قلعہ مین سو نفر
ہمراہ سوچیخان دروازہ فتحگڈھ پر سو نفر ہمراہ میان وزیر محمد خان جو تمام شہر مین پھرتے تھے اور
ہر ایک شخص کی مدد کو پہونچتے تھے پانسو نفر وزیر محمد خان بہادر ہر روز چالیس ضرب غنیم کے
لشکر پر سر کرتے تھے اور وقت حملۂ دشمن زیادہ توپ چلاتے اور بندوق کو منع کیا تھا کیونکہ گولی
دشمن کے لشکر مین نہین پہونچتی تھی کشتی پر تالاب کی راہ سے غلہ آتا تھا اور روپیہ کا دو سیر
بکتا تھا دان سنگہ نے اتوارہ کی فصیل کیطرف اور صدیق علیخان نے گنوری کی فصیل کیطرف
حملہ کیا ناگپور کی فوج دروازہ توڑ کر شہر کے اندر گھس پڑی پٹھانون نے سر راہ کے کوٹھون
پر سے اتنے پتھر اور اینٹ مارے کہ اوسکے صدمے سے سپاہ ناگپور پریشان ہوکر پھر گئی
[illegible] اور وزیر محمد خان بہادر اتوارہ کے حملے کو منگل وارہ تک بھگا کر گنوری مین آکر دشمنون سے
لڑے اور اونکو بھگا دیا اور عورتون کی ہمت پر آفرین کی اوسوقت غلہ ایک روپیہ سیر نہین ملتا تھا
[illegible] کشتی پر غلہ آتا تھا اوسکو دشمنون نے پکڑ لیا نوبت یہان تک پہونچی کہ ہندوون نے
[illegible] کی چھال اور بیج اور مسلمانون نے چمڑے بھونکر کھائے ماہ فروری سنہ مذکور مین
[illegible] سنگہ نے بہت سے حملے کیے مگر فتح نہوئی پھر رام لال نے تین ہزار فوج لیکر وزیر گنج
[illegible] کیا سخت لڑائی ہوئی ہزار آدمی مارے گئے اور اوسوقت مین دو روپیہ سیر غلہ میسر
[illegible] ہوتا تھا اس سبب کل دو سو آدمی شہر مین رہگئے مرہٹہ کی فوج مین پانچ سیر کا غلہ بکتا تھا
[illegible] سنہ مذکور مین جگوا گیا اور اپریل مین ڈونگر سنگہ محافظ قلعۂ کہنہ نے صدیق علیخان سے
[illegible] آدمی غنیم کے قلعے کے اندر بلا لیے وزیر محمد خان نظر محمد خان نے بڑی بہادری
[illegible] سپاہی ہمراہ لیکر دشمن کو بھگا دیا اور ماہ مئی مین صدیق علیخان نے کہا کہ مینے

ان لڑائیون سے والی ناگپور و گوالیار دشمن وزیر محمد خان بہادر کے ہو گئے سنہ ۱۲۱۹ فصلی مین دونون راجون نے باہم متفق ہوکر بھوپال پر فوج کشی کی جگوا بابو سردار سیندھیہ اور صدیق علیخان سردار ناگپور نے چار مہینے تک بھوپال کو گھیرا پھر برسات مین فوج ناگپور کی ہوشنگ آباد کیطرف اور سیندھیہ کی فوج چندیری کیطرف کوچ کر گئی بعد برسات دسہرے کی صبح کو جگوا بابو اور رام لال اور کرشنا بھاؤ اور ردانسنگھ باون ہزار فوج لیکر اور صدیق علیخان تیس۳۰ ہزار فوج کے ساتھ بھوپال پر آئے چار طرف سے شہر کو گھیرا اور چھ مہینے تک گھیرے رہے اس گھیرے مین بھوپالیون کو بڑی تکلیف ہوئی رعیت شہر چھوڑ کر نکل گئی بہت لوگ فاقے سے مر گئے تھوڑے آدمی رہ گئے توپون کے گولون سے شہر تباہ ہو گیا دشمنون کے مورچے پاس آ لگے وزیر محمد خان بہادر نے نواب غوث محمد خان سے کہا اگر حکم ہو تو مین رائسین کے قلعے کو چلا جاؤن وہان بیٹھکر لڑائی کا سامان جمع کر کے دشمن سے لڑون نواب نے کہا ناگپور اور گوالیار کے ملک کو تمنے لوٹا اوس سے یہ بلا تم پر آئی خدا پر بھروسا کر کے یہین رہو جب تک جان بدن مین ہی لڑو میجر سر جان مالکم صاحب بہادر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ مہاراجہ دولت راو سیندھیہ اور رگھوجی بھونسلیا نے باہم مشورہ کر کے چاہا کہ بھوپال لیکر باہم آدھا آدھا بانٹ لین اس لیے ۱۸۱۳ء مین دونون نے حملہ کیا جگوا بابو کے ساتھ پچیس ہزار فوج تھی اور ردان سنگھ کے ساتھ بارہ پلٹن اور تیس ضرب توپ اور رام لال اور کرشنا بھاؤ کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج جملہ باون ہزار سپاہ تھی اور صدیق علیخان کے ساتھ تیس ہزار فوج جملہ بیاسی ہزار سپاہ نے بھوپال کا محاصرہ کیا بھوپال مین سب گیارہ ہزار فوج تھی نوکران ریاست چھ ہزار ہمراہیان نواب نامدار خان پنڈارہ تین ہزار ہمراہیان زمینداران رتن سنگھ وغیرہ دو ہزار پندرہ وزنک یہ فوج قلعے کے اندر سے لڑی سولھوین دن پنڈارے کی فوج نکل گئی پھر غلہ نہونے کی وجہ سے تین ہزار ایک سو سپاہ رہگئی اوسکو میان وزیر محمد خان بہادر نے یون مامور کیا تو نگر سنگھ کے ہمراہ قلعہ کہنہ مین ۱۰۰ سو نفر ہمراہ جی سنگھ دروازہ گنوری پر ۲۰۰ دو سو نفر ہمراہ باقر علی

نہین بنتا اور وزیر محمد خان مدبر بہادر عاقل لائق امارت ہین اسلیے نواب سے اونکا میل کرا دیا
اور خود گوالیار کو پھر گئے پھر تو وزیر محمد خان بہادر نے بھوپال کا انتظام اپنے طور پر بہت خوب
کیا نواب حیات محمد خان آرام سے اپنی محلسرا مین رہے سولھوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۲۳ ہجری
بدھ کے روز ہفتاد و سہ سال کی عمر مین باجل طبیعی مر گئے

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے

چوتھی ماہ شوال سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تیئیس ہجری کو نواب غوث محمد خان برای نام مسند نشین ہوئے وزیر محمد خان بہادر نے
کہ شجاع بے بدل تھے اوسوقت مین بہت آدمی اپنی وضع کے جمع کر کے گرد و پیش کی ریاستون سے نذرانہ لینا
چاہا جسوقت یہ ٹھاکر بڑی سنگہ کے پاس سواری مین تھے انکے گھوڑے کی دم کسی لڑائی مین کٹ گئی تھی
وہ گھوڑا دکھنی سبز رنگ خوبصورت بے عیب چالاک پنچھراج نام تھا وزیر محمد خان بہادر اوس
گھوڑے بے دم کو ایک دم جدا نہین کرتے تھے اسلیے نام انکا بانڈے گھوڑے والا مشہور
ہو گیا تھا پنڈارون مین اور گرد و پیش کی ریاستون مین اسقدر رعب اونکا پڑ گیا تھا کہ اگر کوئی
کہتا وہ بانڈے گھوڑے والا آیا لوگ بدحواس ہو کر بھاگ جاتے تھے چونکہ وزیر محمد خان بہادر
نے ناگپور اور گوالیار کے راجہ کے ملک مین بارہا دست اندازی کی تھی اسلیے صدیق علیخان
ناگپور سے اور تانتیا ناتھ گوالیار سے سنہ بارہ سو چوبیس ہجری مین فوج جرار لیکر بھوپال پر آئے
وزیر محمد خان بہادر قلعہ گنور مین جا بیٹھے صدیق علیخان نے نواب غوث محمد خان سے کہا
وزیر محمد خان نے اپنے بزرگون کا طریقہ چھوڑ دیا اور راجہ رگھوجی اور سیندھیہ بہادر کی رعایا
کو بہت تکلیف دی ہم تنبیہ دینے کے لیے آئے ہین اگر باہر نکلینگے تو پکڑ کر لیجاوینگے ورنہ اونکے
عیال و اطفال کو ہمین دے دو نواب نے بخیال برادری وزیر محمد خان بہادر کی عورتون کو اپنے
محل مین بلا لیا اور کہلا بھیجا کہ وزیر محمد خان اگر تمکو ملین تو لیجاؤ عورتین اور لڑکے اونکے بیگناہ
ہین اونسے تمکو کچھ سروکار نہین صدیق علیخان نے جب دیکھا کہ نواب بھوپال حمایت اونکی
کرتے ہین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑے لڑکے کو ہمارے ساتھ کر دو تاکہ یہہ فساد رفع ہو جاوے

اندر سے لڑے اور مع اپنے ہمراہیون کے کشتیون پر نربدا پار ہو کر گنور کے جنگل مین پناہ گیر
ہوئے ناگپور کی فوج نے ہوشنگ آباد کا قلعہ لے لیا یہ قلعہ لب دریاے نربدا کی پتھر اور
چونے سے بہت مضبوط بنا ہوا تھا سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو ہجری مین انگریزون نے
اوسکو توڑ ڈالا اب ایک دیوار جانب دریا باقی ہی نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر
کو جنگجو پا کر چاہا کہ تنبیہ کرین لیکن نکر سکے کیونکہ دوسرا کوئی شخص قابل انتظام اور انتقام لینے کے
لائق نہ تھا اور جسطرح میان وزیر محمد خان بہادر کی فطرت وجبلت مین شجاعت و مردانگی تھی
ویسی ہی نواب حیات محمد خان کی طینت وخلقت مین تن آسانی اور ہر امر مین سہل انگاری تھی
اس سبب سے اونھون نے انکی ہمت وجرات سے اندیشہ مند ہو کر بصلاح نواب غوث محمد خان
بیٹے اپنے کے کار نیابت اکبر خان کو دیا انسے کچھ انتظام نہو سکا اوسپر وزیر محمد خان بہادر اور
غوث محمد خان سے کئی بار لڑائی ہوئی چوتھی لڑائی جو موضع بشن کھیڑہ پرگنہ تال مین ہوئی
اوسمین مرزا اسد بیگ وغیرہ عمدہ ملازم نواب حیات محمد خان کے مارے گئے غوث محمد خان نے
محمد شاہ خان کو سرونج سے اور کریم خان پنڈارے کو شجاع علپور سے اپنی مدد کو بلایا دونون
بھوپال آئے وزیر محمد خان بہادر قلعہ اسلام نگر سے چلکر قریب بھوپال میدان باغ نوبہار مین
لڑے اوسدن پانی برسا ہر شخص اپنی فرودگاہ کو پھر گیا پھر محمد شاہ خان اور کریم خان کے
آپسمین نا اتفاقی ہوئی ادھر محمد شاہ خان اکبر خان کو اپنے ساتھ لیکر سرونج کو چلے گئے اودھر
کریم خان نے بھی کوچ کیا نواب غوث محمد خان دولت راو سیندھیہ کے پاس طالب مدد گئے
تا کہ وزیر محمد خان بہادر کو بھوپال سے نکالدین سیندھیہ نے اسلام نگر کے قلعے کو لیکر حکیم اسد علی
کو واسطے بندوبست بھوپال کے بھیجا فضل علی برادر حکیم مذکور پہلے نواب حیات محمد خان کے
یہان نوکر تھا اور کسی سبب سے اوسکو شہر بدر کیا تھا حکیم اسد علی کے دل مین وہ بغض بھرا ہوا تھا
حکیم ... کے آنے سے وزیر محمد خان بہادر تاڑ گئے لیکن مماتی اور خاطر داری اونکی اچھی طرح
بحکیم مذکور ... کہ نواب حیات محمد خان اور غوث محمد خان سے کچھ انتظام ریاست کا

وزیر محمد خان صاحب بہادر مختار ریاست کیا انکی مہر کا یہ سجع تھا خدا ہست سلطان محمد وزیر جب وزیر محمد خان
مختار ریاست ہوئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان رنجیدہ ہوکر آشٹا پانی کو چلے گئے وزیر محمد خان
نے ولایت محمد خان کو رائسین پر بھیجکر محاصرہ قلعہ کیا یہہ قلعہ بلندی کوہ پر ہی توپ کا گولہ وہان تک
نہین پہونچتا ہی اسلیے راستے روک کر رسد قلعہ کی بند کر دی پھر وزیر محمد خان بھی وہان پہونچے
بھان بل قلعہ سے باہر آکر کچھہ لڑا پھر قلعے مین جا بیٹھا تمام رعیت رائسین کی قلعے کے اندر
تھی جب غلہ ہو چکا قلعہ دار نے رعیت کو باہر نکال دیا بھوپال کی فوج مین ولایتی بہت تھے
اونھون نے رعایا کو لوٹ لیا اور عورتون سے ساتھہ جو چاہا سو کیا بھان بل نے محاصرے سے
تنگ ہوکر قائم خان گل خان سلطان خان سکنہ سرونج کی زبانی وزیر محمد خان بہادر کو پیغام
صلح بھیجا اور تیس ہزار روپیہ لیکر قلعہ خالی کر دینے کا اقرار کیا وزیر محمد خان نے روپیہ نقد
بھیجدیا اوسنے توپین برجون پر سے نیچے گرا دین باروت پانی مین ڈال دی قلعہ خالی کرکے
سرونج چلا گیا یہہ واقعہ سنہ بارہ سو بارہ ہجری مین ہوا مصرع شد فتح رائسین ز امداد ایزدی
اسکی تاریخ ہی پھر وزیر محمد خان نے آشٹا پانی پر لشکر کشی کی اور سرفراز محمد خان عرف کولیخان کو
پکڑ کر قلعہ رائسین مین قید کر دیا لیکن نواب حیات محمد خان نے بعد عفو تقصیر قید سے رہا کرکے
جاگیر بحال کر دی پھر وزیر محمد خان بہادر نے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار کو بلاکر ہوشنگ آباد
لے لیا والی ناگپور نے یہ خبر سنکر نور خان سفید پوش اور پانڈو رنگ اور سدو پنڈت کو بڑی
فوج کے ساتھہ ہوشنگ آباد بھیجا جب یہ فوج آئی صبح سے دو گھنٹے تک لڑائی ہوئی فوج
بھوپال قریب پانچ ہزار کے تھی اور فوج ناگپور قریب چالیس ہزار کے عین معرکہ مین وزیر محمد خان
بہادر نے پھر کر جو دیکھا سوائے علی صاحب کمی کے اپنے ساتھہ کسیکو نہ پایا ناچار قلعہ کی
جانب گھوڑا پھیرا دشمنون نے تنہا پاکر پیچھا کیا انکا گھوڑا اٹر اچالاک تھا قلعے کا خندق بارہ گز
چوڑا پھاند گیا اور یہ شہسوار اوس سے جمے رہے فوج ناگپور گھوڑے اور سوار کا تماشا دیکھکر حیران
ہوئی اور خندق کے کنارے پر ٹھٹک کر قلعے کو گھیر لیا وزیر محمد خان چار پانچ روز تک قلعے

اس اثنا مین نواب حیات محمد خان نے کولیخان کو آنبا پانی سے بوعدۂ نیابت اپنی مدد کو بلایا
کولیخان آنبا پانی سے چلے اور وزیر محمد خان باڑی سے محل پور مین دونون سے ملاقات ہوئی
برابر بھوپال مین داخل ہوئے وزیر محمد خان پکے پل پر اوترے کولیخان موضع چھوا پر ٹھہرے مرید محمد خان نے
یہ خبر سنکر بالاراؤ انگلیہ صوبہ سرونج علاقہ گوالیار کو اپنی مدد کے لیے بلایا صوبہ بیس ہزار فوج لیکر
عیدگاہ کے میدان مین اوترا اور پیغام بھیجا کہ پہلے کوئی قلعہ ریاست بھوپال سے مجکو دو
پھر مین تمھاری مدد کرونگا مرید محمد خان نے قلعۂ اسلام نگر دیا اور نواب امیر خان والی ٹونک کو
جو اوس زمانے مین ایک سپاہی نوکر ریاست بھوپال کے تھے قلعۂ فتح گڈھ اور نگہبانی نواب
غوث محمد خان پر مامور کر کے خود بالاراؤ کے ساتھ اسلام نگر کو گیا قادر محمد خان قلعہ دار نے
بحکم موتی بیگم خواہر نواب حیات محمد خان مقابلہ کیا اور توپون سے گولون کا مینہہ برسا دیا
مرید محمد خان بھاگ کر صوبہ کو رایسین لیگیا اور قلعہ رایسین کا اوسکو دیدیا صوبہ نے اپنی طرف سے
مسمی بجان بل کو قلعہ دار مقرر کر کے خود رستہ سرونج کا لیا اور بعد ایک مہینے کے تیس
چالیس ہزار فوج اور توپخانہ لیکر بھوپال آیا اور گوبند پورہ کے میدان مین ٹھہرا دوسرے دن
نواب غوث محمد خان مع وزیر محمد خان شہر کے باہر جہان اب عیش باغ اور فرحت افزا اور دلکشا
بنا ہوا ہے صف آرا ہوئے آواز توپ و تفنگ سے زلزلہ پڑگیا باروت کے دہوئین سے آفتاب
چھپ گیا پھر تلوار چلی کشتون کے خون سے زمین لالہ زار ہو گئی صوبہ کی شکست ہوئی مرید محمد خان
مع صوبہ سرونج کو بھاگ گئے اور نواب امیر خان نوکری چھوڑ کر جسونت راؤ ہولکر کے پاس چلے گئے
بعد چندے قسمت کی یاوری سے خود نواب ہو گئے بالاراؤ نے مرید محمد خان کو قید کر کے روپیہ
مانگا اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہین اور تشدد قید سے الماس کھا کر مر گیا بالاراؤ نے جانا
کہ اوسنے مکر کیا ہے دو دن تک دفن ہونے نہ دیا جب نعش سڑ گئی دفن کرنے کا حکم دیا بھوپالی
مرید محمد خان کو برائی سے یاد کرتے ہین اور جب کوئی سرونج کو جاتا ہے اوسکی قبر پر عوض فاتحہ
[illegible] تا ہے اسکے بعد نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو خطاب وزیر الدولہ دیکر

اور سختی شروع کی اسپر بھی فیصلہ فوج کا نہوا ریاست قرضدار ہوگئی گیارھوین رجب سنہ مذکور روز شنبہ وقت عصر مرید محمد خان عصمت بیگم کے پاس گیا اور کہا چچی صاحبہ خرچ بہت ہی اور آمدنی تھوڑی اگر فوج کم کرتا ہون تو دشمنون کے ہاتھ سے جان بچانا دشوار ہوتا ہی نقد روپیہ چاہیے آپ چند لاکھ روپیہ اگر مجکو دین تو سپاہ کو تقسیم کرون بیگمصاحبہ نے کہا تم دیوان ریاست ہو کچھ تدبیر کرو اور فوج کی تنخواہ دو میرے پاس روپیہ کہان ہی جو تمکو دون یہ گفتگو پردے سے ہوتی تھی نامبردہ نے شجاعت خان کرم خان عمر خان اپنے رفیقون کو اشارہ کیا وہ لپک کر پردے کے اندر گھسے اور بیگم کو مع گلاب خواجہ سرا اور محمد علی بوہرہ وغیرہ کے مارڈالا اور مرید محمد خان نے نقد وجنس محل کو لوٹ کر راحت گڈھ بھیجدیا اور اپنی بدنامی دور کرنے کو نام نواب غوث محمد خان کا لیا کہ اونکے کہنے سے مینے یہ کام کیا ہی پھر باغی ہوکر قلعۂ فتح گڈھ مین جا بیٹھا اور رعایا کو خوب ستایا لوگ اوسکے ہاتھ سے سر برہنہ آدھی رات کو بد دعا کیا کرتے اور زوال اوسکا چاہتے تھے ایکدن قلعۂ فتح گڈھ سے کشتی پر سوار ہوکر براہ تالاب قلعۂ کہنہ مین آیا اور نواب فیض محمد خان کے مقبرے مین جاکر ایک غریب آدمی کی لڑکی سے نکاح کیا اور مقبرے مین سویا وہان ایک خواب ہولناک دیکھکر اوٹھا اور منکوحہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتی مین بیٹھکر فتحگڈھ مین آیا کہتے ہین جسوقت بارادہ زفاف اوس عورت کے پاس جاتا دیوانون کیطرح گھبراکر باہر آتا اور کہتا میرے تمام بدن مین آگ لگی ہی جب تک جاگتا ہون تب تک خیر ہی جسوقت سوتا ہون شکلین مہیب ناک شیر اور سانپ اور جن اور بھوت وغیرہ کی دیکھتا ہون کہ میرے مارنے کا ارادہ کرتی ہین اور ہمیشہ غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے مارنے کی فکر مین تھا مگر مار نسکتا تھا وزیر محمد خان تھوڑے آدمیون کے ساتھ پنڈارون کے دور کرنے کو بھوپال سے باہر گئے تھے مرید محمد خان نے رحیم خان عامل باڑی کو خط لکھا کہ جب وزیر محمد خان وہان آوین اونکو مارڈالنا وہ خط وزیر محمد خان کے ہاتھ لگ گیا وزیر محمد خان نے غفلت مین رحیم خان پر حملہ کیا وہ بھاگ گیا وزیر محمد خان نے توپخانہ اور مال اوسکا چھین لیا اور قلعۂ گنوروچوکی گڈھ کو بھی لے لیا

سنجاب بیٹے کے کہوا اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم اس ریاست کے نگہبان ہوگے پھر بعد چند ماہ
کے راجہ ہمت رام کو دیوانی سے معزول کر کے وزیر محمد خان کو دیوان کرنا چاہا لیکن نواب
غوث محمد خان فرزند نواب نے منع کیا اور عصمت بیگم زوجۂ نواب نے کہا اس شخص کو اختیار
ندو جو ظلم اسکے بزرگون پر ہوئے ہین یہ اسکا عوض لیگا نواب چپ ہو رہے اور بمشورۂ حکیم
سیف الدین راحت گڈھ سے مرید محمد خان پسر سلطان محمد خان کو بلایا مرید محمد خان ہزار آدمی
لیکر روز شنبہ بارھوین ذی القعدہ سنہ ۱۲۱۰ ہجری کو بھوپال آیا اور شہر کے باہر اپنے باپ کے
باغ مین اوترا اور تمام دن غمگین رہا اپنے بزرگون کو یاد کرتا اور ہر ایک درخت سے لپٹ کر
روتا تھا اسکی وضع ساہوکارون کی سی تھی دوسرے دن نواب سے ملاقات کی خوشامد کی
باتین کر کے اونکو ایسا راضی کیا کہ غوث محمد خان سے زیادہ اونکے دل مین اوسکی جگہہ
ہوگئی پھر عصمت بی بی کے سلام کو محل کے اندر گیا اور تسلیمات بجالا کر دو زانو سرنگون بیٹھکر
بہت ادب سے ایسی فریب آمیز باتین کین کہ بیگم صاحبہ کا دل خوش ہوگیا اور سب سپاہ اور
ارکان دولت اور رعیت کے ساتھ کمال اخلاق سے ملا لوگ اوس سے بہت راضی ہوئے
دور اندیش بٹھانون نے کہا اس شخص کا آنا اس شہر مین بہت برا ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے
نواب صاحب نے بمشورۂ حکیم سیف الدین و گھاسی میان عہدۂ نیابت اوسکے لیے تجویز کیا
مرید محمد خان نے کہا اول غلبہ و دخل مرہٹون کا بھوپال سے دور ہو جاوے پھر مجکو نائب
کیجیے نواب صاحب نے بصرف زر کثیر ایسا ہی کیا پھر اوسکو یازدہم جمادی الاولی ۱۲۱۱ یکہزار و دو صد
و یازدہ ہجری کو خلعت نیابت دیا مرید محمد خان نے غریبونکو انعام دیا اور اہلکارون کو خلعتین
دیکر راضی کیا بعد ایک مہینے کے مزاج اوسکا بدل گیا ہیرا رام کی بی بی کو ستایا راجہ ہمت رام اور
اوسکے بھانجے منشی خیالی رام کو بوجہ ڈیڑھ مہینے قید رکھکر دس ہزار روپیہ جرمانہ لیکر چھوڑ دیا
جو غلبہ پنڈارونکا بہت تھا فوج مین کمی نکر سکا لیکن ماہوار دینے مین دیر کی چند ماہ فوج کی
تنخواہ چڑھ گئی سپاہ نے بلوا کیا مرید محمد خان نے بزور ہر ایک گھر سے بقدر مقدور روپیہ لیا

قلعہ کی کھڑکی سے ناگ پور کو چلدیے اور رگھوجی بھونسلیا راجہ ناگپور کے یہان نوکر ہوئے اور
راجہ کو ہوشنگ آباد لے لینے پر آمادہ کیا اوسنے سکھارام باپو اور پانڈورنگ پنڈت اور نور خان
سفیدپوش کے ہمراہ چالیس ہزار فوج ہوشنگ آباد پر بھیجی فوج ناگپور نے قلعہ کا محاصرہ کیا شیخ مقیم
قلعدار محصور ہو کر لڑنے لگا اور دو ہزار فوج جو اوسکے پاس تھی اوسکو کم پا کر مدد طلب کی نواب صاحب
نے بخشی خیراتی لال اور محراب خان کے ساتھ دس ہزار فوج بھیجی چند روز تک لڑائی رہی پھر مولوی
محمد خان کابلی سو ولایتی ہمراہ لیکر قلعے سے باہر نکلے اور ناگپور کی فوج مین گھسکر دشمنون کو تیغ
کرنے لگے اونکے حملے سے ناگپور کی فوج تہ و بالا ہو گئی اور چند سردار مارے گئے اور ہمراہی بھی کام آئے
مولوی صاحب قلعے کو پھرے فصیل سے کسی شخص نے بندوق چلائی گولی اوسکی انکی پیشانی پر لگی
شہید ہوئے غنیم کی فوج نے قلعے کو گھیر لیا فوج بھوپال کی قلعہ چھوڑ کر نربدا پار ہو کر بھوپال کو
واپس آئی ناگپوریون نے قلعہ لے لیا یہ واقعہ شروع ۱۲۱۰ ہجری مین ہوا پھر ہمت رام متصدی
نے راجگی کا خطاب پایا اور دیوان ریاست ہوا اور زوجہ دیوان چھوٹے خان بعد شہر بدر ہونے
اپنے بیٹے کے بھوپال سے سرونج کو چلی گئی نواب امیر خان والی ٹونک نے اوسکا کچھہ درماہہ کر دیا
اور امیر محمد خان بیٹا اوسکا نواب غفور خان رئیس جاؤرہ کے پاس نوکر ہو گیا جب ریاست بھوپال
یہ حال ہوا تب ایک دن ایک شخص چند سوارون کے ساتھہ شہر پناہ کے دروازے پر آیا
دربانون نے اوسکو روکا اور اندر جانے نہ دیا اوسنے کہا کہ مین وزیر محمد خان بیٹا شریف محمد خان
کا ہون میرے آنے کی خبر نواب صاحب سے کرو دربانون نے کہلا بھیجا نواب صاحب نے
طلب فرمایا وزیر محمد خان بہادر نواب صاحب کے پاس آئے نواب شفقت سے ملے اور پوچھا
بھوپال سے جا کر تمنے کسطرح زندگی بسر کی وزیر محمد خان نے کہا دیوان چھوٹے خان کے
ظلم سے ہم نکلے اور مدت تک سردار ہٹی سنگھ راجپوت اور متواری کے پاس رہے قزاقی کیا کیے
پھر حیدرآباد دکن کو گئے وہان سپاہ مین نوکر ہو گئے اب اس ملک مین بارادہ جانثاری
آیا ہون بھوپال کی ویرانی کا حال سنکر بہت افسوس ہے نواب نے انکو گلے لگایا اور کہا تم

پیش قبض نکالکر نواب پر حملہ کیا پرسرام چوبدار پردے کی اوٹ مین کھڑا سنتا تھا پردے
کے اندر گھس کر چاندی کا عصا نجابت محمد خان کے سر پر مارا محل کی عورتون نے شور و غل مچایا
علی خان ذوالفقار خان شیخ مقیم حاجی میان ناجی میان مصاحبان نواب صاحب بے تحاشا
دوڑکر محل مین گھس پڑے اور نجابت محمد خان وغیرہ کو جان سے مارا کولی خان یہ خبر سنکر
دروازۂ قلعہ سے آنا پانی اپنی جاگیر کو چلدیے راجہ بھولاناتھ جو عید کے سلام کو دربار مین آیا تھا
وہ بھی اس معرکے مین مارا گیا چھوٹے خان نے دیکھا کہ بچنا میر اپٹھانون کے ہاتھ سے دشوار ہے
اونے بہت پٹھانون کو مارا اور شہر سے نکالا اور بعض کو عہد و پیمان لیکر چھوڑ دیا اور بھوپال کے
آس پاس چوکیان مقرر کین اگرچہ اس انتظام سے فساد کلی رفع نہوا لیکن پہلے کی نسبت کچھہ
بندوبست ہوا پھر چھوٹے خان نے سمت مشرق شہر بھوپال کے ندی بان گنگا کا ایک سنگین
بند بنایا کہ بپکا پل مشہور ہے میر عابد و عبد النبی اس تعمیر کے داروغہ تھے شہر کے گرد خندق کھودا
مگر بسبب انتقال اوسکے خندق کا کام ناتمام رہگیا اور قلعہ فتح گڈھ کی تعمیر اور مرمت کی اور
اپنی بود و باش کے لیے اوسمین محل بنایا اسی اثنا مین ممولا بی بی کا انتقال ہوا دو مسجدین
مستحکم و کلان اوسکی تعمیر سے اب تک موجود ہین چھوٹے خان میانہ قد تھا موٹا نہ دبلا
بات چیت بہت عاجزی کے ساتھہ کرتا تھا وضع اوسکی ہندوؤن کی سی تھی بست و ششم
ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۰۹ ہجری روز شنبہ آخر شب چالیس برس کی عمر مین مرگیا قلعہ فتح گڈہ
مین مدفون ہوا امیر محمد خان اوسکا بیٹا نواب خان داراب خان محمود خان داود خان امام خان
وزیر خان میر اسمعیل میر اسد اللہ میر حاتم وغیرہ کی حمایت سے دیوان ریاست ہوا اونھون نے
اوسکو اپنا فرمانبردار کرکے رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا نواب حیات محمد خان نے اوسکو مع
مصاحبون کے موقوف کردیا اور حکم دیا کہ بھوپال سے چلے جاؤ۔ اونھون نے باغی ہوکر قلعۂ
فتح گڈہ مین بیٹھکر لڑنا شروع کیا اور توپون کے گولون سے بہت مکان شہر کے گرا دیے جب
ادہر سے مقابلہ متوجہ ہوا تو عاجز ہوکر چھہ لاکھہ روپیہ کا مال تخمیناً شہر سے لوٹ کر آدھی رات کو

سیہور مین آئے پھر وہان سے بھوپال کو کوچ کیا چھوٹے خان دیوان نے حسین محمد خان میرزائی اور الفو خان کمال زئی کو بھوپال سے فوج نے کر مقابلے کو بھیجا موضع پنڈا پر جو بھوپال سے پانچ کوس بر سمت مغرب ہے سولھوین جمادی الاولی سنہ یکہزار و دو صد و یک ہجری روز یکشنبہ مقابلہ ہوا پنڈارہ کے سوار اور رشتہ کی فوج بھاگ گئی اور ادھر سے آواز توپ اور بندوق اور بان بلند ہوئی فوج شریف محمد خان نے بھی کوتاہی کی یہ اکیلے مع بھائی بندون کے میدان مین رہگئے بڑی جرأت کے ساتھ تلوارین کھینچکر گھوڑون کی باگین اوٹھادین اور فوج بھوپال مین بل ڈالدی اور نامی سواران بھوپال کو مارا لیکن بھوپالی بہت تھے اس سبب سے سوائے کامل محمد خان کے کہ وہ گھوڑا دوڑا کر نکل گئے شریف محمد خان اور سب اونکے بھائی مارے گئے سر ہائے کشتگان کو بھوپال مین لائے نواب صاحب نے اس واقعہ سے بہت غم کیا اور سرون کے دفن کرنے کا حکم دیا بعد اسکے چھوٹے خان بید غدغہ ہوگیا اوسکے مزاج مین غرور آگیا پٹھانون کو اوسنے خوب دبایا برادران نواب دل مین بہت رنجیدہ ہوئے اور چاہا کسی حیلے سے نواب کو مار کر ملک تقسیم کرلین یا کسیکو اپنی پسند سے رئیس کرین چنانچہ عید الفطر کے دن جسوقت نواب حیات محمد خان عیدگاہ سے پھرے اور حسب دستور واسطے سلام ممولا بی بی کے پرانے قلعے مین گئے نجابت محمد خان پسر حسین محمد خان کہ مرد جسیم زور آور تند مزاج تھا ایک گروہ پٹھانون کا لیکر پرانے قلعے مین آیا اور کولی خان کو تھوڑے سپاہیون کے ساتھ قلعے کے دروازے پر بٹھایا اور زکریا خان اور میان خان کو اپنے ساتھ لیکر محل کے اندر گیا اور بعد اوسکے تسلیم و نذر عید نواب کے نزدیک بیٹھا ادھر اودھر کی باتین ہونے لگین اثناے کلام مین کہا غلام کو آپ نے پٹھانون پر حاکم بنایا ہے اوسکو موقوف کر دیا اجازت دو کہ اوسکو ہم مار ڈالین اور اوسکے شر کو اپنے سر سے دور کرین نواب نے کہا وہ میرا غلام زر خرید نہین ہے اوسکو مینے بیٹون کیطرح پالا ہے نیک بختی اور عقلمندی کے سبب سے اوسکو دیوان ریاست کیا ہے ابھی تک اوس سے کوئی نمک حرامی نہین ہوئی کہ اوسکو سزا دون تمسے اگر کوئی گستاخی کی ہو تو کہو مین تدارک کرون نجابت محمد خان نے اپنے

جب چھوٹے خان کے سامنے آئے ہر ایک کو ایک ایک پگڑی اور کچھہ روپیہ دیکر چھوڑ دیا اور کہا
کہ اگر پھر ہمارے ملک مین آؤ گے تو پھر تمھاری مہمانی کرینگے سب کو اس بات سے تعجب ہوا
چھوٹے خان نے کہا یہہ لوگ بدلا لینے اور سزا دینے کے قابل نہین ہین مرہٹون کی
حمایت سے دلیری کرتے ہین اور مرہٹے آج زبردست ہین اونکا تدارک کچھہ ہمسے نہین
ہوسکتا اس سبب سے ہمنے انکو اپنا احسانمند کیا تو پھر اس طرف رخ نکرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
کر دیوان چھوٹے خان کی زندگی مین پھر پنڈارون نے ملک بھوپال سے مزاحمت کی بہو بیگم
چھوٹے خان کی دیوانی سے ناخوش تھین شریف محمد خان پسر فاضل محمد خان نبیرۂ دوست محمد خان
سے بیگم نے کہا کہ نواب حیات محمد خان نے اپنے غلام کو مالک کر دیا ہی اور سب عزیز اقارب
کو اوسکا تابع بنایا ہی تمکو غیرت نہین آتی کہ اوسکے آگے سر جھکاتے ہو اگر مین مرد ہوتی تو اس
غلام سے سمجھہ لیتی شریف محمد خان نے کہا ہم کیا کرین نواب صاحب مالک ہین جسکو چاہین
سرفراز کرین بیگم نے کہا کہ میرے پاس روپیہ بہت ہی اگر تمکو حوصلہ ہو تو کچھہ کرو شریف محمد خان
اونکی باتون مین آگئے اور پوشیدہ اپنے بھائیون کو متفق کرکے فوج جمع کی جب روپیہ
دینے کا وقت آیا بیگم نے ایک پیسا ندیا شریف محمد خان ناخوش ہوکر سیہور چلے گئے اور
بطور خود فوج کو آراستہ کیا اور قصبۂ آشٹہ مین جو مرہٹون کے قبضے مین تھا بخانۂ
میر عبد الرسول و میر عبد الباقی اپنے اہل و عیال اور روز یر محمد خان کو چھوڑ کر قلعۂ گنور کے
لینے کا قصد کیا اور گولیخان قلعدار کو ملاکر فوج بھیجی نواب حیات محمد خان نے یہ خبر پاکر
سید کاظم علی کو کچھہ سوار اور پیادے دیکر واسطے حفاظت گنور کے روانہ کیا قلعہ کے نیچے
دونون گروہ سے سخت لڑائی ہوئی شریف محمد خان کی فوج بھاگی میر کاظم علی مارے گئے
نواب صاحب نے اور فوج مع افسر گنور کو بھیجی اور گولی خان کو بلا کر قید کیا شریف محمد خان
سات سو آدمی اور سپاہ عامل آشٹہ اور سوار پنڈارہ ہمراہ لیکر مع برادران خود ممتاز محمد خان
...ل محمد خان مشرف محمد خان عاشق محمد خان حافظ محمد خان مرحمت محمد خان آشٹہ سے

دوستانہ پیش آئے اور بہت مدارات کی اس سبب سے ریاست بھوپال کی دوستی صاحبان انگریز بہادر مین یادگار ہوگئی تاریخ مذکور مین لکھا ہی کہ ہرچند اہل بھوپال نے جنگ و فساد کرنا چاہا لیکن نواب بھوپال نے ہمارے ساتھہ دوستی و محبت کی اوسپر مرہٹون نے بہت علاقہ بھوپال کا ویران کر دیا کرنیل گڈرڈ صاحب بہادر کا گذر بھوپال پر دوسری ستمبر ۱۷۷۸ع مطابق ہشتم رمضان ۱۱۹۲ ہجری کو ہوا تھا وہ بہت شکر گزار اخلاق نواب بھوپال کے ہوئے اور یہ لکھکر دے گئے کہ فیمابین سرکار کمپنی اور تمھارے دوستی رہنے کی اور جب تم پر یا تمھاری اولاد پر کوئی وقت پڑیگا مدد کیجاوے گی اوسوقت مین حاصل ملک بھوپال کا بیس لاکھہ روپیہ تھا اوسمین سے پانچ لاکھہ روپیہ واسطے جیب خاص رئیس کے مقرر تھا کہ نائب ریاست کو اوسمین کچھہ دخل نہ تھا باقی سپاہ اور ملازمان ریاست مین باختیار نائب صرف ہوتا تھا یہ نواب مرد گوشہ نشین باایمان تھے ریاست کے کامون مین دخل کم دیتے تھے بیگمات بہو بیٹیاں حاکمانہ امور ریاست مین دخیل تھین اور اونکے ظلم سے خلق اللہ شاکی تھی نواب کے چار غلام تھے ایک فولاد خان کسی گونڈ کا لڑکا دوسرا جمشید خان کسی اہیر کا لڑکا تیسرا اسلام خان چوتھا چھوٹے خان یہہ دونون کسی برہمن کے لڑکے تھے اور چارون مسلمان ہوگئے تھے پہلے فولاد خان باتفاق لالہ بھولا ناتھہ و درجن سنگہ دیوانی کا کام کرنے لگا اخوان ریاست نے اوسکو مار ڈالا پھر چھوٹے خان بمشورۂ ممولا بی بی پندرھوین ماہ ذی القعدہ ۱۱۹۴ ھ یکہزار و یکصد و نود و چار ہجری روز پنجشنبہ دیوان ریاست ہوا یہہ بی بی ماجی صاحبہ مشہور ہین ہرچند حاکم نہ تھین بوجہ بزرگی سب ارکان دولت اور خود رئیس اونکا کہنا مانتے تھے ہشتاد سالگی عمر مین انکا انتقال ہوا یہہ بی بی بڑی سخی اور منصف مزاج تھی چھوٹے خان سیاق و سیاق مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا اوسکو قرب و جوار کے سردارون سے جیسے سیندھیہ اور ہولکر مین راہ و رسم تھی ایک بار ہیرا بھاؤ مرہٹہ نے باتفاق پنڈارہ پرگنات بھوپال کو لوٹا اور جلا دیا چھوٹے خان نے فوج کشی کی ہیرا بھاؤ بھاگ گیا اور چار سو پنڈارے اسیر ہوئے

رکھتا ہی اوسپر سپاہیون کے اتفاق سے کیسری سنگھ اور منا لال کو مار ڈالا اونکی عورتون نے
اس صدمے سے باروت گھر مین بیٹھا کر آگ لگا دی مکان باروت سے اوڑ گیا عورتون کی
نعش کا پتا نہ لگا نواب کو بہت افسوس ہوا یسین محمد خان دیوان ریاست ہوئے نواب نے
بعارضۂ استسقا گیارھوین ماہ ذی القعدہ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سنہ یکہزار و یکصد و نود
و یک ہجری مین انتقال کیا قلعۂ کہنہ مین مدفون ہوئے ایک بڑا گنبد اونکی قبر پر بنا ہی

فصل چوتھی حال نواب حیات محمد خان وغیرہ مین

جب نواب فیض محمد خان لاولد مر گئے تو اونکے چھوٹے بھائی نواب حیات محمد خان غرہ محرم سنہ یکہزار و یکصد
و نود و دو ہجری روز چہارشنبہ بمشورۂ ممولا بی بی وغیرہ ارکان ریاست کے مسند نشین ہوئے خدیو کشور بھوپال مادۂ
تاریخ ہی اور ایک پرانے کاغذ مین جو دفتر ریاست سے ملا یون لکھا تھا کہ بعد انتقال نواب فیض محمد خان صالحہ بی بی
عرف بہو بیگم زوجۂ نواب مرحوم کہتی تھین کہ مختار ریاست مین رہون اور دربار کا سلام
حسب قاعدہ نواب صاحب کی قبر پر ہوا کرے ادھر نواب حیات محمد خان مدعی ریاست
تھے اودھر شریف محمد خان آمادۂ فساد ہوئے دیوان یسین محمد خان جو پندرہ دن بعد
انتقال نواب فیض محمد خان سے مر گئے تھے اونکے بیٹے بجائے خود فساد پر کمر بستہ تھے
ہمراہ بہو بیگم صاحبہ ایک فوج مسلح جدا طیار تھی اور اہلکارون کا سلام صبح و شام بقاعدۂ دربار
نواب فیض محمد خان بہادر کی قبر پر ہوتا تھا ماجی ممولا نے یہ حال دیکھکر بہو بیگم صاحبہ کو کہا کہ
ریاست بے مرد کے نہین ہوتی برادران نواب مرحوم سے جو تمھارے پسند آوے اوسکو
مسند ریاست پر بٹھا دو آخر کار بعد فہمایش بسیار یہ ٹھہرا کہ نواب حیات محمد خان حسب مرضی
بہو بیگم صاحبہ بطریق نیابت کام ریاست کا کیا کرین چنانچہ اونھون نے خلعت نیابت پہنی
اور تین چار مہینے کے بعد دیوان چھوٹے خان کو خلعت دیوانی دیکر خود نواب ہو گئے
تاریخ میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین ہی کہ اوسوقت مین کرنیل گدرڈ صاحب بہادر
با سپاہ انگریزی وارد سواد بھوپال ہوئے نواب حیات محمد خان صاحب بہادر ممدوح سے

طاقت مقابلہ نہ پاکر بصلاح باجی مولا بھیلسہ شجاع علی پور اشٹہ سیہور اچھاور دوراہہ دیبی پورہ وغیرہ پرگنات پیشوا کو دیدیے اور غنیم زبردست سے نجات پائی پھر ۱۱۷۶ گیارہ سو چھہتر ہجری مین جسوقت سداشیو راؤ عرف بھاؤ جھنکو اور بسواس راؤ دکن سے احمد شاہ ابدالی کے مقابلے کو جاتے تھے متصل بھوپال پہونچکر نواب کو طلب کیا نواب ملاقات کو نہ گئے بھاؤ نے کہا جب سری کرشن کی مدد سے دہلی کے تخت کو ترکون سے چھینکر پھرونگا اس پٹھان کو سمجھ لونگا نواب نے کہا انشاء اللہ ہرگز بھاؤ اپنی مراد کو نہ پہونچیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ بھاؤ مع تمام لشکر احمد شاہ کی فوج کے ہاتھہ سے بمقام پانی پت تباہ ہوا اور ایسی شکست ہوئی کہ بائیس ہزار اطفال و مستورات نامی ہندؤن کی اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکھہ بیل اور پانسو ہاتھی اور بیس ہزار اونٹ مع نقد و جنس خارج از حساب لوٹ مین لشکر ابدالی کے ہاتھہ لگے جسوقت دکنیون کی شکست ہوئی مہاجی سیندھیہ والی گوالیار گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا اور ایک دُرانی سوار نے اوسکا پیچھا کیا سا ٹھہ کوس پر جاکر گھوڑے لنگڑے ہوگئے دُرّانی نے برابر پہونچکر ایک تبر مہاجی سیندھیہ کے گھٹنے مین مارا کہ اوسکا گھٹنہ ٹوٹ گیا اور تمام سامان اسپ و ہتیار و لباس وغیرہ چھینکر پھر ساٹھہ کوس پھر گیا بھوپال کے لوگ فتح اسلام اور شکست دکنیان مذکور کو برکت دعای نواب فیض محمد خان سے جانتے ہین اونکو صاحب کرامت کہتے ہین نواب عابد زاہد دراز قد دراز دست کم سخن گوشہ نشین متواضع حلیم سلیم تھے بھوپال سے باہر کبھی نہین گئے دیوان بیجی رام اونکا نائب اچھا آدمی تھا قوم گونڈ کو اوسنے تابع رکھا تھا جب وہ مرگیا اوسکا بیٹا گھاسی رام دیوان ہوا اوسنے بڑے بڑے عہدون پر ہندؤن کو مامور کیا اور گاؤ قصابون کی ناک کٹوا ڈالی اور اپنے مذہب مین متعصب تھا اس سبب سے دو پٹھانون نے اتفاق کرکرا وسکو مار ڈالا پھر عزت خان دیوان ہوئے ایک کسبی نے اونکو زہر دیا پھر لالہ کیسری سنگھ کو خلعت دیوانی ہوا یسین محمد خان نواب کے چھوٹے بھائی نے خبر پائی کہ منّا لال پسر کیسری سنگھ ایک پٹھانی سے آشنائی

بل چل پڑ گئی تب نواب نے خود اپنی فوج خاص کے ساتھ حملہ کیا یہان تک کہ سلطان محمد خان شکست کھا کر
میدان سے بھاگ گئے اور فوج اونکی متفرق ہو گئی پھر سلطان محمد خان نواب عزت خان والی
کوروائی کے پاس گئے جب وہان سے کام نہ نکلا تب موضع جملہ جاگیر اپنی مین جا کر قلعہ دار
راحت گڈھ ہزاری نام کو اپنے ساتھ ملا لیا اور قلعۂ مذکور مین جا بیٹھے اور سامان لڑائی کا جمع
کرنا شروع کیا نواب فیض محمد خان اونکے تعاقب مین سیوانس تک گئے پھر آخر کو مصلحتاً
راحت گڈھ جاگیر اونکی مین دے کر نوشتہ لے لیا کہ پھر وہ اور بھائی اونکے صدر محمد خان
کبھی ریاست بھوپال مین دخل نہ دین جب یہ قصہ طے ہوا نواب سیر و شکار کرتے ہوئے
بھوپال مین داخل ہوئے اور زمام بندوبست ملک کو کار پردازان خیر خواہ اور ممولا بی بی اپنی
سوتیلی مان کے سپرد کر دیا کہتے ہین سلطان محمد خان کی لڑائی کے دن کالو رام مشعلچی نواب
فیض محمد خان کا مارا گیا اور نالہ اسلام نگر کے کنارے پر قریب عیدگاہ جلایا گیا اوس جگہ پر
ہندوون نے ایک چبوترہ بنا کر پوجنا شروع کیا اور نالے کا نام کالو بھیرون رکھا کہ اب تک
مشہور ہے اور قلعہ رایسین جو بھوپال سے سمت مشرق بفاصلہ دوازدہ کروہ ایک بلند پہاڑی
پر واقع ہے نوید علیخان خواجہ سرا عالمگیر ثانی کیطرف سے وہان کا قلعہ دار تھا ہندوستان
مین بسبب ضعف سلطنت تیموریہ کے بدعملی تھی نواب نے قلعہ دار کو غافل پا کر قلعہ کو لے لیا
اور حضور بادشاہ مین عرضداشت لکھی کہ اوباش و بدمعاش قلعہ دار رایسین کو غافل پا کر چاہتے
تھے کہ اس قلعہ کو چھین لین اور اوسمین بیٹھکر فساد برپا کرین مینے قلعہ دار کو اپنے پاس بلا کر قلعہ کا
اچھا بندوبست کیا ہے بادشاہ نے اوسکے جواب مین فرمان مع سند قلعہ داری بھیجکر نواب صاحب
کا مرتبہ بڑھایا پیشوا والی پونا کو کہ دکن سے دریاے اٹک تک اکثر ملکون پر غالب آ گیا تھا
اور پہلے اوسنے نواب یار محمد خان کی فوج سے شکست کھائی تھی بدلا لینے کا خیال نہ صرف
بھوپال سے دل مین تھا اور نیز واصل محمد خان برادر نواب یار محمد خان اوسکی فوج مین نوکر تھے
اونھون نے بھی اوسکو آمادہ فساد کیا پیشوا کی فوج سرحد بھوپال پر آن پڑی اہل بھوپال نے

اونکے ایک لڑکی جمیلہ حسینہ کسی راجپوت یا برہمن کی منظور نظر ٹھہری نواب نے اوسکو اپنی بی بی بنایا اور مرتبہ اوسکا بڑھایا قریب بھوپال موضع بورین بٹیہ کی میدان مین پیشوا کی فوج سے لڑے اور مرہٹون کو شکست دیکر بھگا دیا غرضکہ پندرہ سال تک زندہ رہے اور ۱۱۶۷ھ یکہزار و یک صد و شصت و ہفت ہجری مین باجل موعود مر گئے اسلام نگر مین مدفون ہوئے مقبرہ اونکا اب تک موجود ہی اونکی اولاد چار یا دو لڑکیان اور پانچ بیٹے تھے لڑکونکا نام یہ ہی فیض محمد خان حیات محمد خان سعید محمد خان حسین محمد خان یسین محمد خان

فصل تیسری حال مین نواب فیض محمد خان کے

جب نواب یار محمد خان کا انتقال ہوا دیوان بجی رام نے اسلام نگر مین نواب فیض محمد خان کو جنکا سن گیارہ سال کا تھا مسند پر بٹھایا اور امید رای و ٹیکا رام و ابراہیم خان چیلہ وغیرہ ارکان ریاست نے سلطان محمد خان کو بھوپال مین رئیس ٹھہرایا بجی رام پانچ ہزار فوج لیکر لڑنے کو اسلام نگر سے بھوپال آیا دونون طرف سے توپ و بندوق چلی اس پر اسی عامل حسین پور باڑی یہ خبر سنکر مع اپنی فوج بھوپال آیا اور سلطان محمد خان کو کہلا بھیجا کہ مجکو آپ قلعے کے اندر بلا لیجیے مین بجی رام کے قضیے کو دم بھر مین مٹا دونگا سلطان محمد خان اوسکو سچا جانکر فریب مین آ گئے اور مع سپاہ اوسکو شہر پناہ کے اندر بلا لیا نامبردہ نے جسوقت شہر مین داخل ہوا قلعہ اور شہر پناہ کے برجون پر اپنی فوج مامور کر دی اور دروازہ ان شہر پر قبضہ کر لیا اور اسی دم سلطان محمد خان کو شہر سے نکالکر نواب فیض محمد خان کے روبرو عزت اور آبرو حاصل کی سلطان محمد خان باہر نکلکر فراہمی سامان جنگ مین مصروف ہوئے اور تھوڑے دنون مین ایک لشکر جمع کر کے مقابلے مین آ گئے بیرون شہر جانب شمال عیدگاہ کے میدان مین دونون طرف سے لڑائی کا سامان ہوا نواب بھی باہر شہر کے فوج لیکر کھڑے ہوے اور سید ابراہیم قلعدار کو ہاتھی پر سوار کرا کر ہمراہ فوج سلطان محمد خان کے مقابلے کو بھیجا توپ بندوق تلوار چلنے لگی دونون طرف کے سپاہی دل کھولکر خوب لڑے سلطان محمد خان فیل قلعدار کو نواب کی سواری تصور کر کے قریب آ گئے اور گھوڑے کی باگ اوٹھا کر قلعہ دار کو ہلاک کیا فوج مین

ہمراہ نظام الملک کردیا غرضکہ دوست محمد خان نے تیس برس سے زائد اپنی ترقی مین کوشش کی اور تیس زخم سے زیادہ لڑائیون مین بدن پر کھائے پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی عمر مین گیارہ سو ترپن ہجری مین حلت کی اور قلعہ فتح گڈھ واقع بھوپال مین دفن ہوئے مقبرہ اونکی قبر کا آج تک موجود ہے اور نور محمد خان اونکے والد کی قبر برسیہ مین ہے یہ پانچ بھائی تھے شیر محمد خان محمد فاروق کی لڑائی مین مارے گئے الف محمد خان بابو راو مرہٹہ کی لڑائی مین مارے گئے شاہ محمد خان دیوا بھاو افسر راجہ دھار کی لڑائی مین مارے گئے میر احمد خان دلاور علیخان کی لڑائی مین مارے گئے عاقل محمد خان جو دیوان بھوپال تھے اپنی موت سے مرگئے دوست محمد خان کے چھ فرزند تھے یار محمد خان سلطان محمد خان صدر محمد خان فاضل محمد خان واصل محمد خان بہادر خان اور پانچ لڑکیان تھین

فصل دوسری حال مین نواب یار محمد خان کے

جب خبر انتقال دوست محمد خان نظام الملک نے سنی یار محمد خان سے کہا کہ باپ تمھارا مرگیا انھون نے کہا کہ آپ بجائے والد ماجد کے میرے سر پر سایہ گستر ہین اگر ایک پٹھان ولایتی مرگیا نظام الملک اس بات سے خوش ہوئے اور خلعت با ماہی مراتب و نقارہ و نشان و فیل و اسپ و پالکی جہر دار آفتابی وغیرہ سامان ترک و امارت و خطاب نوابی دیکر اور ایک لشکر جرار ہمراہ کرکے بھوپال کو رخصت کیا نواب یار محمد خان وارد بھوپال ہوئے وقت انتقال دوست محمد خان افسران سپاہ و اہلکاران ریاست نے سلطان محمد خان کو کہ ہفت ہشت سالہ تھے مسند نشین کردیا تھا نواب یار محمد خان نے کہ ہجدہ سالہ تھے اونکو جاگیر دیکر مسند ریاست سے علیحدہ کردیا اور خود صدر نشین ہوئے بعد چند روز کے دیوان عاقل محمد خان مرگئے نواب نے بیجی رام کو خلعت نیابت عنایت کی اور اسلام نگر کو پسند کرکے عمدہ مکانات بنا کر اپنا رہنا وہان ٹھہرایا اور عزم ملک گیری کا کیا چند سال مین سیوانس ٹہپالسے اودی پورہ وغیرہ پرگنات لے لیے اور گوٹہ اور بوندی کے راجہ سے لڑکر اور غالب آکر بہت نذرانے حاصل کیے اور جنگ رسپورہ برکھہ بجان اور کرونڈ مین بہت زن و مرد طفل و جوان و پیر اسیر ہوئے منجملہ

دیکھا اوجین سے لشکر کشی کی دوست محمد خان نے مقابلہ کیا امداد غیبی شامل حال تھی صوبہ نے شکست
پائی توپخانہ اور بہت سا سامان لشکر اوجین ہاتھ آیا بجی رام عامل شجاعلپور نے انکی ترقی
اقبال دیکھکر علاقہ مذکور نذر کرکے خود نوکری اختیار کی نواب دلیل خان رئیس کوروائی نے بیرسیہ
مین آکر دوستانہ دوست محمد خان سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم تم باہم ملک گیری کرین اور جو
ملک ومال ملے آدھا آدھا بانٹ لین اس اثنا مین باہم تکرار ہوگئی نواب دلیل خان مارے گئے
اونکے ہمراہی کوروائی کو بھاگ گئے گنور گڈہ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا اور نظام شاہ گونڈ والی گنور
کو اوسکی برادری والون نے جو حاکم چین پور باڑی کے تھے زہر دیکر مار ڈالا تھا رانی کملاپتی زوجہ
نظام شاہ اور اوسکا بیٹا نول شاہ قلعہ گنور مین رہتے تھے رانی خبر بہادری دوست محمد خان سنکر
مخفی ملتجی ہوئی کہ نظام شاہ کا بدلا رئیسان باڑی سے لو دوست محمد خان بعد لشکر کشی کے غالب
آئے اور علاقہ باڑی کو اپنے ملک کے شامل کر لیا اور مختار کار رانی کملاپتی کے ٹھہرے جب
رانی مرگئی دوست محمد خان نے قلعہ گنور بھی لے لیا اور سرکش گونڈون کو مار ڈالا اور باقی کو
حسب لیاقت جاگیر دیکر اپنا ممنون کیا نہم ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۰ گیارہ سو چالیس ہجری روز جمعہ
بھوپال کو جو اسلام نگر سے بفاصلہ سہ کروہ لب تالاب بزرگ سر کوہ مثل موضع آباد تھا
پسند کرکے بنیاد قلعہ و شہرپناہ کی ڈالی اور اوسکی آبادی مین کوشش کی بعد جنگ نادر شاہ
با محمد شاہ سنہ ۱۱۵۲ گیارہ سو باون ہجری مین نواب قمر الدین خان بہادر نظام الملک دہلی سے
حیدرآباد کو روانہ ہوتے متصل قلعہ اسلام نگر ایک پہاڑ کے قریب جسکا نام نظام ٹیکری
مشہور ہے بالشکر کثیر فروکش ہوئے اور اسوجہ سے کہ سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس ہجری مین قریب
برہانپور رجب سید دلاور علیخان سپہ سالار لشکر امیر الامرا سید حسین علیخان بہادر اور نظام الملک
سے لڑائی ہوئی تھی میر احمد خان بھائی دوست محمد خان کے پانسو سوار اور دو سو پچاس شتر نال
لیکر برفاقت دلاور علیخان مارے گئے تھے دوست محمد خان کو بھی بدخواہ اپنا جانکر بیدخل
کرنا چاہا دوست محمد خان نے جو گنجایش لڑائی کی نہ پائی صلح کرکے یار محمد خان اپنے بیٹے کو

ہو لیا اور جگدیس پور مع زنان واموال راجپوتان دوست محمد خان اور اوسکے برادران کے ہاتھہ آیا
دوست محمد خان نے اوسکا نام اسلام نگر رکھا اور قلعہ و عمارت مضبوط بنا کر اوسمین سکونت
اختیار کی اور گرد نواح کے علاقون پر قبضہ کرنا شروع کیا تھوڑی مدت مین بہت قوت و شوکت
حاصل ہوئی اور محمد فاروق حاکم بھیلسہ سے لڑنا چاہا قریب بھیلسہ سواد موضع جمال باگڑی مین
باہم لڑائی ہوئی محمد فاروق نے اپنی فوج کو مقابلے مین بھیجا اور خود فیل سوار ہ ایک طرف
کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشا دیکھنے لگا دوست محمد خان نے اپنی فوج بسر کردگی شیر محمد خان
اپنے چھوٹے بھائی کے مقابلے مین بھیجی اور کچھہ سپاہ ہمراہ لیکر جمال باگڑی کے ٹیکرے کی
آڑ مین جا چھپے لڑائی شروع ہوئی عین معرکہ مین راجہ خان میواتی ساکن دوراہہ نے شیر محمد خان
کو نیزہ مارا جو سینہ توڑ کر پشت سے نکل آیا شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور
دونون ایک جا ہلاک ہوئے فوج بھوپال بھاگی فوج بھیلسہ نے تعاقب کیا اور محمد فاروق نے
نقارۂ فتح بجوایا دوست محمد خان نے حریف کو غافل و تنہا پا کر جا گھیرا اور بڑی سرعت و دلاوری
سے سر محمد فاروق کا کاٹ لیا اور ہمراہیان سواری اوسکے کو گرفتار کر لیا اور اپنے منہ پر ڈھاٹا
باندھکر محمد فاروق کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوسکی نعش کو اپنی گود مین لیلیا اور نوبت بجانے
والون کو جو گرفتار ہو گئے تھے حکم دیا کہ نوبت بجاتے جاؤ سپاہ بھیلسہ دور سے آواز نوبت
کی سنکر اور اپنے آقا کو کھڑا دیکھکر سرگرم تعاقب فوج بھوپال رہی یہ واقعہ قریب غروب آفتاب
ہوا دوست محمد خان قلعۂ بھیلسہ کیطرف گئے قلعہ کے سپاہیون نے دوست محمد خان کو
اپنا حاکم جانکر دروازہ قلعہ کا کھولدیا دوست محمد خان مع اپنی سپاہ کے قلعہ مین داخل ہوئے
اور محمد فاروق کی نعش اہل قلعہ کے سامنے ڈالدی اور قلعہ مین اپنا بندوبست کر لیا اس فتح
سے اقتدار دوست محمد خان کا بہت بڑھگیا اور تھوڑے عرصے مین مجاپور گنگا نوہ اونٹ کھیڑہ
غیاث پور آشتا پانی ساچیت چیراسی چھانوہ کھام کھیڑہ احمد پور باگرہ دوراہہ سیہور اچھاور
دیبی پورہ وغیرہ بہت پرگنات مالوہ پر قابض و متصرف ہو گئے یا بہادر صوبۂ مالوہ نے جمال

دیکھا اوجین سے لشکر کشی کی دوست محمد خان نے مقابلہ کیا امداد غیبی شامل حال تھی صوبہ نے شکست
پائی توپخانہ اور بہت سا سامان لشکر اوجین ہاتھ آیا بجی رام عامل شجاعلپور نے انکی ترقی
اقبال دیکھکر علاقہ بند کو نذر کرکے خود نوکری اختیار کی نواب دلیل خان رئیس کوروائی نے بیرسیہ
مین آکر دوستانہ دوست محمد خان سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم تم باہم ملک گیری کرین اور جو
ملک و مال ملے آدھا آدھا بانٹ لین اس اثنا مین باہم تکرار ہوگئی نواب دلیل خان مارے گئے
اونکے ہمراہی کوروائی کو بھاگ گئے گنور کہ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا اور نظام شاہ گونڈ والی گنور
کو اوسکی برادری والون نے جو حاکم چین پور باڑی کے تھے زہر دیکر مار ڈالا تھا رانی کملاپتی زوجہ
نظام شاہ اور اوسکا بیٹا نول شاہ قلعہ گنور مین رہتے تھے رانی خبر بہادری دوست محمد خان سنکر
مخفی ملتجی ہوئی کہ نظام شاہ کا بدلا رئیسان باڑی سے لو دوست محمد خان بعد لشکر کشی کے غالب
آئے اور علاقہ باڑی کو اپنے ملک کے شامل کرلیا اور مختار کار رانی کملاپتی کے ٹھہرے جب
رانی مرگئی دوست محمد خان نے قلعہ گنور بھی لے لیا اور سرکش گونڈون کو مار ڈالا اور باقی کو
حسب لیاقت جاگیر دیکر اپنا ممنون کیا نہم ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۰ گیارہ سو چالیس ہجری روز جمعہ
بھوپال کو جو اسلام نگر سے بفاصلہ سہ کروہ لب تالاب بزرگ سر کوہ مثل موضع آباد تھا
پسند کرکے بنیاد قلعہ و شہرپناہ کی ڈالی اور اوسکی آبادی مین کوشش کی بعد جنگ نادر شاہ
با محمد شاہ سنہ ۱۱۵۲ گیارہ سو باون ہجری مین نواب قمر الدین خان بہادر نظام الملک دہلی سے
حیدرآباد کو روانہ ہوتے متصل قلعہ اسلام نگر ایک پہاڑ کے قریب جسکا نام نظام ٹیکری
مشہور ہے بالشکر کثیر فروکش ہوئے اور اسوجہ سے کہ سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس ہجری مین قریب
برہانپور جب سید دلاور علیخان سپہ سالار لشکر امیر الامرا سید حسین علیخان بہادر اور نظام الملک
سے لڑائی ہوئی تھی میر احمد خان بھائی دوست محمد خان کے پانسو سوار اور دو سو پچاس شتر نال
لیکر برفاقت دلاور علیخان مارے گئے تھے دوست محمد خان کو بھی بدخواہ اپنا جانکر بیدخل
کرنا چاہا دوست محمد خان نے جو گنجایش لڑائی کی نہ پائی صلح کرکے یار محمد خان اپنے بیٹے کو

ہوگیا اور جگدیس پور مع زنان و اموال راجپوتان دوست محمد خان اور اونکے برادرون کے ہا...
دوست محمد خان نے اوسکا نام اسلام نگر رکھا اور قلعہ و عمارت مضبوط بناکر اوسمین سکونت
اختیار کی اور گرد نواح کے علاقون پر قبضہ کرنا شروع کیا تھوڑی مدت مین بہت قوت و شوکت
حاصل ہوئی اور محمد فاروق حاکم بھیلسہ سے لڑنا چاہا قریب بھیلسہ سواد موضع جمال باگڑی مین
باہم لڑائی ہوئی محمد فاروق نے اپنی فوج کو مقابلے مین بھیجا اور خود فیل سوار ایک طرف
کھڑے ہوکر لڑائی کا تماشا دیکھنے لگا دوست محمد خان نے اپنی فوج بسرکردگی شیر محمد خان
اپنے چھوٹے بھائی کے مقابلے مین بھیجی اور کچھ سپاہ ہمراہ لیکر جمال باگڑی کے ٹیکرے کی
آڑمین جا چھپے لڑائی شروع ہوئی عین معرکہ مین راجہ خان میواتی ساکن دوراہہ نے شیر محمد خان
کو نیزہ مارا جو سینہ توڑکر پشت سے نکل آیا شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور
دونون ایک جا ہلاک ہوئے فوج بھوپال بھاگی فوج بھیلسہ نے تعاقب کیا اور محمد فاروق نے
نقارہ فتح بجوایا دوست محمد خان نے حریف کو غافل و تنہا پاکر جا گھیرا اور بڑی سرعت و دلاوری
سے سر محمد فاروق کا کاٹ لیا اور ہمراہیان سواری اوسکے کو گرفتار کرلیا اور اپنے منہ پر ڈھاٹہ
باندھکر محمد فاروق کے ہاتھی پر سوار ہوکر اوسکی نعش کو اپنی گود مین لیلیا اور نوبت بجانے
والون کو جو گرفتار ہوگئے تھے حکم دیا کہ نوبت بجاتے جاؤ سپاہ بھیلسہ دور سے آواز نوبت
کی سنکر اور اپنے آقا کو کھڑا دیکھکر سرگرم تعاقب فوج بھوپال رہی یہ واقعہ قریب غروب آفتاب
ہوا دوست محمد خان قلعۂ بھیلسہ کیطرف گئے قلعہ کے سپاہیون نے دوست محمد خان کو
اپنا حاکم جانکر دروازہ قلعہ کا کھولدیا دوست محمد خان مع اپنی سپاہ کے قلعہ مین داخل ہوے
اور محمد فاروق کی نعش اہل قلعہ کے سامنے ڈالدی اور قلعہ مین اپنا بندوبست کرلیا اس فتح
سے اقتدار دوست محمد خان کا بہت بڑھگیا اور تھوڑے عرصے مین مجالیہ رگلگانوہ اونٹ کھیڑہ
...نیاث پورا انبا پانی سانچیت چوراسی چھانوہ گھام کھیڑہ احمد پور باگرہ دوراہہ سیہور اچھاور
...بی پورہ وغیرہ بہت پرگنات مالوہ پر قابض و متصرف ہوگئے دیا بہادر صوبہ مالوہ نے جال

کو فقیر کے بھیس مین حال دریافت کرنے کے لیے پاراسون کو بھیجا جاسوس نے مخفی لکھہ بھیجا
کہ آج کل موسم ہولی کا ہے رئیس پاراسون اور سپاہ اوسکی ناچ رنگ کھیل کود مین نہایت غافل
ہے دوست محمد خان سپاہ آزمودہ کار اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آدھی رات کو پاراسون مین
پونہچے رئیس اور اوسکے نوکر اور تمام برادری نشے مین سرشار بزم ہولی مین بیٹھے ہوئے ناچ دیکھتے
تھے ناگاہ سردار مذکور اپنی سپاہ کے ساتھہ اوس محفل مین آگئے اور شبخون کیا بہت لوگ مع رئیس
مارے گئے زنان و فرزندان اور مال کشتگان سردار موصوف کے ہاتھہ آیا پھر انھون نے کمر
ہمت چست باندھی اور تسخیر ملک کیطرف توجہ کی کھیچواڑہ اور امیٹوارہ کے سرکشون کو خوب زیر
کیا راجہ خان اور شمسی خان جو محمد فاروق حاکم بھیلسہ کیطرف سے ناظم شمس آباد تھے مقابلے مین
آئے اور مارے گئے راجپوت قوم دیورہ مالک جگدیس پور بڑے ڈاکو تھے پٹیل موضع رکھیڑہ پرگنہ
دلود سے طالب خراج ہوئے پٹیل مذکور نے انکی حمایت سے کچھہ نہ دیا راجپوتون نے اوسکو لوٹ لیا پٹیل نے انسے فریاد کی انھون نے
اوسکی تسلی و تشفی کی او مخفی فکر انتقام مین مصروف ہوئے چند روز نگذرے تھے کہ ٹھاکر موضع ای پور
پرگنہ دلود نے خبر دی کہ جگدیس پور کے راجپوت قافلے لوٹنے کو دور گئے ہین فقط افسر
گھرون مین موجود ہین دوست محمد خان یہ خبر سنکر منتخب سپاہی ہمراہ لیکر بحیلۂ شکار متصل جگدیس پور
کنارہ ندی بھل باغ خیمہ زن ہوئے اور وکیل اپنا ٹھاکران جگدیسپور کے پاس بھیجا اور اشتیاق
ملاقات کا ظاہر کیا سرداران راجپوت نے سامان دعوت کا بھیجا اور دوسرے دن خود ملاقات
کو آئے دوست محمد خان نے استقبال کرکے بڑے تپاک سے اپنے خیمے مین لاکر بٹھایا اور تواضع
و مدارات ظاہری سے اونکو غافل کرکے بحیلۂ تقسیم عطر و پان اوٹھہ کھڑے ہوئے اور پہلے
سے مشورہ کرکے اپنی سپاہ کو گرداگرد خیمہ بطور خدم و حشم کھڑا کردیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب
مین خیمے سے باہر آکر عطر پان طلب کرون اوسوقت رسیان خیمے کی کاٹ دینا اور خیمے کو
گراکر اونکے سر کاٹ لینا پس جب دوست محمد خان خیمے سے باہر نکلے سپاہ نے حکم بجا لاکر
سب راجپوتون کو قتل کرکے ندی مین ڈال دیا اوسدن سے اوس ندی کا نام حلالی مشہور

میرازی خیل سنہ ۱۱۲۰ گیارہ سوبیس ہجری آغاز سلطنت بہادرشاہ پسر عالمگیر مین تیراہ
سے جو متصل درہ خیبر واقع ملک افغانستان ہے ہندوستان مین آکر لوہاری جلال آباد مین
مقیم ہوئے اور وہان ایک پٹھان سے لڑے اور اوسکو قتل کرکے بخیال بازپرس
جلال خان حاکم جلال آباد شاہجہان آباد مین وارد ہوے اور ہمراہ اوس فوج شاہی کے
جو صوبہ مالوہ پر مامور ہوئی تھی روانہ ہوئے اور مالوہ مین آکر پہلے سیتامؤ کے راجہ پاس
نوکری کی پھر وہان سے نوکری چھوڑکر محمد فاروق حاکم شہر بھیلسہ کے پاس آئے اور اپنا
اسباب بھیلسہ مین رکھکر تنہا کسی سردار مالوہ کے پاس جاکر نوکری کی اور اوس سردار
کے حکم سے زمیندار بانس برلہ سے لڑے اور زخمی ہوئے محمد فاروق سے کسی نے
غلط کہدیا کہ دوست محمد خان مارے گئے اوسنے خان موصوف کا اسباب جو بھیلسہ مین تھا
ضبط کرلیا دوست محمد خان یہہ خبر سنکر غضبناک بھیلسہ مین حاکم مذکور کے پاس آئے
حاکم نے کچھہ اسباب واپس دیا اور باقی سے انکار کیا خان موصوف رنجیدہ ہوئے اور
منگل گڈھ متصل بیرسیہ مین وارد ہوکر نوکری والدہ ٹھاکر انند سنگہ راجپوت سولنکھی کی
اختیار کی انکی خیرخواہی وجانفشانی سے رانی خان موصوف کو اپنا بیٹا کہنے لگی جب
رانی مرگئی کسیقدر زیور واسباب اوسکا جو انکی تحویل مین تھا اوسکو لے لیا ورثہ رانی کو
دیا اور قصبہ بیرسیہ کی راہ لی بیرسیہ اوسوقت تاج محمد خان ایک امیر پادشاہ دہلی کی جاگیر مین
تھا اور بسبب ضعف سلطنت تیموریہ عشیتر ہندوستان مین بدانتظامی تھی ڈاکو مسافرون کو لوٹتے
تھے راجپوتان مالوہ مثل ٹھاکر پاراسون وغیرہ مالوہ سے تا سرحد خاندیس وبرار تاراج کرتے تھے
سیلے پرگنہ بیرسیہ بھی انکے ہاتھہ سے برباد تھا یار خان عامل تلوک چند کھتری متصدی ملازمان
گیردار وکیتون کے ہاتھہ سے عاجز تھے معرفت قاضی محمد صالح وسبدل رائے وعالم چند قانونگوی
ے بیرسیہ کا اجارہ تیس ہزار روپیہ سالانہ پر دوست محمد خان نے جاگیردار سے لیا اور اپنی برادری
قوم پٹھانون کو افغانستان سے بلاکر ارادہ ملک گیری کا کیا اور ایک فہمیدہ جاسوس

اہتمام ہی اور ضبط وقائع ہر ملک و سوانح ہر ملت پر توجہ تام ہی کیونکہ حوادث عالم اور تفاوت مراتب بنی آدم اوس سے بخوبی ظاہر ہوتے ہین اور تاریخ جاننے والے اسباب صلاح و فساد امارت سے ماہر ہوتے ہین اسلیئے اس نیازمند بارگاہ خداوند عالم نواب شاہجہان بیگم نے غرہ محرم ۱۲۸۹ہجری مین اوس کتاب کو بطور خود از سر نو لکھا اور تین دفتر مختصر پر مرتب کیا اور نام اوسکا تاج الاقبال تاریخ بھوپال رکھا یہ کتاب زبان فارسی و انگریزی و اردو مین لکھی ہی تا کہ ہر شخص اس سے نفع اوٹھاوے اور اسکے مضامین و احوال پر اطلاع پاوے

پہلا دفتر ہی مشتمل آٹھہ فصل پر

فصل اول بیان مین آنے سردار دوست محمد خان بہادر میرازی خیل کے کشور افغانستان سے ملک ہندوستان مین اور حاصل کرنا ملک و دولت کا بہ ترددات نمایان دم انتقال تک

فصل دوسری بیان مین عہد ریاست نواب یار محمد خان بہادر کے اونکی رحلت تک

فصل تیسری بیان مین عہد حکومت نواب فیض محمد خان بہادر کے اونکے انتقال تک

فصل چوتھی وقائع عہد فرماندہی نواب حیات محمد خان بہادر مین اور دیوانی چھوٹے خان اور نیابت مرید محمد خان کے اور آنا میان وزیر محمد خان بہادر کا بھوپال مین تا انتقال نواب ممدوح

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے اور کیفیت لڑائی کی فوج راجہ ناگپور و گوالیار سے اور محاصرہ کرنا اونکا شہر بھوپال کو بہت فوج کے ساتھہ اور ذکر بہادری و سربازی میان وزیر محمد خان بہادر کا اور صاحب اختیار ہونا اونکا ریاست پر تا واقعہ انتقال

فصل چھٹی ذکر حکومت نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر مین اور ہونا عہد و پیمان کا ساتھہ اہالی دولت انگلشیہ کے تا سانحہ انتقال

فصل ساتوین بیان مین عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ کے

فصل آٹھوین بیان مین احوال حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے اونکے سانحہ وفات تک

دفتر اول مشتمل بر ہشت فصل

فصل پہلی سردار دوست محمد خان بن نور محمد خان بن جان محمد خان بن خان محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر سبز و مینا خامۂ باحشمت طراز کا آستانۂ حمد اوس سلطان حقیقی پر زیبا ہی جسنے محبوب نسیم الکشائی عدل
و داد سلاطین نیکنہاد سے چمن زار دنیا کو سرسبز و شاداب فرمایا اور حدیقۂ عالم مین کیا خوب شجر سیحزان نعمت
لگایا جسکا ثمر سنجات این نکام حق پژوہ کے ہاتھ آیا اور صفیر انگیزی عندلیب قلم اعجاز رقم گلزار نعت
سرور انبیا مین سجا ہی کہ جسنے امہ بو ترتیب ذی ہیکل ہب قاب سیلان ادنیٰ کا پایا اور نہایت ترحم ذاتی سے اپنی
امت گنہگار کو فرد اپنی شفاعت کا ملک کا سنایا صلی اللہ وسلم علیہ علی آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین
اما بعد سنہ ۱۲۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۵ء مین میجر ڈیورنڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے نواب
سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین سے کہا کہ جسطرح کتاب واقعات بابری بابر بادشاہ دہلی نے اپنے احوال مین
لکھی ہے اسیطرح اگر آپ ایک کتاب تاریخ جس سے احوال و سوانح سابق و حال و حقیقت بنیاد ریاست بھوپال معلوم ہو
تالیف کرین تو آپکی نیکنامی ہند سے ولایت انگلیسیہ تک ہو گی اونھون نے اس مشورے کو پسند کیا اور دفتر بازار
ریاست سے لوازمۂ تاریخ نویسی کی کوشش و سعی تمام فراہم کرکے سترہ برس مین ایک ٹی سی لنبی چوڑی کتاب لکھی
ہنوز وہ کتاب اتمام کو نہ پہنچی تھی کہ جناب ممدوحہ نے جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور کارخانہ
تالیف برہم ہو گیا چونکہ تاریخ ایسا فن ہے کہ ہر عہد کے حکام کو اوسکی طرف توجہ و احتیاج ہی اور ہر مذہب و
ملت کے لکھنے سننے کا محتاج ہی خصوصاً حکام دولت انگلیسیہ کو اوسکے جمع و دریافت کرنے مین بڑا

دفتر ثالث

ذکر کیفیت دوشنبہ بیگم صاحبہ دام اقبالہا کا از اوائل ۱۲۸۱ھ ہجری تک

فہرست ہر سہ دفتر اردو تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال

دفتر اول
حکام بھوپال کا حال نواب نظیر الدولہ نظیر محمد خان بہادر کے زمانے تک

دفتر ثانی
نواب خلد نشین سکندر بیگم صاحبہ کا حال

ما شاء الله لا قوة الا بالله
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید
۱۲۹۰